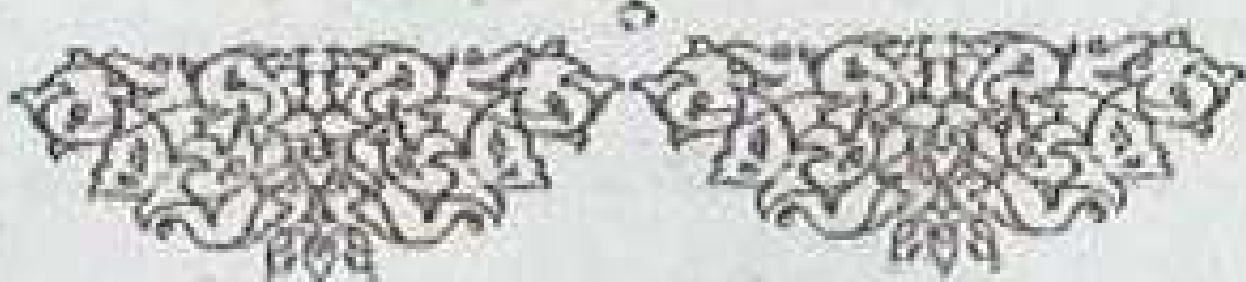


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲ سوالات کے جوابات بحوالہ میلاد شریف

فائدہ مسلم کے پیر محمد امجد علی

حضرت امجد علی صاحبزادہ محمد فیض احمد اویسی



..... فہرست مضمون

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	مقدمہ	5
۲۔	زمانہ نبوی میں چراغاں	9
۳۔	صحابہ کرام نے چراغاں کیا	10
۴۔	اسلاف صالحین کا طریقہ چراغاں	16
۵۔	خلاصہ: روشنی کے تین درجے ہیں	18
۶۔	ذکر میلاد نورانی و روحانی کب ہوا؟	22
۷۔	ذکر میلاد جسمانی و روحانی کب ہوا؟	24
۸۔	کعبہ جھوم اٹھا	26
۹۔	اللہ تعالیٰ نے میلاد کی خوشی میں کیا کیا انعامات دیئے؟	27
۱۰۔	فرشتوں نے میلاد کی خوشی کیسے منائی؟	30
۱۱۔	میلاد شریف میں جلوں نکالنے کا ثبوت	34
۱۲۔	قدیم اہل مکہ کے معمول کی مختصر وضاحت	39
۱۳۔	حنافین کہتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو وصال ہوا؟	40
۱۴۔	حنافین کہتے ہیں کہ عید صرف دو ہیں تیسری کوئی عید نہیں؟	42
۱۵۔	صد سالہ جشن دیوبند	45

..... فہرست مضمون

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۔	کیا تاریخ کا تعین کر کے میلاد منایا جاسکتا ہے؟	48
۱۷۔	تعین کا ثبوت حنفیوں سے ہے؟	49
۱۸۔	کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا میلاد منایا؟	54
۱۹۔	کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کسی نے میلاد کا ذکر کیا؟	56
۲۰۔	کیا ذکر میلاد کی ثبوت قرآن کریم سے ہے؟	57
۲۱۔	کیا بیت اللہ شریف نے میلاد منایا؟	64
۲۲۔	کیا میلاد شریف دیوبند نے منایا؟	78
۲۳۔	تصانیف میلاد	86
۲۴۔	پردہ فاش	99
۲۵۔	مسئلہ قیام تغلیبی	110
۲۶۔	کہتے ہیں کہ میلاد کی بجائے سیرت کے جلسے ہونے چاہئیں	117
۲۷۔	کیا بزرگوں نے بدعت قرار دیا؟	120
۲۸۔	دعوت اویسی غفرلہ	121
۲۹۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان	124
۳۰۔	کیا ہر عید کے دن میلاد منانے کا ثبوت ہے؟	137

.....مقدمہ.....

۱..... مخالفین صرف نبوت و ولایت کے متعلقات کو بدعت و حرام کہنے کے عادی بن گئے ہیں ورنہ ہزاروں امور وہ خود عمل میں لاتے ہیں ج۔

۲..... شرعاً بدعت حرام نہیں بلکہ بدعت کی پانچ اقسام ہیں ایک ان میں واجب بھی ہے اور مستحسنہ بدعت تو عام مروج ہے، یہاں تک کہ دورِ حاضرہ کے دو تہائی امور اسی بدعت حسنہ کے تحت مستعمل ہیں جن کی تفصیل فقیر کی کتاب ”العصرۃ عن البدعۃ“ میں ہے ہاں بدعت سیدہ مذموم ہے جو ہمارے نزدیک بھی حرام ہے۔

۳..... بلا دلیل شرعی کسی عمل کو بدعت یا حرام کہنا شریعت کے ساتھ مقابلہ اور اللہ پر بہتان تراشی ہے اور یہ قاعدہ مسلم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

”يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ“
(پ ۶ ع ۳)

”اے کتاب والو! اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ کی نسبت حق بات کے سوا ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نہ نکالو“۔ یعنی اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو فرماتا ہے کہ امورِ دینیہ میں افراط و تفریط نہ کرو۔ جو امر کلامِ علماء حقانی سے جس حد تک ثابت ہو اس میں اپنی طرف سے افراط و تفریط نہ کرو بلکہ کم و کاست احکامِ الہی

بندگانِ خدا تک پہنچا دو۔

۴..... بدعت حسنہ کا یہ مطلب ہے کہ قرآن و حدیث کے اصول و ضوابط کے مطابق ایسا فعل جدید جو انہی اصول و ضوابط کی تائید و تقویت کا موجب و سبب ہے مثلاً اسی چراغاں کو لیجئے کہ ہم سب سمجھتے ہیں کہ محافل و مجالس اور مساجد میں چراغاں ایک زیب و زینت ہے کیونکہ ہر مکان پر روشنی زیب و زینت ہے ہی جیسا کہ اندھیری رات میں آسمان جب ستاروں سے جگمگاتا ہے تو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں

إِنَّا زَيْنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چراغوں کا روشن کرنا موجب زینت ہے۔ کسی بھی فعل کی ممانعت جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ و رسول اللہ ﷺ سے نہ ہو اسے عمل میں لانا مباح ہے اور ظاہر ہے کہ زینت و روشنی کی نہی بخصوص شرعیہ ثابت نہیں ورنہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہرگز ایمان نہ کہتے اور عند الشرح یہ بات بطور اصول مقرر ہو چکی ہے کہ جس زینت کی نہی شرح سے ثابت نہیں وہ خالص مباح ہے اور آیت کریمہ

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ

کے حکم میں داخل ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

القول الثانی انه يتناول جميع انواع الزينة فيدخل تحت الزينة جميع انواع التزيين ويدخل تحتها تنظيف البدن من جميع الوجوه ويدخل تحتها المركوب ويدخل تحتها ايضاً انواع الحلي لان كل ذلك زينة ولو الا النص الواردني تحريم الذهب والفضة والا برسم على الرجل لكان ذلك داخلا تحت هذا العموم.

یعنی آیت کریمہ مذکورہ میں مفسرین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے دو قول ہیں قول ثانی یہ ہے کہ آیت کریمہ میں زینت سے مراد تمام انواع و اقسام کی زینت مراد ہے پس جس قدر اقسام اور انواع زینت کے ہیں وہ سب اس آیت میں داخل ہیں، بدن کی صفائی بھی اس میں داخل ہے تمام وجوہ سے (یعنی صابن کے ساتھ ہو یا کسی دوسری چیز کے ساتھ) سواریاں بھی اس میں داخل ہیں (یعنی خواہ موٹر ہو یا سائیکل، ٹمٹم ہو یا یکہ وغیرہ) اور زیورات کی کل اقسام بھی آیت میں داخل ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں زینت ہیں حتیٰ کہ چاندی سوناریشم مردوں پر حرام نہ ہوتا اور ان کی حرمت میں کوئی نص وارد نہ ہوتی تو وہ بھی مردوں کے لئے حلال ہوتے لیکن چونکہ سونا چاندی ریشم مردوں پر حرام ہے اس لئے وہ اس آیت کریمہ میں جملہ اقسام کی زینت کی نمبی وارد نہ ہو اس وقت تک وہ خالص مباح ہے اور اس کو حرام و بدعت کہنا شریعت میں تصرف و دست اندازی کرنا ہے پھر یہی امام ایک طویل حدیث نقل فرما کر اقام فرماتے ہیں:

واعلم ان هذا الحديث يدل على ان هذه الشريعة الكاملة تدل على ان جميع انواع الزينة مباح ما دون فيه الا ما خصه الدليل فلهذا السبب ادخلنا الكل تحت قوله من حرم زينة الله الآيه.

یعنی جان لو کہ یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ شریعت کاملہ میں تمام انواع زینت مباح خالص ہیں ان کے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن وہ ہی قسم زینت ممنوع و ناجائز ہے جو کسی دلیل شرعی کے ساتھ خاص ہو گئی ہے پس اس وجہ سے تمام اقسام زینت (یعنی ہر قسم کی سواریاں، ہر قسم کے اسباب صفائی بدن کے ہر قسم کے کھانے کی چیزیں جو منجانب شریعت ممنوعہ نہیں ہیں) ماتحت آیت کریمہ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ داخل ہیں۔

نتیجہ:

ہمارے مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہو گیا ہے کہ کل انواع و اقسام زینت مباح و جائز ہیں لیکن جس قسم زینت کو شارع نے حرام کر دیا وہ حرام و ناجائز ہے اور جن کو شارع نے حرام نہیں کیا وہ بے شک آیت کریمہ میں داخل ہے اور بندوں کو اس کے اختیار کرنے کی اجازت ہے اور یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ روشنی کرنا اقسام زینت سے ہے پس روشنی کرنا آیت کریمہ مذکورہ میں داخل ہو کر مسلمانوں کے لئے مباح قرار دی گئی اور نہ صرف مباح بلکہ مستحسن و مندوب ہے۔

زمانہ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں چراغاں:

سیرت حلبی جلد ۲ میں امام علی بن برہان حلبی تحریر فرماتے ہیں کہ صدر اول میں اصحاب رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے:

ان المسجد كان اذا جاءت العتمة يو قد فيه بسعف النخل فلما قدم تميم الداري المدينة صيحب معه قناديل وحبالاً و زيتاً و علق تلك القناديل سواري المسجد و او قدت فقال ه رسول الله ﷺ نورت مسجدنا نور الله عليك اما والله لو كان لي ابنة لا نكحتكها

یعنی جب عشاء کا وقت ہوتا کجور کی شاخیں جلا کر اچالا کیا کرتے تھے جب حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے تو اپنے ساتھ قنادیل اور رسیاں اور روغن زیتون لائے اور مسجد نبوی کے ستون شریف سے وہ قنادیل لٹکائیں اور روشن کیں حضور پر نور سید عالم ﷺ نے تمیم داری کو دعا دی کہ تو نے ہمارے مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ تجھ کو روشنی بخشے خدا کی قسم اگر کوئی صاحبزادی غیر شادی شدہ ہوتی تو میں تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا۔

فائدہ:..... اس حدیث پاک سے چراغاں پر رسول اللہ ﷺ نے صحابی کو دعا بھی دی اور انعام کا اظہار بھی الحمد للہ ہمیں یہ عمل نصیب ہوا ہے اور پر امید ہیں کہ ہمیں آقائے کریم ﷺ دعاؤں سے نوازتے ہیں اور چراغاں کرنے والوں کو

کل قیامت میں انعامات عطاء فرمائیں گے۔ (انشاء اللہ عزوجل)

فضیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۰ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روایت نقل کرتے ہیں جس میں حضور پر نور ﷺ روشنی کی طرف رغبت دلاتے ہیں، روی عن النبی ﷺ (حدیث مبارکہ)، حضور پاک ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے گھر سے کسی ایک گھر میں قندیل روشن کی جب تک وہ قندیل روشن رہے گی ستر ہزار فرشتے قندیل روشن کرنے والے پر مغفرت و رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ روشنی کا جواز قسم زینت ہے شرعاً ممنوع نہیں بلکہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں خود حضور کے سامنے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قنادیل روشن کیں، اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے تمیم داری کو دعا دی اور اظہار خوشنودی اس سے ظاہر ہے کہ فرمایا اگر میری کوئی لڑکی ہوتی تو تجھ سے شادی کر دیتا اور غنیہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ یہ فعل پسندیدہ محبوب خدا ﷺ ہے کہ مساجد میں روشنی کرنے کی ترغیب فرماتے ہیں۔

صحابہ کرام نے چراغاں کیا:

سیرت حلبی جلد دوم میں ہے:

ترجمہ:..... ؟

۱..... مساجد میں قنادیل لٹکانا مستحب ہے اور سب سے پہلے یہ کام حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے کیا جب لوگوں کو نماز تراویح کے لئے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو امام مقرر کر کے جمع کیا اس وقت مسجد میں بہت قدیلیں لٹکا دیں جس وقت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کریم کا اس طرف گزر ہوا دیکھا کہ مسجد روشنی سے جگمگا رہی ہے تو یہ دعا فرمائی کہ تو نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن کرے اے عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔

۲..... غنیۃ جلد دوم میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بروایت خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح نقل فرماتے ہیں:

ترجمہ: ”یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم مساجد میں تشریف لائے جب کہ مساجد روشنی سے جگمگا رہی تھیں اور لوگ نماز تراویح پڑھ رہے تھے پس آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل عمر کی قبر کو منور فرمائے جیسا کہ انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔

۳..... فقیہہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تنبیہ میں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے غنیۃ میں لکھا ہے کہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا دی اس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی دعا دی۔

یہ مذکورہ ہو چکا ہے کہ اول تمیم داری نے قتادیل روشن کیں اور حضور سرور عالم ﷺ نے اظہار مسرت فرمایا۔

یہاں یہ شبہ گزرتا تھا کہ روایات سابقہ میں سب سے اول قتادیل روشن کرنا تمیم

داری سے ثابت ہوتا ہے اور پچھلی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول قتادیل روشن فرمائیں۔

علامہ حلبی نے سیرۃ حلبیہ جلد دوم میں لکھا ہے کہ اولیت حقیقی اس فعل کی تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد رسالت نبی کریم ﷺ میں ہوئی بعد ازاں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو اول قرار دیا وہ اولیت اضافی ہے یعنی کثرت سے قتادیل روشن کرنا اول آپ سے واقع ہوا کیونکہ تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قتادیل جو شام سے لائے تھے گو متعدد تھیں مگر کثیر نہ تھیں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتادیل کثیرہ روشن کیں اصل عبارت یہ ہے:

ولعل المراد تعلیق ذالك بكثرة فلا يخالف ما تقدم من تمیم الداری ترجمہ اوپر گزرا ہے۔

تفسیر روح البیان جلد اول میں تحت آیۃ کریمہ انما یعمر مساجد اللہ من امن بالله

علامہ اسماعیل حقی قدس سرہ دربارہ تزئین مساجد فرماتے ہیں:

ترجمہ: یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس تعمیر فرمائی اور اس کے خوبصورت بنانے میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ مسجد کے قہرے کے سرے پر کبریت احمر نصب فرمایا حالانکہ اس وقت نہایت عزیز الوجود تھا اور اسکی روشنی منجمد نظر معلوم ہوتی تھی اور کاٹنے والی عورتیں اس کی روشنی میں بارہ میل کی مسافت سے

کام کرتی تھیں اور اس طرح بخت نصر کے عہد تک رہا پھر اس نے اس کو خراب کر دیا۔

۲..... اسی میں ہے منجملہ اسباب تزئین مسجد قادیل روشن کرنا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: یعنی اسباب زینت سے ہے قادیل کا مسجد میں لٹکانا اور مساجد میں چراغ روشن کرنا اور موم بتی جلانا۔

نتیجہ:..... ان روایت معتبرہ سے واضح ہو گیا کہ مساجد میں بہ نیت ثواب روشنی اور قادیل کے ساتھ مسجد کو زینت دینا پسندیدہ محبوب خدا ﷺ ہے اسی بناء پر علماء کرام نے استحباب و استحسان کا قول کیا، ناظرین غور کریں کہ جس فعل کو حضور ﷺ پسند فرمائیں اور خلفائے راشدین بنفس نفیس اس کا ارتکاب کریں وہ کیونکر ممنوع و بدعت ہو گیا۔

علامہ اسماعیل حقی روح البیان میں بعد نقل کرنے ان روایات کے جن کو ہم سیرۃ حلبی سے نقل کر آئے ہیں تحریر فرماتے ہیں۔

ترجمہ:..... یعنی بعض علماء نے فرمایا کہ زیادہ روشنی کرنا جس طرح کہ نصف شعبان یعنی پندرہویں شعبان کو کرتے ہیں اور اس شب کو لیلة الوقود کہتے ہیں اس کا حکم بھی ایسا ہونا چاہئے جیسا تزئین مسجد کا اور نقش و نگار کا، وقد کرہہ بعضهم واللہ اعلم

اور بعض علماء نے پندرہویں رات شعبان کو روشنی مکروہ مانی ہے ایسا ہی سیرۃ حلبی میں ہے اس عبارت سے ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک مکروہ۔

ان دونوں قولوں میں باسانی تطبیق ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ جو علماء استحباب روشنی کے قائل ہیں ان کی غرض روشنی سے یہ ہے کہ مساجد میں بہ نیت ثواب قادیل وغیرہ روشن کرنا مستحب ہے کہ صحابہ کرام نے مساجد میں ہی روشنی کی اور جو علماء کراہیت کے قائل ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ علاوہ مساجد کے بلا غرض صحیح مثلاً بازاروں وغیرہ مقامات پر روشنی نہ کرنا چاہئے اس میں کوئی فائدہ نہیں محض مال کا ضائع کرنا ہے جس طرح ہمارے زمانہ کے لیڈران قوم کے جلوس میں بازار سجائے جاتے ہیں اور چراغاں کیا جاتا ہے اور وہ بھی نہ صرف مسلمانوں کے جلوس میں روشنی میں مبالغہ کرتے بازار سجاتے ہیں یہ بے شک اسراف ہے جو حکم قرآن عظیم حرام ہے۔

انتباہ:

مگر افسوس ہے ان نام نہاد علماء پر جو بے دین لوگوں کے جلوس میں شرکت کریں اور بازاروں میں روشنی کرائیں اور کرتے دیکھیں اور حرام و بدعت ہونے کا حکم نہ سنائیں کہ کہیں لیڈران ناراض نہ ہو جائیں اور حضور انور ﷺ کے میلاد یا لیلة المعراج کی خوشی میں اگر کسی مسلمان نے اپنے ایمانی جذبات

سے مساجد میں روشنی کی تو وہ گمراہ بدعتی ہو گیا اور فتویٰ بھی جھٹ لگا دیا کہ روشنی کرنا حرام و بدعت ہے۔

بدعت یا سنت:

شاہ ولی اللہ دہلوی کے پردادا استاذ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ اپنی کتاب کشف النور عن اصحاب القبور میں تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ:..... یعنی جو بدعت حسنہ موافق ہو مقاصد شرع کے وہ سنت ہے اس بدعت کو سنت کہا جائے گا پس علماء کرام اولیاء ذوی الاحترام و صلحاء عظام کی قبور پر قبہ بنانا اور قبر پوش یعنی غلاف وغیرہ ڈالنا امر جائز ہے جب کہ مقصود اس سے نظر عوام میں صاحب قبر کی توقیر و تعظیم پیدا کرنا ہوتا کہ وہ صاحب قبر کی تحقیر و توہین نہ کریں اور اس طرح اولیاء و صلحا کی قبور کے پاس قنادیل روشن کرنا باب تعظیم و تکریم سے ہے پس اس میں بھی مقصد نیک ہے اور اولیاء کی محبت و تعظیم کی وجہ سے تیل وغیرہ کی نذر ماننا بھی جائز ہے اس سے لوگوں کو روکنا مناسب ہے۔

(تفسیر روح البیان جلد اول ص ۸۷۹)

دار و مدار نیت پر ہے:

ارباب بصیرت پر واضح ہوگا کہ ہر کام میں نیت کا اعتبار ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے انما الاعمال بالنیات پس جو روشنی بہ نیت ثواب و ترغین مسجد کی جائے گی وہ ضرور محبوب و پسندیدہ نظر سے دیکھی جائے گی اور جو

محض لہو و لعب اور بے دینیوں کی عظمت و تعظیم کے لئے ہوگی ضرور بدعت قبیحہ اور حرام ہوگی جیسے جلوس کفار و مشرکین و مرتدین و فسقاء متبدعین پر روشنی کرنا بازار سجانا دوکانات آراستہ کرنا، دروازے بنانا جھنڈیاں لگانا یہ سب ناجائز و ممنوع اور خالص اسراف و تہذیر ہے۔

اسلاف صالحین کا طریقہ چراغاں:

حضرت علامہ حلبی اپنی سیرۃ حلبیہ میں ایک جلیل الشان عالم سے نقل فرماتے ہیں کہ اس عالم نے روشنی کی جائے گی لیکن میرے کچھ خیال میں نہ آیا کہ کس طرح لکھ دوں۔ چنانچہ اسی روز مجھ کو خواب میں بشارت ہوئی کہ روشنی کثیر کے واسطے لکھ دے اس لئے کہ اس میں تہجد گزاروں کا دل لگتا ہے اور مساجد خانہ خدا ہیں پس خانہ خدا سے وحشت و حیرت دفع ہوگی۔

یہ بشارت دیکھتے ہی میں بیدار ہوا روشنی کا حکم دیا، سیرت کی اصل عبارت یہ ہے: وعن بعضهم قال امرن یا المامون ان اکتب بالاستکثار من المصابیح فی المساجد فلم ادر ما اکتب لانه شئ ثم اسبق الیہ فاریت فی المنام اکتب فان فیہا انس للمنبہج دین و نضال بیوت اللہ عن وحشة الظلم فانبتہیت و کتبت بذالك الخ

حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مولف تذکرۃ الاولیاء سیدی احمد خضر و یہ منجی رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں تحریر فرماتے ہیں (جو خراساں کے معتبر

مشائخ اور مشہور ان فتوحات سلطان ولایت اور مقبولان قربت میں سے تھے اور ریاضت و کلمات عالی میں مشہور اور صاحب تصانیف تھے اور آپ کے ایک ہزار مرید ایسے تھے جو ہوا میں اڑتے اور پانی پر بے تکلف چلتے تھے (کہ ایک بار ایک درویش آپ کے یہاں مہمان آیا تو آپ نے ستر شمع روشن کیں درویش نے کہا کہ مجھے یہ سب کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ تکلف تصوف سے کچھ نسبت نہیں رکھتا، کہا جاؤ اور چراغ میں روشنی کے لئے انہیں جلایا اسے بجھا دو، اس درویش نے رات سے صبح تک پانی اور مٹی ان چراغوں پر ڈالی مگر ایک بھی بجھ نہ سکا دوسرے دن ستر نصاریٰ ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اس کا حال اس طرح لکھا ہے کہ احمد خضرویہ نے خواب میں دیکھا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا تو نے ہمارے واسطے ستر شمعیں روشن کیں تو ہم نے تمہارے لئے ستر نور ایمان سے منور کر دیئے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۲۲۷)

امام حمزہ الاسلام محمد بن محمد الغزالی قدس سرہ العالی کتاب آداب الزکاح فرماتے ہیں:

حکى ابو على البرودبارى رحمته الله عليه عن رجل اتحد ضياء قتد فاوقد فيها الف سراج فقال الرجل قد اسرفت فقال له ادخل فكلما او قد منه لغيره فاطفته فدخل الرجل فلم يدر على اطفال واحد منها فاتقطع

(یعنی امام اجل عارف اکمل سند الاولیاء حضرت سیدنا امام ابوعلی روزباری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجلہ اصحاب سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے ہیں۔ ۳۲۲ھ میں آپ کا وصال شریف ہے امام عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری قدس سرہ نے رسالہ مبارکہ میں ان کی نسبت فرمایا انظر المشرق والعلم بالطریقتہ) حکایت فرماتے ہیں کہ ایک بندہ صالح نے احباب کی دعوت کی اس میں ہزار چراغ روشن کئے کسی نے کہا کہ اسراف کیا صاحب خانہ نے فرمایا اندر آئیے جو چراغ میں نے غیر خدا کے لئے روشن کیا ہوا ہے اسے گل کر دیجئے معترض صاحب اندر آگئے ہر چند کوشش کی ایک چراغ بھی نہ بجھا سکے آخر قائل ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ جو کام نیک نیتی سے کیا جائے نام و نمود اور فخر و نظر نہ ہو تو پھر وہ کام ہرگز ممنوع نہیں اور جو کام لوگوں کے دکھلانے اور تفاخر کرنے کے لئے ہو وہ بے شک ممنوع ہے۔

خلاصہ: روشنی کے تین درجے ہیں:

﴿۱﴾..... بقدر حاجت ضروری لا بدی وہ اس قدر میں حاصل ہے کہ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما شروع امر میں کجھور کی شاخیں جلا کر اپنی حاجت پوری کر لیا کرتے تھے اس میں مسجد کا فرش اور جائے سجدہ اور نمازی لوگ ایک دوسرے کو نظر آ جاتے تھے۔

﴿۲﴾..... زینت کے لئے یہ فعل حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا

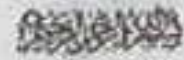
کہ تمام مسجد کثرت قنادیل سے چمک اٹھی جیسا کہ غنیۃ کی عبارت سے ہم ثابت کر آئے ہیں اور جیسا کہ تنبیہ فقیہ الیث رحمۃ اللہ علیہ میں ہے رای القنادیل تزهر فی المساجد۔ اسی طرح حلبی وغیرہ میں ہے غرضیکہ کل روایتوں میں لفظ "تزهر" صیغہ مضارع موجود ہے اور وہ مشتق ہے "ہور سے اور معنی اس کے صراح میں لکھتے ہیں زہور روشن شدن آتش وبالا گرفتن آن" بنا بریں ہم کہتے ہیں کہ یہ فعل امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بلاشبہ حاجت ضروری ہے زیادہ نہ تھا۔ لیکن یہ بھی ہے کہ قدر حاجت زینت سے زیادہ نہ تھا۔

﴿۳﴾..... یہ زینت مکان تو متعدد قنادیل سے حاصل ہو سکتی تھی مگر بلا غرض صحیح خواہ مخواہ فخر و نمود و نمائش کے لئے روشنی میں مبالغہ کیا تو بے شک یہ اسراف ہے اور جس کسی نے منع کیا ہے اسی قسم ثالث سے منع کیا ہے نہ کہ قسم اول و دوم سے۔ فیصلہ:..... جو لوگ قسم اول و دوم سے بلا لحاظ نیت حرام و بدعت کہہ دیتے ہیں وہ بہت بڑی کج فہمی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو چاہیے کہ حضرت تمیم داری اور حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما وغیرہم کے معمول بہ کا ادب کریں کہ پہلے پہل بغرض زینت مساجد یہ فعل انہوں نے کیا جو قدر حاجت ضروریہ سے یقیناً روشنی زیادہ تھی۔

حجاج جب مکہ معظمہ جاتے تو دیکھتے ہیں کہ کعبہ معظمہ، منیٰ، مزلقہ، عرفات تک نو میل اس قدر روشنی ہوتی ہے کہ رات نہیں بلکہ دن دیکھئے اور اس

کارنامہ کو لوگ سراہتے ہوئے نہیں تھکتے وہاں اسراف و بدعت اور حرام یا نہیں آتا، ہاں وہ حج کی آرتو یہاں یہ محسوس نہیں ہوتا کہ اس روشنی کو حج سے نسبت ہے اور یہاں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ اب فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے حب رسول میں داخل ہو یا خارج۔ ہمارا کام تھا بتانا۔

وما علینا الا لبلاغ المبین



اما بعد! فقیر ان سوالات کی ترتیب پر جوابات عرض کرے گا۔ لیکن جوابات سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ میلاد شریف سے ہماری مراد حضور نبی پاک ﷺ کا عالم بالا سے عالم دنیا میں تشریف لانے کا ذکر اور آپ کی آمد کے مطابق آپ کے معجزات کا بیان ہے اس سے نہ کسی کو انکار ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس کا ذکر قرآن مجید و احادیث مبارکہ میں موجود ہے صرف جھگڑا یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے اس ذکر خیر کو میلاد شریف سے تعبیر کیوں کیا جاتا ہے، تو یہ بھی غلط فہمی کا نتیجہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت کا کوئی نہ کوئی نام ضرور ہے کوئی نام تو خیر القرون سے چلے آ رہے ہیں۔ اور بعض بعد زمانہ اول موسوم ہوئے ہیں مثلاً قرآن مجید کے پارے اور ان کے اسماء یہ نام خیر القرون میں تھے اور نہ بعد کی صدی میں بلکہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر اتقان جلد اول قرآن پاک کی کثیر اصطلاحات کا نام پھر اس کی تاریخ کہ یہ نام کب سے شروع ہوا وغیرہ وغیرہ لیکن انہوں نے قرآن پاک کے پاروں کی تقسیم اور ان کے اسماء کا ذکر نہیں فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام دسویں صدی کے بعد ایجاد ہوا اور نام معلوم کب، اس کے متعلق تفصیل فقیر نے ”میلاد شریف کی شرعی حیثیت“ میں عرض کر دی ہے اسی لئے اب کسی کو اگر ضد ہے تو صرف اس لئے کہ اس کا انکار محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کیا ہے ورنہ ابن تیمیہ نے اس کا اقرار کیا ہے بلکہ اس کے سب سے بڑے عاشق ابن کثیر نے تو اس کے جواز و برکات میں ایک رسالہ لکھا

ہے جو عربی میں بھی ہے اور اردو میں بھی پاکستان میں عام ملتا ہے، اسی لئے جس کو محمد بن عبد الوہاب کی اتباع و تقلید کا خبط ہے وہ بے شک انکار کرے ورنہ صدیوں سے بلکہ خیر القرون میں سے بلکہ غور کیا جائے تو روز اول سے یہ تقریب سعید منعقد ہوتی چلی آئی ہے جس کا مختصر جواب سوالات کے دوران عرض کروں گا انشاء اللہ عزوجل۔

استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی سے درخواست ہے کہ بارہویں کے صدقے ایک سو بارہ سوال میلاد شریف کے ثبوت اور اعتراضات کے سلسلے میں نقل کر رہے ہیں امید ہے کہ حضرت صاحب قبلہ ان تمام سوالات کے جوابات مختصر بیان فرمائیے گے۔

(سائل محمد جہانگیر نقشبندی کراچی)

سوال نمبر 1

ذکر میلاد نورانی و روحانی کب ہوا؟

جواب: بروز میثاق نورانی میلاد ہوا اسی کو ہی روحانی میلاد کہا جاتا ہے اور اس کی تصریح قرآن مجید میں ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی محفل میں یعنی روز میثاق حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔

وَإِذَا خَذَلَهُ مِيثَاقُ النَّبِيِّينَ لِمَا آتَيْنُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحُكْمٍ ثُمَّ جَاءَ

كُم رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتَتَّوْبُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّ

(پ ۱۶۳)

ترجمہ:..... اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے پکا وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں دوں کتاب اور حکمت پھر آئے تمہارے پاس ایک بڑا رسول تصدیق کرنے والا اس کی جو تمہارے پاس ہو ضرور ضرور ان کے ساتھ تم ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا۔

الفاظ ”كُم جَاءَكُمْ رَسُولٌ“ میں اللہ تعالیٰ نے میلاد یعنی (آپ کی ولادت) کا ذکر فرمایا ہے تو معلوم ہوا سب سے پہلا میلاد شریف کا ذکر کرنے والا خود خدا ہے اور سننے والے انبیاء کرام ہیں، مخالفین میلاد کا انکار کس آیت کی رو سے کرتے ہیں کوئی دلیل ہے تو پیش کریں:

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

نوٹ:..... اس آیت یشاق پر علماء کرام کی تصانیف ہیں امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ لکھا جو جواہر البحار میں منسلک ہے اس کی تلخیص امام السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں فرمائی، امام احمد رضا محدث بریلوی نے اس کے چیدہ چیدہ مضامین اپنی تصنیف ”جلی البقین“ میں درج فرمائے ہیں ان کا مطالعہ فرمائیے۔

سوال نمبر ۲

ذکر میلاد جسمانی و روحانی کب ہوا؟

جواب:..... میلاد روحانی کا ذکر تو اوپر ہوا جسمانی میلاد حضور نبی پاک ﷺ کی شب میلاد (سوموار اور بارہ ربیع الاول) کو ہوا جس کی تفصیل کتب میلاد میں ہے۔ فقیر چند جھلکیاں عرض کرتا ہے۔

بزم کون و مکان کو سجا یا گیا:

باعث تخلیق کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کی تشریف آوری کی شب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمانوں اور بہشتوں کے دروازے کھول دو۔ فرشتے محبوب پاک ﷺ کی آمد کی بشارتیں دے رہے ہیں۔ پہاڑ بلند ہو کر اظہار مسرت کر رہے ہیں، خوشی و مسرت سے سمندر کی لہریں اوپر اٹھ رہی ہیں اور نہر کوثر کے گرد اگر دستر ہزار کستوری کے درخت نصب کئے گئے۔

(خصائص کبریٰ ص ۴۷)

چراغاں:

ولادت مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے روشنی اور چراغاں کا اہتمام فرمایا، آسمان پر روشنی کے دو ستون نصب کئے گئے ایک زبرجد کا اور دوسرا یاقوت کا گویا یہ سرخ و سبز رنگ کی دو ٹیوبیں تھیں جن سے آسمان بقعہ نور بن گیا اور ولادت مصطفیٰ ﷺ کی یاد میں نصب کی گئی ان ٹیوبوں کو باقی رکھا گیا چنانچہ جب شب اسری آقا و مولا کا آسمان سے گزر ہوا تو آپ کو بتایا گیا ”ہذا ضرب

استبشارا بولادتك - انہیں آپ کی ولادت کی خوشی میں نصب کیا گیا تھا اس وقت اتنا نور پھیلا کہ دنیا بھر نور بن گئی تھی دنیا کلاہا نوراً ستارے پھلجڑیوں کی صورت زمین پر جھکے چلے آتے تھے جیسا کہ حضرت عثمان بن عاص کی والدہ سے مروی ہے

البست الشمس يومئذ نور اعظيما

اس دن سورج کو عظیم نور کا لباس پہنایا گیا یعنی سورج کا نور بڑھا دیا گیا۔

(خصائص ص ۳۷ جلد ۱، مواہب الدنیہ ص ۱۱۶ جلد ۱)

فرحت بخش شربت:

شب ولادت عبدالمطلب حرم کعبہ میں تھے اور آپ کی بہو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا گھر میں اکیلی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں مجھے قدرے خوف محسوس ہوا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندہ ظاہر ہوا اس نے اپنے پر میرے سینے کے ساتھ ملے جس سے خوف و ہراس زائل ہو گیا۔ اس پرندے نے مجھے شربت پیش کیا جو دودھ سے سفید، شہد سے شیریں اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا جس کے پینے سے مجھے نوار نیت محسوس ہوئی پھر میں نے بہت دراز قامت حسین و جمیل عورتیں دیکھیں میں نے کہا تم کون ہو؟ کہنے لگیں آسیہ (فرعون کی بیوی) مریم بنت عمران (والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور یہ ہمارے ساتھ جنتی حوریں ہیں۔ حوریں عرض کرنے لگیں

ارسلنا الله اليك لتبورك بهذا المولود الذي لتلدينه في هذه الليلة اے آمنہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ آج آپ کے ہاں پیدا ہونے والے مبارک فرزند سے ہم برکت حاصل کریں۔

(انوار محمدیہ ص ۲۳ ومیلا والنہی از ابن الجوزی حجتہ اللہ علی العالمین وغیرہ وغیرہ)

کعبہ جھوم اٹھا:

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ شب ولادت حرم کعبہ میں تھے آدھی رات کے بعد آپ نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف سجدہ میں جھک کر تکبیر کی آواز بلند کر رہا ہے۔

الله اكبر..... الله اكبر رب محمد المصطفى الان قد طهرني ربي من انجاس الاصنام دار جلس المشركين۔

اللہ اکبر محمد مصطفیٰ کے رب نے مجھے بتوں اور مشرکین کی نجاستوں سے پاک و صاف کر دیا ہے۔

کعبہ تین دن تک اسی طرح جھومتا رہا اور اس سے یہ آواز آتی رہی میرا نور مجھے واپس لوٹا دیا گیا اب ہر طرف سے میری زیارت کرنے والے آیا کریں گے اور مجھے جہالت و گمراہی سے پاک کر دیا جائے گا۔ اے عزیزی (بت کا نام) تجھے ہلاکت ہو۔

عرش عظیم جھومے کعبہ زمین چومے..... آیا وہ عرش والا صبح شب ولادت

(خصائص کبریٰ ص ۳۷ جلد ۱، مدارج النبوة ص ۱۷ جلد ۲)

نوٹ:..... اس سوال کے جواب کے لئے مکمل تفصیل فقیر کی تصنیف "میلا دامہ" میں پڑھئے۔

سوال نمبر ۳

اللہ تعالیٰ نے ذکر میلاد کی محفل کب سجائی؟

جواب:..... اس کا جواب سوال نمبر ۱ کے جواب میں عرض کر دیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴

اللہ تعالیٰ نے میلاد کی خوشی میں کیا کیا انعامات دیئے؟

جواب:..... میلاد پاک کی خوشی کے انعامات ایزدی بھی لا تعداد لاکھسی ہیں۔ فقیر چند ایک عرض کر دیتا ہے۔
بخاری جلد دوم کتاب النکاح۔

باب وامہاتکم التی ارضعنکم وما یحرم من الرضاۃ
میں ہے فلما مات ابولہب اریہ بعض اہلہ بشر حیستہ قال
لہ ما ذا بقیت قال ابولہب لم الق بعدکم خیرا انی سقیت فی
ہذہ بعثاقتی ثوبیۃ

جب ابولہب مر گیا تو اس کو اس کے گھر والوں نے خواب میں برے حال میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا گزری؟ ابولہب بولا "کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی ہاں مجھے اس گلے کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثوبیہ لونڈی کو

آزاد کیا تھا۔"

واقعہ کی تفصیل:

ابولہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا اس کی لونڈی ثوبیہ نے آکر اس کو خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔ اس نے خوشی میں اس لونڈی کو انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا تو آزاد ہے، یہ سخت کافر تھا جس کی برائی قرآن میں آئی ہے، مگر اس خوشی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ کرم کیا کہ جب دوزخ میں وہ پیسا ہوتا ہے تو اپنی اس انگلی کو چوستا ہے تو پیاس بجھ جاتی ہے حالانکہ وہ کافر تھا ہم مومن، وہ دشمن تھا ہم ان کے بندے بے دام، اس نے بھیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی نہ کہ رسول اللہ ﷺ کی ہم رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔ تو وہ کریم ہیں ہم ان کے بھکاری وہ کیا کچھ نہ دیں گے۔

دوستاں ما کجائی محرم..... تو کہ با شمتاں نظر داری

مژدہ ایمان افروز:

مدارج النبوة جلد دوم حضور ﷺ کی رضاعت کے باب میں اسی ابولہب کے واقعہ کا بیان فرما کر فرماتے ہیں۔ دوریں جا سندا ست مراہل موالید را کہ در شب میلاد و آں سرور سرور کنندہ و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود چوں بسر و میلاد آں حضرت و بذل شیر جاریہ وے بجہت آں حضرت جزا دادہ شد

تاحال مسلمان کہ مملو است بحجت و سرور و بذل مال کردہ انداز تقنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد۔

اس واقعہ میں مولود والوں کی بڑی دلیل ہے جو کہ حضور پاک ﷺ کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابو لہب جو کہ کافر تھا جب حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی اور لوٹڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت و خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کرتا ہے۔

نیز روایات میں ہے کہ اس شب اللہ تعالیٰ نے ہر پیدا ہونے والے کو بچہ پیدا فرمایا یہاں تک کہ جانوروں تک میں یہ انعام جاری رہا۔ اور اب بھی محدثین کرام فرماتے ہیں کہ میلاد شریف محافل و مجالس کے انعقاد سے افلاس و تنگدستی دور ہو جاتی ہے، اسے بہت سے لوگوں نے آزمایا بلکہ فقیر کا آزمود و مجرب نسخہ ہے کہ جس کی اولاد زینہ نہ ہو وہ میلاد شریف کی نذر مانے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اولاد زینہ سے نوازتا ہے۔

الحمد لله على ذلك۔

سوال نمبر ۵

فرشتوں نے میلاد کی خوشی کیسے منائی؟

جواب: ملائکہ کرام کی شب میلاد کی خوشیوں کی داستان طویل ہے چند روایات

ملاحظہ ہوں:

۱..... مواہب لدنیہ اور مدارج النبوة وغیرہ میں ذکر ولادت میں ہے کہ شب ولادت میں ملائکہ نے آمنہ خاتون ﷺ کے دروازے پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ ہاں ازلی راندہ ہوا شیطان رنج و غم میں بھاگا بھاگا پھرا۔
۲..... حضرت سیدہ آمنہ خاتون ﷺ نے کہا جب میرے بچے کی پیدائش کی رات آئی تو وہ پیر کی رات تھی اور فجر کی پو پھٹنے کا وقت تھا اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ نبیوں کا (سلام ہوان پر) ولادت کا وقت یہی ہوتا ہے۔

تو میں نے ایک مختصر سی جماعت کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے ساتھ تین بڑے عالی شان اور سفید جھنڈے تھے انہوں نے ایک جھنڈا تو کعبہ کی چھت پر گاڑ دیا اور ایک گھر کے صحن میں کھڑا کر دیا اور ایک جو باقی تھا اسے بیت اللہ کی چھت پر ٹھہرا دیا۔

۳..... اس سہانی رات میں آسمان کے تارے جھک جھک کر میرے قریب ہوتے تھے جن کو دیکھ کر ایسا خیال آتا تھا کہ یکدم وہ مجھ پر گر پڑیں گے میں نے دیکھا کہ تاروں نے اپنی روشنی سے تمام دنیا کو نور سے بھر دیا ہے۔ اور آسمان کے تمام دروازے کھل گئے۔

(خیر الموائس جلد ۲ ص ۱۶۱)

۴..... اور فرمایا کہ جس وقت وضع کے آثار نمودار ہوئے تو میں گھر میں تنہا تھی اور عبدالمطلب طواف کعبہ کو گئے ہوئے تھے ناگاہ میں نے ایک بڑا کے کی ایسی آواز

سنی جو بہت سخت تھی اور میں سہم گئی پھر میں نے ایک سفید پرندے کے بازو کو دیکھا جو میرے دل پر مل رہا ہے تو اس کے اثر سے میرا خوف جاتا رہا بلکہ ولادت کی جو بے چینی تھی وہ بھی زائل ہو گئی۔

۵..... اس کے بعد میں نے غور کیا تو دیکھا کہ میرے سامنے شربت کا ایک پیالہ ہے جس کا رنگ بالکل سفید تھا اور میں نے اسے دودھ خیال کیا اور مجھے پیاس بھی بہت سخت تھی تو اسے پی گئی پینے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ شہد سے بھی زیادہ شیریں تھا اور مجھ سے ایک نور عظیم ظاہر ہوا۔

۶..... پھر میں نے چند طویل القامت عورتوں کو پایا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ عبد مناف کے خاندان کی عورتیں ہیں جو مجھے گھیرے کھڑی ہیں اور میں نے گھبرا کر کہا کہ ہائیں امیری اس حالت کا علم ان عورتوں کو کس طرح ہوا ہے میرے اس تعجب پر ان میں سے ایک نے کہا کہ میں آسیر فرعون کی عورت ہوں، دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں اور یہ بھی فرمایا وہ جو ہیں حوریں ہیں۔

۷..... میں نے پھر تڑا کے کی آواز سنی اور اب رہ رہ کر یہ آواز بار بار آرہی تھی اور ہر پھپھی آواز پہلی آواز سے زیادہ زوردار تھی جس سے میرا خوف بڑھتا جاتا تھا اور میری پریشانی زیادہ ہو رہی تھی دیکھا تو سفید ریشم کی ایک چادر آسمان اور زمین کے درمیان لٹک گئی اور ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا لوگوں کی نگاہوں سے اس کو چھپا لو اور فرمایا کہ پھر فضاء میں کچھ لوگ ادھر ادھر کھڑے دیکھے جن کے

ہاتھوں میں چاندی کے سفید آفتابے ہیں۔

(تاریخ النبی ص ۲۰۲)

۸..... گھر میں چلنے پھرنے کی آواز پاتی تھی لیکن مجھ کو نظر کوئی نہیں آتا تھا اور ہا دل کا ایک سفید ٹکڑا آسمان سے نیچے اتر اور چڑیاں سبز کہ ان کی چونچیں مثل یا قوت سرخ تھیں نظر آئیں اور یہ دیکھ کر میرا بدن پسینہ پسینہ ہو گیا جو قطرہ اس سے ٹپکتا اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

(معارج النبوة جلد ۲ ص ۵۲)

۹..... اور بی بی آمنہ ؓ نے فرمایا جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کا نورانی چہرہ پورے چاند سے مقابلہ کرتا تھا۔ (خیر الموائس جلد ۲ ص ۱۶۲) اور آپ کے ساتھ ایک نور ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب تک سارا روئے زمین روشن ہو گیا حتیٰ کہ شام کے جنگلے اور بازار چمکنے لگے تو مجھے بھرئی کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں۔ (سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۶۶) اور آپ ناف بریدہ اور ختنہ شدہ اور معطر اور مطہر پیدا ہوئے۔ (ایضاً ص ۶۳)

۱۰..... اور فرمایا کہ جب آپ اس عالم میں ظہور فرما ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ کیا اور انگلیوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور بزبان فصاحت فرمایا

لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ

(تاریخ النبی ص ۲۰۳ و شواہد النبوة)

سوال نمبر ۶

میلا دشریف میں جھنڈے لگانے کا کوئی ثبوت ہے؟

جواب:..... مذکور بالا مضمون میں اس کا حوالہ آگیا ہے۔

سوال نمبر ۷

میلا دشریف میں چراغاں کرنے کا کوئی ثبوت ہے؟

جواب:..... اس موضوع پر فقیر کا ایک رسالہ مطبوعہ ”چراغاں کا ثبوت“ اس کا خلاصہ ہفت روزہ الہام بہاول پور میں شائع ہوا وہ حاضر ہے:

اما بعد! ہم اہلسنت میلا دشریف کی محافل و مجالس مبارکہ اور اعراس مشائخ اور ختمات رمضان المبارک و دیگر دینی امور میں روشنی کا اہتمام کرتے ہیں جسے چراغاں سے تعبیر کیا جاتا ہے اس پر مخالفین حسب عادت بدعت بدعت اور حرام حرام کی رٹ لگاتے ہیں اس پر فقیر مختصر دلائل لکھتا ہے کہ اہل حق کو تسکین اور اہل باطل کی تردید ہو۔

سوال نمبر ۸

میلا دشریف میں جلوس نکالنے کا ثبوت ہے؟

جواب:..... اس مسئلہ میں بھی فقیر کا ایک رسالہ مطبوعہ ”ربیع الاول میں جلوس کا ثبوت“ اس رسالہ میں فقیر نے دلائل شرعیہ کے ساتھ ساتھ مخالفین کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں یہاں صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔

امرتسری کا ایک جلوس میلاد:

کوثر نیازی نے لکھا کہ سب جانتے ہیں کہ مولانا غزنوی داؤد غزنوی امرتسری الہمدیٹ (دہابی) مسلک کے جید عالم تھے مگر مراسلہ نگار نے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کو وسیع پیمانے پر منانے کی تجویز انہوں نے پیش کی تھی اس کے چند سطور کے بعد لکھا ہے کہ:

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ 1937ء تک اس برصغیر میں مسلمان محسن انسانیت ﷺ کے یوم ولادت کی اہمیت سے بالکل غافل تھے، خال خال لوگ بارہ وقات کے نام سے کچھ حلوہ کھیر پر ختم شریف پڑھ کر بچوں یا غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے مولانا مرحوم کی ایماء پر مجلس احرار اسلام کی درکنگ کمیٹی سے ایک ایجنڈا جاری ہوا جس کا متن ”احیائے یوم ولادت سرور عالم“ تھا مجلس کے ایک شاعر و درکر جناب غلام نبی انباز نے ایجنڈا تقسیم کیا اور مقررہ تاریخ پر مجلس احرار کے دفتر میں جو بیٹل بینک کے سامنے والی بلڈنگ کی اوپر والی منزل کی بیٹھک میں تھا، اجلاس منعقد ہوا افتتاحی تقریر مولانا داؤد غزنوی نے کی تھی۔ انہوں نے اجلاس کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ”صاحبزادوں تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لئے کثیر تعداد میں پیغمبر معبود فرمائے لیکن عرصہ دراز سے صرف دو امتیں قابل ذکر چلی آ رہی ہیں مسیح اور مسلم، مسیحی دینا بھر میں اپنے نبی کا یوم ولادت بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی دنیا محسن

پر نعرہ تکبیر رسالت بلند کرتی جا رہی تھیں، کفار بیت زدہ تھے اللہ تعالیٰ مولانا داؤد غزنوی مرحوم کو ان کی اس سعی جمیل کا اجر عطاء فرمائے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 31 مارچ 1983ء)

تبصرہ ادیبی غفرلہ:

جلوس بارہ ربیع الاول کی شرعی حیثیت اور اس کی اسلامی تاریخ فقیر نے رسالہ مذکورہ میں تفصیل سے عرض کی ہے اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ جلوس بیت کذاً کا آغاز خود وہابیوں کے اکابر نے کیا اب یہ فتویٰ پہلے اپنے اکابر پر جاری کریں پھر ہمارا نام لیں لیکن الحمد للہ ہم اس کا شرعی ثبوت واضح کر چکے ہیں۔

سوال نمبر ۹

میلا دشریف میں والدہ محترمہ نے کیسے خوشی منائی؟

جواب:..... اس کا جواب نمبر ۵ میں مفصل آ گیا ہے۔

سوال نمبر ۱۰

ولادت باسعادت کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول کے سواء کسی اور تاریخ پر اجماع ہے؟

جواب:..... ۱۲ ربیع الاول شریف میں ولادت کے علاوہ کسی دوسری تاریخ پر اجماع تو کیا کسی مسلمان کا قول بھی نہیں ہاں شبلی نعمانی نے ایک منجم کا قول نقل کیا ہے جس پر مخالفین نے محض اہل سنت کی مخالفت میں اس کا غلط قول لئے پھر رہے ہیں ورنہ ان کے اکابر بھی ۱۲ ربیع الاول شریف کو یوم ولادت مانتے ہیں فقیر کا اس مسئلہ میں بھی ایک

انسانیت کے جشن ولادت کا کوئی اہتمام نہیں کرتی آج کا اجلاس اسی غرض سے بلایا گیا ہے کہ میں مولانا عبدالکریم صاحب مہبلہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں کوئی طریقہ تجویز فرمائیں۔

اس پر مہبلہ صاحب نے بارہ ربیع الاول کے دن ایک جلوس کی تجویز پیش کی، جس پر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا کہ اس سلسلے میں دو چار دن پہلے کچھ علاقوں میں سیرت پاک پر جلسے منعقد کئے جائیں تاکہ لوگ شامل جلوس ہونے پر آمادہ تیار ہو سکیں، شیخ حسام الدین نے فرمایا کہ اس کے لئے پوسٹر شائع کرنے اور لاؤڈ سپیکروں اور درویوں وغیرہ کے لئے اچھی خاصی رقم درکار ہوگی، ایک صاحب جن کا نام اصغر تھا کہنے لگے ہم چندہ وغیرہ مانگنے کو تیار نہیں لوگ پہلے ہی ہم کو ”مکڑ خور“ کہتے ہیں، آخر چوہدری افضل حق کی تجویز پر ایک ایک روپیہ کی رسید کی ایک ایک صد کی کاپیاں بنوا کر خاص خاص درکروں میں تقسیم کرنے کی تجویز منظور ہوئی بینک کے چیک کے طریقے ان خوبصورت رسیدوں پر لکھا تھا ”برائے جشن میلاد النبی ﷺ“

اجلاس کی کاروائی سے لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کے دفتر کو مطلع کیا گیا اور ایسا ہی عمل اختیار کرنے کو لکھا گیا، چنانچہ پورے پنجاب میں سیرت پاک پر جلسے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا جلوس امرتسرانجمن پارک سے نکلا آگے آگے ایک کار میں حفیظ جالندھری کا سلام لاؤڈ سپیکر پر گونج رہا تھا اس کے بعد ٹولیوں کی ٹولیاں ٹرکوں، گھوڑوں اور موٹر سائیکلوں

رسالہ غیر مطبوعہ ہے

ولادت نبوی کی تاریخ کے بارے میں صحابہ کرام سے ایک صحیح روایت بارہ ربیع الاول کی منقول ہے جسے حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ (المتوفی ۲۴۰ھ) نے سند صحیح کے ساتھ روایت فرمایا ملاحظہ ہو:

عن عفان عن سعید بن مینا عن جابر و ابن عباس انهما قالا ولد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عام الفيل يوم الاثنين الثاني عشر من شهر ربيع الاول.

(بلوغ الامانی شرح التلخیص الربانی جلد ۲ ص ۱۸۹ مطبوعہ بیروت، الہدایہ و النہایہ جلد ۲ ص ۲۶۰ مطبوعہ بیروت) ترجمہ:..... عفان سے روایت ہے وہ سعید بن مینا سے راوی کہ جابر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت عام الفیل میں سوموار کے روز بارہویں ربیع الاول کو ہوئی۔

اس کی سند میں پہلے راوی عفان کے بارے میں محدثین نے فرمایا کہ عفان ایک بلند پایہ امام ثقہ اور صاحب ضبط و اتقان ہیں۔

(خلاصہ الجہد ص ۲۶۸ طبع بیروت)

دوسری راوی سعید بن مینا ہیں یہ بھی ثقہ ہیں۔

(خلاصہ ص ۱۳۳ تقریب ص ۱۲۶)

ان دو جلیل القدر اور فقیہ صحابیوں کی صحیح اسناد و روایت سے ثابت ہوا کہ بارہ ربیع الاول ہی یوم میلاد سرکار ہے..... علیہ الصلوٰۃ والسلام

فائدہ:..... اس صحیح حدیث کے مطابق امت کا اجماع ہے چند بزرگوں علماء و مشائخ

کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

چنانچہ حضرت زبیر بن بکار، امام ابن عساکر، امام جمال الدین بن جوزی اور ابن الجزار وغیرہم نے بارہ ربیع الاول کے یوم میلاد ہونے پر اہل تحقیق کا اجماع نقل کیا۔

(السیرۃ الخلیفہ ص ۹۳ تا ۹۸، شمارہ خبریہ ص ۷۸ نواب مدتیق خان بھوپالی اہل حدیث) اور یہی جمہور اہل اسلام کا مسلک اور ان میں مشہور ہے (الہدایہ جلد ۲ ص ۲۶۰، الفتح الربانی ج ۲ ص ۱۸۹، المورد الروی لملا علی قاری ص ۹۶ طبع مکتہ المکرمہ، حجتہ اللہ علی العالمی للہبانی، ما ثبت من السنۃ ص ۹۸، المواہب اللدنیہ للتقستانی نیز اس کی شرح زرقانی جلد ۱ ص ۱۳۲، مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۳)

بارہ ربیع الاول ہی کے یوم میلاد ہونے پر قدیم و جدیداً تمام اہل مکہ متفق چلے آ رہے ہیں اور اسی تاریخ پہ حضور کی ولادت کے مکان شریف پر حاضر ہو کر میلاد شریف منانے کا قدیم سے اہل مکہ کا معمول ہے۔

(المواہب اللدنیہ، زرقانی جلد ۱ ص ۱۳۲، سیرۃ خلیفہ جلد ۱ ص ۹۳، المورد الروی لملا علی القاری ص ۹۵، ما ثبت من السنۃ ص ۹۸، تواریخ حبیب اللہ مدوحہ مولوی اشرف علی تھانوی، مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۳ وغیرہ)

بارہ ربیع الاول ہی کو میلاد شریف کرنے کا اہل مدینہ کا معمول ہے۔

(تواریخ حبیب اللہ) اسی تاریخ کو تمام شہروں کے مسلمانوں کا جشن میلاد منانے کا معمول ہے۔

(السیرۃ الخلیفہ جلد ۱ ص ۹۳ زرقانی علی المواہب جلد ۱ ص ۱۳۲)

قدیم اہل مکہ کے معمول کی مختصر وضاحت:

محدث ابن الجوزی (المتوفی ۷۵۹ھ) فرماتے ہیں، اہل حرمین شریفین مکہ و مدینہ اور مصر و یمن و شام اور تمام بلاد عرب مشرق و مغرب کے مسلمانوں کو پرانے زمانے سے معمول ہے کہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں، غسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے، قسم قسم کی زیبائش و آرائش کرتے، خوشبو لگاتے اور ان ایام (ربیع الاول) میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں، حسب توفیق نقد و جنس لوگوں پر خرچ کرتے اور میلاد شریف پڑھنے اور سننے کا اہتمام بلیغ کرتے اور اس کی بدولت بڑا ثواب اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے ہیں میلاد کی خوشی منانے کے مجربات سے یہ بھی ہے کہ سال بھر کثرت سے خیر و برکت، سلامتی و عافیت رزق مال اور اولاد میں زیادتی اور شہروں میں امن و امان اور گھربار میں سکون و قرار جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے رہتا ہے۔

(بیان المسائل النبی لابن جوزی ص ۵۸۲۵۷)

خدا تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اس شخص پر جو ماہ میلاد پاک ربیع الاول کی راتوں کو خوشیوں کی عیدیں بنالے تاکہ جس کے دل میں بغض شان رسالت کی بیماری ہے اس کے دل پر قیامت قائم ہو جائے۔ (المواہب مع الزرقانی جلد ۱ ص ۱۳۹) ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۳ھ فرماتے ہیں کہ:

”اما اهل مکہ یزید اهتمامہم بہ علی یوم العید“

(المورد الروی طبع مکہ ص ۲۸)

یعنی اہل مکہ میلاد شریف کا اہتمام عید سے بڑھ کر کرتے۔

سوال نمبر ۱۱

مخالفین یہ کہتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو وصال ہوا؟

جواب:..... مخالفین کا یہ قول غلط ہے اس لئے حضور سرور عالم ﷺ کا وصال پیر کو ہوا اور حجۃ الوداع کی تاریخ ملانے سے ۱۲ ربیع الاول وقات بالکل پوری نہیں اترتی علاوہ ازیں وقات نبوی کی تاریخ کے بارے میں صحابہ کرام سے چار قسم کی روایتیں منقول ہیں۔

۱..... ۱۲ ربیع الاول اور ہی روایت حضرت عائشہ صدیقہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب ہے۔

۲..... ۱۰ ربیع الاول یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف منسوب ہے۔

۳..... ۱۵ ربیع الاول، مروی از حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴..... ۱۱ رمضان اور یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

(روایت نمبر ۱۲، البدایہ النہایہ جلد ۵ ص ۲۵۶ روایت نمبر ۳ و قیام الوفاء جلد ۱ ص ۳۱۸)

پہلی روایت کہ جس سے وقات نبوی بارہ ربیع الاول کو بتائی گئی ہے اس کی سند میں محمد بن عمر لواقدی ایک راوی ہے جس کے بارے میں امام اسحاق بن راہویہ امام علی بن

مدنی، امام ابو حاتم الرازی اور نسائی نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ واقدی اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا کہ واقدی ثقہ یعنی قابل اعتبار نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا واقدی متروک ہے مرہ نے کہا کہ واقدی کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ابن عدی نے کہا کہ واقدی کی حدیثیں تحریف سے محفوظ نہیں، ذہبی نے کہا واقدی کے سخت ضعیف ہونے پر آئمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۲۵، ۶ مطبوعہ ہند قدیم)

لہذا بارہ ربیع الاول کو وفات ہانے والی روایت پایہ اعتبار سے بالکل ساقط ہے اس قابل ہی نہیں کہ اس سے استدلال کیا جاسکے۔

روایت نمبر ۲ و نمبر ۳ کی سند نامعلوم، البتہ اجلہ تابعین ابن شہاب زہری، سلیمان بن طرخان اور سعید بن ابراہیم زہری وغیرہم سے معتبر سندوں کے ساتھ یکم و دوم ربیع الاول کو وفات نبوی منقول ہے، حاصل یہ کہ بارہ ربیع الاول کو یوم وفات قرار دینا نہ تو صحابہ کرام سے ثابت ہے اور نہ تابعین سے لہذا بعد کے کسی مورخ کا بارہ کو تاریخ وفات قرار دینا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

مقام غور ہے جب صحابہ کرام (جو وفات نبوی کے چشم دید گواہ تھے) ان کا اعتبار قوی ہے یا آج کے ڈھکوسلہ بازوں کا، تفصیل مزید فقیر کے رسالہ ۱۲ ربیع الاول ولادت یا وفات میں دیکھئے۔

سوال نمبر ۱۲

مخالفین کہتے ہیں کہ عید صرف دو ہیں تیسری عید کوئی نہیں؟

جواب:..... میلاد النبی ﷺ کو عید سے تعبیر کرنے کا ثبوت اس شخص کے لئے ضروری ہے جو اصول شرع سے ناواقف ہے ورنہ مخالفین اہل علم ہو کر بغض نبوت کا ثبوت دے رہے ہیں کیونکہ اسلام کی ہزاروں اصطلاحات لغوی معانی میں مستعمل ہو رہی ہیں جن پر انہوں نے کبھی اعتراض نہیں کیا لیکن جو نئی ہم نے نبی اکرم ﷺ کے میلاد مبارک کو عید سے تعبیر کیا تو ہم پر گمراہی کا فتویٰ جڑ دیا حالانکہ قرآن مجید و احادیث مبارکہ میں اس کا ثبوت موجود ہے چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لَّنَا وِلْنَا وَاٰخِرًا
(سورۃ مائدہ)

”اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر نازل فرما آسمان سے ایک خوان تاکہ وہ (خوان اترنے کا دن) ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے عید ہو“

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوان اترنے کے دن کو اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے اسی واسطے عیسائی آج تک اتوار کے دن چھٹی کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں کیونکہ اس دن خوان اترتا تھا۔

غور فرمائیے جس دن دستر خوان اترے وہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو اور جس دن اللہ کی سب سے بڑی نعمت و رحمت حضور سید عالم ﷺ تشریف لائیں وہ دن مسلمانوں کے لئے عید نہیں؟ ہے

اور یقیناً ہے۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی کتاب قرآن میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید مناتے فرمایا کون سی آیت؟ اس نے کہا اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ الْاَيَةُ فرمایا میں اس دن اور اس مقام کو جس میں یہ نازل ہوئی تھی جانتا ہوں وہ مقام عرفات اور وہ دن جمعہ تھا اس سے مراد آپ کی یہ تھی کہ ہمارے لئے بھی وہ دن عید ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا جس روز یہ نازل ہوئی تھی اس دن ہماری دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

(ترمذی، خازن)

ان دونوں حدیثوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کا مقصد یہ تھا کہ یہ آیت ایسی عظیم الشان ہے کہ اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو یوم عید قرار دیتے اور اس کے جواب میں دونوں جلیل القدر صحابی یہ نہیں فرماتے کہ ہم مسلمان جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو، یا جس دن اللہ کی طرف سے کوئی نعمت اترے اس دن کو عید کہنا یا منانا بدعت جانتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں ہمارے یہاں اس دن دو عیدیں تھیں۔

معلوم ہوا کہ کسی نعمت عظمیٰ کے حصول کے دن کو عید کا دن کہنا یا منانا کتاب و سنت سے

ثابت ہے۔ حضور اکرم (ترمذی، خازن) کی تشریف آوری کا دن بلاشبہ یوم عید ہے۔ قرآن کریم، احادیث مبارکہ آئمہ عظام اور علماء کرام کے ارشادات سے ثابت ہے کہ میلاد النبی ﷺ کو عید کہنا جائز ہے اس موضوع پر فقیر کی ایک ضخیم تصنیف مطبوعہ ”میلاد النبی عید کیوں؟“ ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

سوال نمبر ۱۳

کیا جشن منانا جائز ہے اور جشن کا کوئی ثبوت ہے؟

جواب اوپر آچکا ہے۔ ؟

سوال نمبر ۱۴

کیا مخالفین نے بھی کوئی جشن منایا ہے؟

جواب:..... ہاں میلاد شریف کی خوشی ہمارے لئے جشن سے بڑھ کر ہے اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ مخالفین کے جشن کا حال ملاحظہ ہو:

صد (۱۰۰) سالہ جشن دیوبند

۲۳، ۲۲، ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء جمعہ، ہفتہ، اتوار کو ہندوستان میں صد سالہ جشن دیوبند منایا گیا، جس میں دوسرے ملکوں کے علاوہ پاکستان سے ۸۵۹ علماء کرام شامل ہوئے جن میں مفتی محمود اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم عبید الرحمن، مولوی عبید اللہ انور، مولوی غلام اللہ خان کی قیادت میں شامل ہوئے۔ (ایک خبر) پاکستان سے ۴ ہزار سے زائد آدمی شریک ہوئے۔ روزنامہ امروز، جنگ، نوائے وقت اور رسالہ روئیداد صد سالہ جشن دیوبند، ناشر مکتبہ ۱۲۱ گلشن کالونی شاد باغ لاہور۔

افتتاح خطاب:

دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کا افتتاح کرتے ہوئے ہندوستان کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے خطاب کیا، ان سے پہلے قاری عبدالباسط نے تلاوت کی، تصویریں بھلیاں، خطاب روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء روزنامہ مشرق، نوائے وقت لاہور، ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء روئیداد جشن دیوبند ۱۹ روزنامہ جنگ کراچی ۱۳ اپریل ۱۹۸۰ء تصویر میں علماء کے جہر مٹ میں ایک ننگے منہ اور ننگے سر اور برہمنہ بازو عورت کو تقریر کرتے ہوئے دیکھایا گیا ہے، نیچے لکھا ہوا ہے کہ اندرا گاندھی دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر خطاب کر رہی ہیں۔

فائدہ: اندرا گاندھی کے علاوہ جشن دیوبند میں مسٹر راج نرائن، جگ دیون رام مسٹر بہو

گمانے بھی شرکت کی۔

(روزنامہ جنگ ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء رسالہ روئیداد دیوبند ص ۵۰)

فائدہ:..... رسالہ روئیداد دیوبند ص ۵۰ بھارت نے خصوصی ٹکٹ اور لفافے جاری کئے جن پر درسد: دیوبند کی تصویر تھی۔

فائدہ:..... ارکان وفد نے بتایا کہ مسز اندرا گاندھی جب اسٹیج پر آئیں تو مفتی محمود اور دیگر افراد نے ان سے ملاقات کی اور ان سے دہلی جانے اور ویزا جاری کرنے کو کہا، اس پر مسز اندرا گاندھی نے ہدایات جاری کی کہ جو چاہے اسے ویزا جاری کر دیا جائے بھارتی حکومت نے دیوبند میں ویزا آفس کھول دیا۔ (نوائے وقت ۲۶/۳/۸۰)

فائدہ:..... کئی دیوبندی علماء کو ہندو اصرار کر کے اپنے اپنے گھر لے گئے جہاں وہ چار دن ٹھہرے رہے۔

فائدہ:..... جشن دیوبند کی تقریبات پر بھارتی حکومت نے ڈیڑھ لاکھ سے زائد رقم خرچ کی گئی۔ پندراں پر لاکھ سے زائد رقم خرچ ہوئی، بیچوں پر ساڑھے چار لاکھ سے بھی زائد رقم خرچ ہوئی، بجلی کے انتظامات پر تین لاکھ روپے سے بھی زیادہ خرچ ہوا۔

(روزنامہ جنگ ۱۲ اپریل ۱۹۸۰ء روزنامہ امروز ۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

سوال نمبر ۱۵

دو عیدوں کے علاوہ مخالفین سے تیسری عید کا ثبوت ہے؟

جواب:..... یہ لوگ کام وہی کر جاتے ہیں جو ہم کرتے ہیں لیکن مانتے نہیں یہی حال

عید منوانے کا ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ کو تیسری عید کا نام دے کر دل کی بھڑاس نکالتے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ شرعی و عیدیں کسی لیکن ہمارے نزدیک یہ عید شرعی اصطلاحات کے معنی میں نہیں عربی معنی ہیں مثلاً کوئی دوست عرصہ کے بعد ملے تو کہتے ہیں آج عید ہو گئی پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ قرآن مجید میں ایسی خوشی کا نام عید رکھا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال سنئے حضرت انس بن مالک سے مروی ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اک دن اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ تلاوت کی تو ایک یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے اس پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس دن یہ آیت نازل ہوئی ہماری دو عیدیں تھیں یوم جمعہ اور یوم عرفہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۱، طبرانی شریف میں یہ حضرت عمر سے منقول ہے۔

فرمان سرکار ہے الجمعۃ عید المسلمین کے لئے عید کا دن ہے جو کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہے۔ عید جمعہ تو عند اللہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی زیادہ بڑا دن ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۳)

فائدہ:..... یوم عید الاضحیٰ، عید الفطر، یوم عرفہ اور یوم جمعہ سے بھی زیادہ دن ہے جس دن ہمارے آقائے دو عالم ہزاروں رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ دنیا میں تشریف لائے اگر یوم جمعہ عظمت والا اور عید کا دن کہا گیا ہے تو وہ پیدائش آدم علیہ السلام کا دن ہے۔ ہمارے حضور ﷺ تو آدم علیہ السلام کے بھی سر اور درجہ ہیں۔

شار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاول
سے ایلیس کے جہل میں مگی خوشیل منل ہے ہیں

قرآن مجید میں ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ الہی ہم پر آسمان سے پکا پکایا کھانا اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو جائے اگلوں اور پچھلوں کے لئے۔

فائدہ:..... جب من وسلویٰ یا ماندہ نازل ہوا جو کہ ایک نعمت ہے تو وہ دن روز عید کہلاتا ہے تو جن کے صدقے دنیا کی تمام نعمتیں ملیں بلکہ ان کا وجود نعمت عظمیٰ ہے، تو جس دن وہ آقائے نامدار ﷺ تشریف لائے وہ کیوں عید نہ ہو، بہر حال جمعہ کا دن عید ہے عرفہ کا دن عید ہے مخالفین اس پر عمل کرتے ہیں انہیں عید بھی مانتے ہیں لیکن ضد ہے تو عید میلاد النبی ﷺ سے، فقیر کا رسالہ ”میلاد النبی عید کیوں؟“ میں درجنوں مثالیں قائم کی ہیں جنہیں مخالفین عید مانتے ہیں اور اس سے مراد شرعی عید نہیں عربی عید کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۶

کیا تاریخ کا تعین کر کے میلاد منایا جاسکتا ہے؟

سوال نمبر ۱۷

کیا کسی دن کا تعین کر کے میلاد منایا جاسکتا ہے؟

سوال نمبر ۱۸

کیا کسی وقت کا تعین کر کے میلاد کر سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۹

اس قسم کی تعین کا ثبوت مخالفین سے بھی ہے؟

جواب: ۱۹/۱۸/۱۷

کسی زمانہ میں یہ سوال عروج پر تھا اب اس سوال سے مخالفین خاموش ہیں اس سوال کے جواب میں فقیر کا رسالہ ”نعم المؤمنین فی جواز التعین“ ہے کسی کا رخیہ کے لئے یونہی میلاد شریف کے لئے وقت اور دن و تاریخ مقرر کرنا مسنون اس کو ناجائز کہنا اجتہادِ رجب کی جہالت و بے دینی ہے، رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا و ذکر ہم باپیام اللہ یعنی بنی اسرائیل کو وہ دن بھی یاد دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نعمتیں اتاریں جیسے غرق فرعون، من و سلوئی کا نزول وغیرہ (خزائن عرفان) معلوم ہوا کہ جن دنوں میں رب تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمت دے ان کی یادگار منانے کا حکم ہے۔ مشکوٰۃ کتاب الصوم باب صوم المتطوع فصل اول میں ہے:

مثل رسول اللہ ﷺ عن صوم يوم الاثنين فقال فيه ولدت و فيه انزلت نطفی

حضور علیہ السلام سے دو شنبہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اسی دن ہم پیدا ہوئے اور اسی دن ہم پر وحی کی ابتداء ہوئی۔ ثابت ہوا کہ دو شنبہ کا روزہ اس لئے سنت ہے کہ یہ دن حضور علیہ السلام کی ولادت کا ہے اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں یادگار منانا سنت ہے اس لئے دن مقرر کرنا سنت ہے۔ حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی میں عبادت کرنا سنت ہے۔ عبادت خواہ بدنی ہو جیسے کہ روزہ اور

نوافل یا مالی جیسے کہ صدقہ و خیرات تقسیم شیرینی وغیرہ، مشکوٰۃ شریف یہ ہی باب فصل ثالث میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام مدینہ پاک میں تشریف لائے تو وہاں یہودیوں کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب نے فرعون سے نجات دی تھی ہم اس کے شکر یہ میں روزہ رکھتے ہیں۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

فنحن احق و اولی بموسی منکم

ہم موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ قریب ہیں فصامہ و امر بصیامہ خود بھی اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا چنانچہ اول اسلام میں یہ روزہ فرض تھا اب فرضیت تو منسوخ ہو چکی مگر استحباب باقی ہے اسی مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ عاشورہ کے روزے کے متعلق کسی نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس میں یہود سے مشابہت ہے تو فرمایا کہ اچھا سال آئندہ اگر زندگی رہی تو ہم دو روزے رکھیں گے یعنی چھوڑا نہیں بلکہ زیادتی فرما کر مشابہت اہل کتاب سے بچ گئے نیز اللہ تعالیٰ کی عبادت جس وقت کی جائے روا ہے لیکن نہ نمازوں کی رکعتیں مختلف کیوں ہیں فجر میں دو مغرب میں تین عصر وغیرہ میں چار وہاں جواب دیا ہے کہ یہ نمازیں گزشتہ انبیاء کی یادگاریں ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں آکر رات دیکھی تو پریشان ہوئے صبح کے وقت دو رکعت شکر یہ ادا کیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل کا فدیہ دینے پایا لخت جگر کی جان بچی قربانی منظور ہوئی، چار رکعت شکر یہ ادا کیں۔ وغیرہ وغیرہ معلوم ہوا کہ نماز کی رکعت بھی دیگر انبیاء کی یادگاریں ہیں۔ حج و زکوٰۃ و خیر و اسماعیل و ابراہیم علیہم السلام کی یادگار ہے اب نہ

تو وہاں پانی کی تلاش ہے اور نہ شیطان کا قربانی سے روکنا مگر صفا و مروہ کے درمیان چلنا پھرنا، منیٰ میں شیطان کو نکر مارنا بدستور ویسے ہی موجود ہے محض یادگار کے لئے۔ اور ان تمام عبادات میں تعین ہی تعین ہے۔

ماہ رمضان خصوصاً شب قدر اس لئے افضل ہوئے کہ ان میں قرآن کریم کا نزول ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

اور فرماتا ہے:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

جب قرآن کے نزول کی وجہ سے یہ مہینہ اور یہ رات تا قیامت اعلیٰ ہو گئے تو صاحب قرآن ﷺ کی ولادت پاک سے تا قیامت ربیع الاول اور اس کی بارہویں تاریخ اعلیٰ و افضل ہو گئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پر ربانی انعام ہوئے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش، انہیں سجدہ، ان کا دنیا میں آنا، نوح علیہ السلام کی کشتی پار لگنا، یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا، یعقوب علیہ السلام کا اپنے فرزند سے ملنا، موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے نجات پانا، پھر آئندہ قیامت کا آنا یہ سب جمعہ کے دن ہے۔ لہذا جمعہ سیدالایام ہو گیا۔

اسی طرح برعکس کا حال ہے کہ جن مقامات اور جن تاریخوں میں قوموں پر عذاب آیا ان سے ڈرو منگل کے دن فصد نہ لو کہ یہ خون کا دن ہے۔ اسی دن ہابیل کا قتل ہوا اسی دن حضرت حوا کو حیض شروع ہوا دیکھو ان دنوں میں یہ واقعات ایک بار ہو چکے ہیں مگر

ان واقعات کی وجہ سے دن میں عظمت یا حقارت ہمیشہ کے لئے ہو گئی۔

معلوم ہوا کہ بزرگوں کو خوشی یا عبادت کی یادگاریں منانا عبادت اور وہ بھی تعین کر کے اگر کسی چیز کا مقرر کرنا ناجائز ہو جائے تو مدرسہ کی تاریخ امتحان مقرر کرنا تعطیل کے ماہ شعبان کا عشرہ تا شوال عشرہ اولیٰ دورہ تفسیر و دورہ احادیث، حدیث کی تاریخ امتحان مقرر، تعطیل کے لئے ماہ رمضان مقرر، دستار بندی کے لئے دورہ مقرر مدرسین کی تنخواہ مقرر، کھانا اور سونے کے لئے وقت مقرر، جماعت کے لئے گھنٹہ اور منٹ مقرر، نکاح و ولیمہ اور عقیقہ کے لئے تاریخیں مقرر، میلاد شریف کو شرک کرنے کے شوق میں اپنے گھر کو تو آگ نہ لگاؤ یہ تاریخیں محض عادت کے طور پر مقرر کی جاتی ہیں یہ کوئی بھی نہیں سمجھتا کہ اس تاریخ کے علاوہ اور تاریخ میں محض میلاد جائز ہی نہیں، یوپی میں ہر مصیبت کے وقت کسی کے انتقال کے بعد میلاد شریف کرتے ہیں، کٹھیاواڑ میں خاص شادی کے دن میت کے تیجہ دسویں چالیسویں کے دن میلاد شریف کرتے ہیں پھر ماہ ربیع الاول میں ہر جگہ پورے ماہ میلاد شریف ہوتے رہتے ہیں۔ سوائے دیوبند کے ہر جگہ دستور ہے بلکہ شاگیا ہے کہ وہاں بھی عام باشندے میلاد شریف برابر کرتے ہیں۔

انتباہ:

خیال رہے کہ دن یا جگہ مقرر کرنا چند وجہ سے منع ہے ایک یہ کہ وہ دن یا جگہ کسی بت سے نسبت رکھتی ہو جیسے ہولی، دیوالی کو اس کی تعظیم کے لئے دیگ پکانے یا مندر جا کر صدقہ کرے اسی لئے مکھوۃ شریف باب اندر میں ہے کہ کسی نے بوانہ میں

اونٹ ذبح کرنے کی نیت کی، تو فرمایا، کیا وہاں کوئی بت یا کفار کا میلہ تھا، عرض کیا نہیں، فرمایا جا اپنی نذر پوری کر، یا اس تعین میں کفار سے مشابہت ہو، یا اس تعین کو واجب جانے اس لئے مشکوٰۃ باب صوم الفل میں ہے کہ صرف جمعہ کے روزے سے منع فرمایا گیا کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے یا اسے واجب جاننا منع ہے یا جمعہ کا دن ہے اسے روزے کا دن نہ بناؤ۔

مخالفین کے اعتراض سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس کوئی دلیل حرمت موجود نہیں یوں ہی ایک ضد پیدا ہو گئی ہے اس لئے محض قیاسات باطلہ سے حرام کہتے ہیں مگر یاد رہے۔

مٹ گئے ملتے ہیں مٹ جائیں گے اعتبار سے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چہ چا تیرا

سوال نمبر ۲۰

میلا دشریف میں کون سی عبادت کرنی چاہئے؟

جواب:..... کوئی خاص عبادت منقول نہیں البتہ اس موقع پر حضور سرور عالم ﷺ کے معجزات و کمالات اور سیرت مبارکہ کے بیان کی محافل قائم کی جائیں بہتر ہے۔

سوال نمبر ۲۱

کیا بارہ ربیع الاول کو روزہ رکھنا چاہئے؟

جواب:..... ہاں روزہ رکھنے میں حرج نہیں نفلی روزے ہر وقت رکھے جاسکتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۲

میلا دشریف کے باہر کت رات و دن میں نوافل پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:..... جتنا چاہیں نوافل پڑھیں وہاں اوقات علماء کرام سے سمجھ لیں۔

سوال نمبر ۲۳

میلا دشریف کی کوئی خاص عبادت ہے؟

جواب:..... میلا دشریف میں کوئی خاص عبادت شرعاً مقرر نہیں۔

سوال نمبر ۲۴

میلا دشریف میں نفلی عبادت بدعت تو نہیں؟

جواب:..... ہمارے نزدیک کوئی عبادت نفلی بدعت نہیں اصل اباحت ہے اسی لئے اسی قاعدہ پر آپ بے شک نوافل پڑھیں۔

سوال نمبر ۲۵

کیا حضور ﷺ نے اپنا میلا منایا؟

جواب:..... جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ میلا دشریف حضور سرور عالم ﷺ کے اوصاف جمیلہ اور سیرت مبارکہ اور معجزات و کمالات بیان کرنے کا نام ہے تو اس طرح حضور نبی پاک ﷺ نے بھی اپنا میلا دشریف منایا ہے۔ آپ ﷺ نے مجمع صحابہ کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر اپنی ولادت پاک اور اپنے اوصاف

بیان فرمائے جس سے معلوم ہوا کہ میلاد شریف پڑھنا سنت رسول ﷺ بھی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ جلد دوم باب فضائل سید المرسلین فضل ثانی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا شاید حضور ﷺ تک خبر پہنچی تھی کہ بعض لوگ ہمارے نسب پاک میں طعن کرتے ہیں:

فقال النبي ﷺ على المنبر فقال من انا

پس منبر پر قائم فرما ہو کر پوچھا تاؤ میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ ہیں فرمایا میں محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہوں اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ہم کو بہترین مخلوق میں سے کیا پھر ان کے دو حصے کئے عرب و عجم، ہم کو ان کے بہتر یعنی قریش میں سے کیا۔

پھر قریش کے چند خاندان بنائے ہم کو ان میں سب سے بہتر خاندان یعنی بنی ہاشم میں سے کیا۔ اسی مشکوٰۃ اسی فصل میں ہے کہ ہم خاتم النبیین ہیں اور ہم حضرت ابراہیم کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہیں جو کہ انہوں نے ہماری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور چکا جس سے شام کی عمارتیں ان کو نظر آئیں ان میں حضور ﷺ نے اپنا نسب نامہ اپنے نعت شریف، اپنی ولادت پاک کا واقعہ بیان فرمایا۔

میلاد شریف میں آجکل یہی ہوتا ہے ایسی صد ہا احادیث پیش کی جاسکتی ہیں اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ بہت سے امور خود سرکار دو عالم ﷺ اور صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم اور بعد کے زمانوں میں ہوتے رہے اس طرح سے پھر نام بدلتے رہے نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔

(تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ”میلاد شریف کی شرعی حیثیت“)

سوال نمبر ۲۶

کیا حضور ﷺ کے سامنے کسی نے ذکر میلاد کیا؟

جواب:..... حضور پاک ﷺ نے خود منبر بچھا کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سنی (بخاری) اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قصیدہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے اس قصیدہ عباسیہ کی فقیر نے شرح لکھی ہے۔

سوال نمبر ۲۷

کیا صحابہ کرام نے ذکر میلاد کیا؟

جواب:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے پاس جا کر فرمائش کرتے تھے کہ ہم کو حضور علیہ السلام کی نعت شریف سناؤ چنانچہ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ فصل اول میں ہے کہ مجھے حضور علیہ السلام کی وہ نعت سناؤ جو کہ تورات شریف میں ہے انہوں نے پڑھ کر سنائی اسی میں ہے کہ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ ہم حضور پاک ﷺ کی نعت یوں پاتے ہیں محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہوں گے میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ کج خلق، نہ سخت طبیعت، ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ان کی ہجرت طیبہ میں، ان کا ملک شام میں ہوگا،

ان کی امت خدا کی بہت حمد کرے گی کہ رنج و خوشی ہر حال میں خدا کی حمد کرے گی۔

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

سوال نمبر ۲۸

کیا ذکر میلاد کا ثبوت قرآن کریم میں ہے؟

جواب:..... حقیقت بین نگاہ سے سارا قرآن ہی قصیدہ رسول ﷺ ہے۔ علماء کرام نے اس کے اثبات میں مستقل تصانیف فرمائی۔ حضرت مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک معمولی سی جھلک شان حبیب الرحمن کے مقدمہ میں دکھائی ہے پھر چند آیات میں مختصر اور جامع بیان قلمبند فرمایا ہے چند آیات ملاحظہ ہوں:

وَ اذْكُرْ وَ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور حضور کی تشریف آوری اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ میلاد پاک میں اسی کا ذکر ہے لہذا محفل میلاد کرنا اس آیت پر عمل ہے۔

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو اور حضور علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے کہ رب تعالیٰ نے اس پر احسان بتایا ہے اس کا چرچا کرنا اسی آیت پر عمل ہے آج کسی کا فرزند پیدا ہو تو ہر سال تاریخ

پیدائش پر سالگرہ کا جشن کرتا ہے کسی کو سلطنت ملے تو ہر سال اسی تاریخ پر جشن و جلوس مناتا ہے تو جس تاریخ کو دنیا میں سب سے بڑی نعمت آئی اس پر خوشی منانا کیوں منع ہوگا؟ خود قرآن کریم نے حضور علیہ السلام کا میلاد جگہ جگہ ارشاد فرمایا۔ فرماتا ہے

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ اِلٰی

اے مسلمانوں تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لے آئے۔ اس میں تو ولادت کا ذکر ہوا۔ پھر فرمایا:

وَمِنْ اَنْفُسِكُمْ

حضور نبی پاک ﷺ کا نسب نامہ بیان ہوا کہ وہ تم میں سے ہیں۔

۳..... اہل علم نے سورہ یونس کی آیات مبارکہ ذیل سے حضور ﷺ کی تشریف آوری پر اظہار خوشی کا استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

(یونس پ ۱۱ آیت ۵۷، ۵۸)

”اے لوگو! تحقیق آئی ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، اور جو کچھ سینوں میں ہے اس کے لئے شفاء اور ہدایت اور رحمت مؤمنین کے لئے

اے نبی آگاہ کر دو کہ تم اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پہ خوشی کا اظہار کیا کرو۔
کیونکہ اس کا فضل ہر اس شے سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو۔

فائدہ:..... ان آیات نے واضح طور پر یہ اصول دے دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر فضل اور رحمت کے حصول پر فرحت و خوشی کے اظہار کا حکم ہے۔ مثلاً قرآن و اسلام بلکہ ہر خیر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر جتنی بھی خوشی کی جائے کم ہے۔ چونکہ حضور پاک ﷺ کی ذات تمام مخلوق پر سب سے بڑی مہربانی، فضل بلکہ فضل و رحمت کا واسطہ اور سرچشمہ ہے اس لئے آپ کی آمد پر ان تمام سے بڑھ کر مومن کو خوشیاں منانی چاہئیں اور محفل میلاد اجتماعی طور پر اسی خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے۔ مخالفین محفل میلاد اس استدلال کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں یہاں فضل اللہ اور رحمت اللہ سے مراد فقط اسلام اور قرآن ہی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس مراد لینا درست نہیں۔ شیخ اسماعیل بن محمد انصاری نے اس استدلال کا رد ان الفاظ میں کیا ہے:

اما الاستدلال بقول الله تعالى قل بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا على مشروعيه الاحتفال بالمولد النبوي فمن قبيل حمل كلام الله تعالى على مالم يحمله السلف الصالح والدعاء الى العمل به على غير الوجه الذي مضوا عليه في العمل به فهو امر لا يليق

(القول الفصل في حكم الاحتفال)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

سے محفل میلاد پر استدلال اللہ تعالیٰ کے کلام کو ایسے معنی پر محمول کرنا ہے جس پر اسلاف نے محمول نہیں کیا اور ایسے عمل کی طرف دعوت ہے جس کے خلاف عمل رہا اور یہ چیز ہرگز مناسب نہیں اس پر دلیل کے طور پر امام شاطبی، ابن عبدالبہادی اور شیخ محمد بن موصلی کے اقوال سے استدلال کیا کہ اسلاف سے جو آیت کا معنی منقول ہو وہی معتبر ہوگا اس کے علاوہ گنجائش نہیں اسلاف سے منقول کونسا معنی ہے اس بارے میں شیخ ابن قیم کے حوالے سے لکھا:

وقد دارت اقوال السلف على ان فضل الله ورحمة (في هذه الآية) الاسلام والسنة

(القول الفصل)

اسلاف کے اقوال اسی کے اندر دائرہ ہیں کہ اس آیت میں فضل اللہ اور رحمت سے مراد اسلام اور سنت ہے۔

سوال نمبر ۲۹

ذکر میلاد کا ثبوت حدیث میں ہے؟

جواب:..... گزشتہ اوراق میں حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے میلاد شریف کا احادیث سے ثبوت تو ہے۔

سوال نمبر ۳۰

حضور علیہ السلام کے دادا نے کیا خوشی منائی میلا دپر؟

جواب: روایت ہے حضرت عبدالمطلب آپ کے دادا فرماتے ہیں کہ اسوقت میں کعبہ شریف میں تھا ایک بارگی دیکھا تھا کعبۃ اللہ اپنی جگہ سے ہلا اور خوشی میں جھومنا پھر چار دیواری کے ساتھ جھکا اور مقام ابراہیم علیہ السلام میں سجدہ کیا اور اپنی جگہ دیواریں کھڑی ہو گئیں اور دیواروں سے دفعۃً یہ آواز تکبیر بلند ہوئی اللہ کے مقبول محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے جس نے ان کی زیارت کی اس کے لئے سعادت ہے اور اپنی مراد کو پانچا پھر حضرت عبدالمطلب نے کوہ صفا کی طرف نگاہ کی تو وہ بھی کبھی بلند کبھی پست مارے خوشی کے ہوتا تھا اور کوہ مروہ کی طرف دیکھا تو وہ بھی جوش مسرت سے اسی طرح مضطرب تھا اب یہ غیب کی آواز سن کر اور یہ کیفیات عجیب و غریب دیکھ کر حیران اور پریشان کھڑے تھے کہ ایک آدمی گھر سے بلانے آیا اور کہا اے مکہ کے سردار! بشارت ہو تم کو تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے کہ جس کے نور سے تمام مکان روشن ہو گیا اور خوشبو سے بس گیا اور مکہ کی گلی گلی چمک گئی اور مہک گئی یہ سن کر حضرت عبدالمطلب مکان کی طرف خوشی خوشی تشریف لائے اور حضرت آمنہ سے پوچھا کہ اس واقعہ سے حیران ہوں۔ خیال کیا کہ شاید خواب دکھتا ہوں لیکن نیند کا اثر آنکھوں میں بالکل نہیں اس لئے اس طرف آیا ہوں کہ یہ بات سچ ہے یا میرا خواب و خیال ہے حضرت آمنہ نے فرمایا سب سچ ہے اور جو عجائبات نظر سے گزرے تھے وہ

سب بیان کئے تو حضرت عبدالمطلب نے بکمال شوق دیکھنا چاہا، حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں ہے محافظان غیب سے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے ان کی زیارت سے مشرف نہ ہو لیں اس وقت تک اور کسی کو اجازت نہ ہوگی یہ سن کر حضرت عبدالمطلب ناخوش ہونے لگے ناچار حضرت آمنہ نے اس طرف اشارہ کیا جہاں آپ جلوہ فرماتے تھے، عبدالمطلب نے اس طرف قدم بڑھایا فوراً ایک شخص غیب سے تلواریں کھینچ کر سامنے آیا اور سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ڈر کر کاہنے لگے اور اٹھے ہٹ آئے ہر چند یہ ماجرا قریش سے بیان کرنا چاہا لیکن زبان نے کام نہ دیا مجبوراً چپ رہے۔

(میلا داکبر)

سوال نمبر ۳۱

اور کسی رشتہ دار نے ولادت با سعادت کی خوشی منائی؟

جواب: روایت ہے کہ آپ کی پھوپھی بی بی صفیہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت میں حاضر تھی اس وقت تمام مکان روشن ہو گیا اور اس کی روشنی میں میں نے چھ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں ایک تو آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور یارب امتی فرمایا دوسرے آپ کا نور چراغ پر غالب تھا تیسرے میں نے چاہا کہ آپ کو نہلاؤں تو غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ تو تکلیف نہ کر ہم نے اپنے حبیب کو دنیا میں پاک و طاف بھیجا ہے چوتھے آپ ختنہ کئے ہوئے پیدا

ہوئے پانچویں آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت مثل آفتاب کے چمکتی تھی جس پر بخاطر نور تحریر تھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

چمٹے آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی فرمایا تھا:

اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

(میلاد گوہر)

سوال نمبر ۳۲

کیا جنگل کے جانوروں نے میلاد کی خوشیاں منائیں؟

جواب:..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں تو قریش کے چوپائیوں نے ایک دوسرے کو بشارت دی کہ قسم ہے کعبہ کے رب کی کہ آج کی رات دنیا کا سردار اور زمانہ کا چراغ اپنی ماں کے پیٹ میں آگیا اور اس رات کی صبح کو جتنے دنیا کے بادشاہوں کے تخت تھے سب اونٹھے گر گئے اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ اس رات کی صبح تمام دنیا کے بت سرنگوں ہو گئے۔

(سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۵۵)

۲..... اس دن روئے زمین کے بادشاہ گونگے ہوئے اور بات نہ کر سکے اور مشرق کے جانوروں نے مغرب کے جانوروں کو بشارت دی اسی طرح دریائی حیوانات

نے ایک دوسرے کو بشارت دی کہ ابوالقاسم کا زمین پر ظہور قریب ہو گیا ہے۔
(حجۃ اللہ از علامہ بیہانی ص ۲۲۳)

سوال نمبر ۳۳

بیت اللہ شریف نے بھی میلاد منایا؟

جواب:..... بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان واردات میں تھیں کہ خواجہ عبدالمطلب تشریف لائے اور کہا کہ میں اس وقت کعبہ میں تھا کہ یکا یک کعبہ نے مقام ابراہیم میں سجدہ کر کے کہا محمد ﷺ کا خدا بہت بڑا ہے جس نے مجھے بتوں کی پلیدی سے پاک کیا پھر میں نے دیکھا کہ جل بت جو سب سے بڑا تھا سر کے بل گرا اور ندا آئی کہ آمنہ کا بیٹا پیدا ہوا اور رحمت الہی اس پر نازل ہوئی اے آمنہ! میں ان باتوں سے حیران ہوا کہ شاید خواب ہوگا مگر ہاتھ آنکھوں پر ملا تو نیند کا اثر نہ پایا، جب تیرے گھر کی طرف متوجہ ہوا تو باب بنی شیبہ سے بطحاء کی طرف باہر آیا کوہ صفا کو اوپر اور نیچے ہوتے ہوئے دیکھا اور کوہ مروہ کو اضطراب تھا اور ادھر ادھر سے آواز آتی تھی اے قریش کے سردار! ڈرتے اور کانپتے کیوں ہو؟ لیکن میں گویائی کی قدرت نہ رکھتا تھا جب میں نے تیرے گھر کی طرف توجہ کی تاکہ فرزند ارجمند کو دیکھوں تو دہلیز پر ایک سفید پرندہ دیکھا جس نے اپنے بازو کو تیرے گھر پر بچھایا ہوا تھا اور مکہ معظمہ کے پہاڑ اس کے نور سے جلوہ گر تھے اور ایک سفید بادل نے تیرے گھر میں آنے سے مجھے روکا تھوڑی دیر ٹھہر گیا کستوری کی خوشبو کی وجہ

سے دماغ معطر ہو گیا جرات کر کے تیرے پاس پہنچا اب بتا وہ نور مقدس تیری پیشانی سے کہاں گیا بی بی نے کہا فرزند متولد ہوا اور سب مشاہدات سنائے خواجہ عبدالمطلب نے کہا کہ وہ فرزند مجھے دکھائے بی بی نے کہا تم نہیں دیکھ سکو گے مگر بتلا دیتی ہوں کہ وہ فلاں مکان میں تشریف فرما ہیں، جب خواجہ عبدالمطلب اس مکان کی طرف چلے تو یکا یک ایک با عظمت شخص نے تلوار بے نیام کئے ہوئے سامنے آ کر کہا ٹھہر جا کہ جب تک فرشتے اس کی زیارت سے فارغ نہیں ہوں گے کسی کو زیارت کی اجازت نہیں ہوگی۔ خواجہ عبدالمطلب واپس ہوئے تاکہ قریش کو خبر دیں مگر سات دن تک اس بارے میں بات نہ کر سکے۔

(معارج النبوت جلد ۲ ص ۵۵)

سوال نمبر ۳۵

لیا تابعین تبع تابعین نے میلاد منایا؟

سوال نمبر ۳۶: کیا اولیاء کرام نے میلاد منایا؟

سوال نمبر ۳۷: کیا مفسرین نے میلاد منایا؟

سوال نمبر ۳۸: کیا محدثین نے میلاد منایا؟

سوال نمبر ۳۹: کیا علمائے حق اہل سنت و جماعت نے بھی میلاد منایا؟

جوابات سوال ۳۵ تا ۳۹:

تابعین، تبع تابعین یونہی آئمہ مجتہدین اور جملہ فقہاء و محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ سب میلاد کرتے تھے صرف طریقہ کار کا فرق تھا جیسے آجکل درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا طریقہ کار ہے کہ یہ بھی ادوار سابقہ میں سے جاری ہے لیکن ان کا طریقہ کار اور تھا ہمارا اور لیکن دونوں کی حقیقت ایک یونہی میلاد شریف کو سمجھئے۔

﴿۱﴾..... علامہ سخاوی فرماتے ہیں:

لا زال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الكبار يعملون المولد

ہمیشہ اہل اسلام تمام علاقوں اور بڑے بڑے شہروں میں میلاد شریف کرتے ہیں۔

(سیرت حلبیہ ص ۸۰)

علامہ علی بن برہان الدین حلبی سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں:

وقد استخرج له الحافظ بن حجر اصلاً من السنة وكذا لحافظ السيوطي وردا على الفاكهاني طالمالكي في قول ان عمل المولد بدعة مذمومة. (انتہی)

بے شک عمل مولد کے لئے ابن حجر نے سنت سے اصل نکالی ہے اور اسی طرح حافظ سیوطی نے بھی ان دونوں نے فاکہانی مالکی پر اس کے اس قول میں سخت رد

فرمایا ہے کہ (معاذ اللہ عمل مولد بدعت مذمومہ ہے۔

(سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۸۰)

ولا زال اهل الاسلام يختلفون بشهر مولده صلى الله عليه وآله وسلم.

(ما ثبت بالنسب ص ۷۹)

اور اہل اسلام ہمیشہ مختلفین منعقد کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد مبارک کے زمانہ میں۔

علامہ احمد عابدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اهل مكة يذهبون اليه في كل عام ليلة المولد و يختلفون بذلك اعظم من احتفالهم مالا عباد

اہل مکہ ہر سال میلاد شریف کی رات حضور پاک ﷺ کے مولد شریف (جائے ولادت) میں حاضر ہو گئے ہیں اور عیدوں سے بھی بڑھ کر محفل قائم کرتے ہیں۔

(جواہر البیہار ص ۱۱۲۲)

﴿۳﴾..... حضرت شیخ زین العابدین علیہ الرحمۃ ہر جمعہ کی شب کو چند من چاول چاکر بارگاہ رسالت میں نذرانہ پیش کیا کرتے تھے لطف یہ کہ چاول کے ہر دانے پر تین مرتبہ قل هو اللہ شریف پڑھا ہوتا تھا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایام مولد میں ہر روز ایک ہزار تکہ (ایک ہزار پانچ سو) زیادہ کرتے رہے حتیٰ کہ بارہ

ربیع الاول شریف کو بارہ ہزار تکہ چاول پکاتے تھے۔

(اخبار الاخیار شریف)

نوٹ:..... فقیر نے اس کے متعلق قرن اولیٰ سے لے کر تاحال سوائے نجدیوں وہابیوں کے تفصیل وار ہر صدی کے علماء و مشائخ کی عبارات ”میلاد شریف کی شرعی حیثیت“ میں عرض کر دیا ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

سوال نمبر ۴۰

میلاد شریف کے وقت کیسے کیسے عجائبات ہوئے ہیں؟

جواب:..... ان عجائبات کے ظہور کا کیا کہنا ان گنت عجائبات ظاہر ہوئے تہر کا چند ملاحظہ ہوں:

﴿۱﴾..... جب سید عالم نور مجسم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا سیدہ آمنہ فرماتی ہیں:

فوضعت محمد او نظرت اليه فاذا هو ساجد قد رفع اصبعيه الى السماء كالمتضرع المبتهل

(درقانی ص ۱۱۲ جلد ۱)

جب حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف یوں اٹھائی ہوئی ہیں جیسے کوئی عجز و نیاز اور زاری سے دعا کر رہا ہو سجدے سے سر انور اٹھایا تو

صحیح و بلیغ زبان میں فرمایا:

لا اله الا الله انی رسول الله

(شواہد النبوة ص ۳۶)

﴿۳﴾..... پہلی روایت کرتے ہیں کہ ولادت کے وقت سب سے پہلا کلام آپ نے اپنی زبان فیضی ترجمان سے نکالا وہ..... جلال ربی الرفیع..... تھا۔

(سیرۃ نبوی ص ۳۸ جلد ۱)

اور یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے فرمایا:

الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا و سبحان الله بکرة واصیلا
(سیرۃ نبوی ص ۳۸ جلد ۱)

﴿۴﴾..... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی کے والد ماجد تحریر فرماتے ہیں:.....

”بعض روایات میں ہے جناب الہی میں عرض کیا:

یا رب ہب لی امتی

خدا یا میری امت مجھے بخش دے خطاب ہوا:

وکفبتک امتک با علی ہمتک

میں نے تیری امت بسبب تیری بلند ہمت کے تجھے بخشی، پھر فرشتوں سے ارشاد ہوا:

اشہد وایا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتہ عند الولادة فکیف

ینساها یوم المقیامۃ

اے فرشتو گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہیں بھولا تو قیامت کے دن کب بھولے گا۔

(سرور القلوب ص ۳۱ و تاریخ انجیس جلد اول صفحہ ۲۰۳)

﴿۵﴾..... حضرت عبدالمطلب کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ اچانک کعبہ نے مقام ابراہیم پر سجدہ کیا، عرض کی مولا تیرا لاکھ شکر ہے وہ رسول پیدا ہو گئے جن کے صدقے مجھے آباد ہونا ہے اور بتوں سے پاک ہونا ہے۔

جس کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی

ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ سجدہ میں گرا

تیری بیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

اس کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

سوال نمبر ۴۱:

حضور علیہ السلام کے میلاد کا کس کس کو انتظار تھا؟

جواب:..... چونکہ حضور سرور عالم ﷺ کا ذکر خیر اور چہ چاہر دور میں رہا اسی کی تفصیل فقیر نے رسالہ چہ چا محمد ﷺ کا میں لکھی ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام کی آمد کا انتظار ہر ذی شعور کو تھا۔

مدارج النبوة وغیرہ میں فرمایا کہ سارے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبریں دیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان تو قرآن میں بھی نقل فرمایا:

وَمَبْشَرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

میں ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام پاک احمد ہے۔ سبحان اللہ بچوں کے نام پیدائش کے ساتویں روز ماں باپ رکھتے ہیں مگر ولادت پاک سے 570 سال پہلے مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کا نام احمد ہے ہوگا نہ فرمایا معلوم ہوا کہ ان کا نام پاک رب تعالیٰ نے کب رکھا؟ یہ تو بس رکھنے والا جانے یا جس کا نام رکھا گیا انجیل برنباس شریف کے سولہویں باب میں ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے فصیح و بلیغ وعظ فرمایا کہ لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں دلوں میں امید و خوف کے دریا موجیں مارنے لگے ایک عورت خوشی میں کھڑی ہو کر بولی کہ مبارک ہے وہ ماں جس کے پستان اے مسیح تو نے چو سے مبارک ہے وہ گود جس میں اے روح اللہ تم کھیلے آپ نے فرمایا کہ بے شک واقعی میری ماں بھی مبارک ہے مگر میری ماں سے بڑھ کر ایک ماں دنیا میں آنے والی ہے جس کی گود میں نبیوں کا سردار رسولوں کا تاجدار اللہ کا آخری پیغمبر کھیلے گا۔

کسی نے پوچھا اس کا نام اور کام کیا ہوگا؟ اس پر حضرت مسیح روح اللہ

نے حضور علیہ السلام کے اوصاف بیان کئے حتیٰ کہ فرمایا ان کا نام محمد اور احمد ہوگا اس پر سارے مجمع میں شور مچ گیا اے محمد تو آ جا ہمیں اپنا جمال دکھا جا۔

نوٹ:..... اس قسم کے واقعات کو جمع کر کے فقیر نے ایک کتاب لکھی ”آدم تا ایدم“

حضرت وہب حضور پاک ﷺ کے نانا جان فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا حضرت عبداللہ کو آسمان سے نوری فرشتوں نے آ کر ان یہودیوں سے بچایا جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کی شادی ہوئی تو وہ نور پاک جناب کی جھولی میں آیا تو آپ خود فرماتی ہیں مجھے ہر ماہ کسی نہ کسی پیغمبر کی زیارت ہوتی اور وہ فرماتے آمنہ تجھے مبارک ہو تم امام المرسلین کی ماں بننے والی ہو، کائنات کی ہر چیز نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی فاطمہ نامی ایک عورت نے سابقہ کتب سے سن لیا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عبداللہ والد ہوں گے اس نے کئی بار عرض کی اے عبداللہ مجھ سے شادی کر لو، آپ نے فرمایا اپنی مرضی نہیں کرتا بلکہ والدین کی رضا چاہتا ہوں، جب حضرت آمنہ سے آپ کی شادی ہو گئی، زفاف شریف کے بعد آپ کا اس عورت کے پاس سے گزر ہوا وہ بولی آپ نے شادی کس سے کی فرمایا آمنہ سے وہ بولی آپ اسے مبارک دینا کہ وہ آخر الزمان نبی کی والدہ بننے والی ہے میں بھی یہی خواہش رکھتی تھی جو کہ پوری نہ ہوئی مگر:

وہ جس کے نور سے تیری چمکتی تھی یہ پیشانی

اس کی تھی میں طالب اور اس کی تھی میں دیوانی

مگر میں رہ گئی محروم قسمت میری پھوٹی ہے

سنا ہے وہ نعمت آمنہ نے تجھ سے لوٹی ہے

پہلے ماہ آدم علیہ السلام کی زیارت دوسرے مہینے شیث علیہ السلام کی تیسرے مہینے نوح علیہ السلام، چوتھے مہینے ادریس علیہ السلام پانچویں مہینے ہود علیہ السلام چھٹے مہینے ابراہیم علیہ السلام، ساتویں مہینے اسماعیل علیہ السلام، آٹھویں مہینے موسیٰ علیہ السلام، نویں مہینے عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، اور ہر نبی نے آکر کہا آمنہ تجھے مبارک ہو تیری گود میں خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین کائنات کی ہر چیز کا نبی آنے والا ہے بی بی پاک فرماتی ہیں مجھے نو ماہ کوئی کسی قسم کی تکلیف تک نہ ہوئی جو دوران حمل عورتوں کو ہوتی ہے۔

(خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۴۷، خیر الموائس جلد ۱ ص ۱۶۰)

حضرت جبریل علیہ السلام نے بھی بارگاہ حضرت آمنہ میں عرض کی:

دی خبر آمنہ کو یہ جبریل نے تیرے گھر انبیاء کا امام آئے گا

سوال نمبر ۴۲

حضور پاک ﷺ کے میلاد سے سب سے زیادہ تکلیف کس کو ہوئی؟

جواب:..... ابلیس کو، چنانچہ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ خصائص کبریٰ جلد ۱ ص ۵۱۰ مکرّمہ سے روایت کرتے ہیں جب آپ پیدا ہوئے تو ساری زمین نور سے چمک گئی اور ابلیس بولا آج رات ایک بچہ پیدا ہوا ہے اب ہمارا کام مشکل ہوگا۔ ولادت سعادت کے وقت ابلیس غمگین و پریشان آواز کے ساتھ رو

دیا اور جب ارادہ بد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہونا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کو ایک ایسی ٹھوکر لگائی وہ عدن میں جاگرا۔ (سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۶۵)

سوال نمبر ۴۳

اور آج کس کو زیادہ تکلیف ہے میلاد شریف سے؟

جواب:..... نجدی وہابی، دیوبندی اور ان کے ہمنوا فرقوں کو یہ مسئلہ تحریک وہابیت کی زد میں اسی لئے آگیا کہ اس نے ترکوں کے خلاف انگریز کو دکھانا تھا کہ ان کا کامل مکمل باغی ہوں ورنہ اس سے قبل اس کا امام ابن تیمیہ و ابن اکثیر وغیرہ منکر نہ تھے آج تک اسی رفتار میں ہے لیکن عاشقان مصطفیٰ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال ہے کہ جتنا روکتے ہیں میلاد شریف کا چرچا زیادہ ہو رہا ہے۔

سوال نمبر ۴۴

ہم میلاد شریف میں کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کرتے ہیں اس کا ثبوت کیا ہے؟

جواب:..... بیٹھی شے تقسیم کرنا اس لئے مرغوب ہے کہ حدیث شریف میں ہے:

كان النبي ﷺ يحب حلوا

حضور نبی پاک ﷺ بیٹھی شے سے محبت کرتے تھے اور دوسری حدیث میں ہے:

ان المؤمنين حلوا الحلواء

مومن بیٹھا ہے بیٹھے سے محبت کرتا ہے۔

سوال نمبر ۴۵

کیا حضور علیہ السلام نے ذکر میلاد کا حکم دیا ہے؟

جواب:..... حضور نبی کریم اللہ ﷺ اپنے کمالات سن کر خوش ہوتے اور سنانے والے کو انعامات سے نوازتے۔ فقیر نے اس موضوع پر رسالہ لکھا ہے ”نعت خوانی پر انعام نبوی“ (مثلاً) حضرت حسان رضی اللہ عنہ نعتیہ اشعار و کفار کی مذمت منظور کر کے حضور علیہ السلام کی خدمت میں لاتے تھے تو حضور نبی پاک ﷺ ان کے لئے مسجد میں منبر بچھوا دیتے تھے حضرت حسان رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہو کر نعت شریف سنایا کرتے تھے اور حضور پاک ﷺ دعائیں دیتے تھے کہ اللہم ایدہ بروح القدس اے اللہ حسان رضی اللہ عنہ کی روح القدس سے امداد کر۔ (دیکھو مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب الشعر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعت گوئی اور نعت خوانی ایسی اعلیٰ عبادت ہے کہ اس کی وجہ سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مجلس مصطفیٰ علیہ السلام میں منبر دیا گیا۔ ابوطالب نے نعت لکھی خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں ہے کہ صاحب قصیدہ بردہ کو فالج ہو گیا تھا کوئی علاج مفید نہ ہوتا تھا آخر کار قصیدہ بردہ شریف لکھا رات کو خواب میں حضور پاک ﷺ کی خدمت میں کھڑے ہو کر سنایا شفا بھی پائی اور انعام میں چادر مبارک بھی ملی، نعت شریف سے دین و دنیا کی نعمتیں ملتی ہیں۔ مولانا جامی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، غوث پاک رضی اللہ عنہ غرض کہ

سارے اولیاء و علماء نے نعتیں لکھی اور پڑھی ہیں ان حضرات کے قصائد نعتیہ مشہور ہیں۔

سوال نمبر ۴۶

کیا میلاد شریف کرنا شرک ہے؟

جواب:..... ایسا سوال کوئی جاہل کر سکتا ورنہ حاضر ہے کہ میلاد پیدائش کو کہتے ہیں اور شرک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کا نام ہے تو بقول اس کے کیا خدا تعالیٰ کی بھی ولادت ہوئی..... (معاذ اللہ)

سوال نمبر ۴۷

کیا میلاد شریف کرنا بدعت ہے؟

جواب:..... میلاد شریف کو بدعت کہنا نادانی ہے ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ اصل میلاد سنت الہیہ، سنت انبیاء، سنت ملائکہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنت صحابہ کرام، سنت سلف صالحین اور عام مسلمانوں کا معمول ہے پھر بدعت کیسا؟ اور اگر بدعت ہو بھی تو ہر بدعت حرام نہیں ہوتی بلکہ بدعت واجب بھی ہوتی ہے اور مستحب بھی جائز بھی حرام بھی ہوتی ہے۔ اور مکروہ و حرام بھی، ہم بارہا کہہ چکے اور لکھ چکے، کہ یہ محفل بدعت حسنہ مستحب ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیونکر حرام ہو سکتا ہے؟ یہ بدعت کا فتویٰ ان کا بڑا پرانا ہے اب وہ تھک بار چکے۔ علماء کرام نے بے شمار اس موضوع پر کتابیں لکھیں اور ثابت کر دکھایا کہ

جس قاعدہ سے وہ اہلسنت کے معمولات کو بدعت کہتے ہیں اس قاعدہ پر ہزاروں بدعات کے وہ خود مرتکب ہیں۔ فقیر نے اس کی مثالیں رسالہ ”بدعت ہی بدعت“ میں لکھ دی ہیں۔

سوال نمبر ۴۸

کیا میلاد شریف کرنا عیسائیوں کے طریقے کی نقل ہے؟

سوال نمبر ۴۹

کیا میلاد شریف کرنا ہندوؤں کے طریقے کی نقل ہے؟

جواب:..... یہ بھی مخالفین کی ایک شرارت ہے ورنہ غیر مسلموں سے ہر تشبیہ برا نہیں بلکہ بری باتوں میں یا ان چیزوں میں تشبیہ حرام ہے جسے اسلام نے ان کا قوی یا مذہبی نشان قرار دیا ہو (اور ہم بھی اسی طرح کریں) نیز تشبیہ اور اشتراک میں بڑا فرق ہے۔ دیکھو! یہ تک ہمارے آقا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشورہ کے دن ایک ہی روزہ رکھا اس روزے کو حرام نہ کہا دوم تھوڑے فرق سے تشبہ اٹھ جاتا ہے بظاہر اشتراک اگرچہ رہے تشبہ کے بہانے عبادت بند نہ کرو۔ نجدی مولوی اس کو غیر مسلموں کے تہوار سے تشبہ دیکر گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ کیا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ غیر مسلموں کی لمبی لمبی ناف رسیدہ داڑھیوں سے متاثر ہو کر تم نے بھی رکھ لی ہیں؟ وہ بھی سالانہ عید مناتے ہیں مسلمانوں نے بھی شروع کر دیئے۔

سوال نمبر ۵۰

کیا میلاد شریف دیوبندیوں نے بھی منایا ہے؟

جواب:..... دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمتہ اللہ علیہ کا میلاد و قیام مشہور ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”مشرّب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں“ پس ان تخصیصات کو اگر کوئی شخص عبادت مقصود نہیں سمجھتا بلکہ فی نفسہ مباح جانتا ہے مگر ان کے اسباب کو عبادت جانتا ہے اور ہیئت مسبب کو مصلحت سمجھتا ہے تو بدعت نہیں جانتا مثلاً تمام کولڈ اتھا عبادت نہیں اعتقاد کرتا مگر تعظیم رسول ﷺ کو عبادت جانتا ہے اور کسی مصلحت سے اس کی ہیئت معین کر لی اور مثلاً تعظیم ذکر کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے کسی مصلحت سے خاص ذکر ولادت کا وقت مقرر کر لیا مثلاً ذکر سے بارہ رنج الاول مقرر کر لی تو ہرگز کوئی منع نہیں

(فیصلہ مفت مسئلہ ص ۵)

اور بوقت ضرورت دیوبندی ملوانے میلاد و جلوس وغیرہ میں شریک ہوتے چند مثالیں! احتفظ ہوں۔

﴿۱﴾..... اتحاد کے دنوں میں مفتی محمود اور مولوی محمد یوسف بنوری اور دوسرے اکابر علماء دیوبند نے میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شرکت کی اس کے علاوہ

جمیعت الہدیہ کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام ۱۱۴ گست ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ میلاد النبی منانے والے ”شیطان کے بھائی اور خدا رسول کے دشمن ہیں اور اس دن دکانیں بند رکھنے والے دنیاوی نقصان کے ساتھ اخروی نقصان بھی کرتے ہیں۔ ملخصاً، جماعت الہدیہ کا خصوصی ترجمان ہفت روزہ تنظیم الہدیہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ کی اشاعت میں لکھتا ہے:

”میلاد النبی بدعت کبریٰ ہے اس کا شریعت حصہ میں کوئی اصل و ثبوت نہیں اور شرعاً اس کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی“

سوال نمبر ۵۲

میلاد شریف کی رات افضل ہے یا شب قدر؟

جواب:..... اس مسئلہ میں فقیر کا رسالہ ہے ”لیلۃ المولود افضل من لیلۃ القدر“ یہاں صرف ایک حوالہ حاضر ہے:

امام الحدیث علامہ احمد بن محمد القسطلانی شافعی المصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب میلاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب قدر سے بھی افضل ہے اس لئے کہ میلاد کی شب خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر رحمۃ اللہ علیہ کو عطاء کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات اقدس سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل قرار پائے گی جو آپ کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں۔ لہذا شب میلاد

شب قدر سے افضل ہوئی، دوسری وجہ افضل ہونے کی یہ ہے کہ لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بنفس نفیس حضور پاک ﷺ کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی۔ تیسری وجہ لیلۃ المیلاد کے افضل و اکرم ہونے کے یہ ہے کہ شب قدر میں حضور اکرم ﷺ کی امت پر فضل و احسانات ہے اور شب میلاد میں تمام موجودات پر فضل و احسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو رحمتہ اللعالمین بنایا ہے تو آپ کی وجہ سے اللہ کی نعمتیں تمام مخلوق پر عام ہو گئیں پس شب میلاد بلحاظ نفع شب قدر سے زیادہ ہے لہذا شب میلاد افضل ہے۔ اے میلاد کے مبارک مہینے تو کس قدر افضل و اشرف ہے اور تیری راتوں کی حرمت کتنی دافر ہے گویا وہ راتیں عقد زمانہ میں انوار کے موتی ہیں۔

(زرقاتی علی المواہب ص ۳۵ جلد ۱)

آنچہ خواہاں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کے نزدیک مندرجہ ذیل فضائل و کمالات عطاء ہوئے:

- | | | |
|----------------------|----------------------|---------------------|
| ۱..... خلق آدم، | ۲..... معرفت شیت، | ۳..... شجاعت نوح، |
| ۴..... خلعت ابراہیم، | ۵..... لسان اسماعیل، | ۶..... رضائے اسحاق، |
| ۷..... فصاحت صالح، | ۸..... حکمت لوط، | ۹..... بشری یعقوب، |
| ۱۰..... شدۃ موسیٰ، | ۱۱..... صبر ایوب، | ۱۲..... اطاعت یونس، |
| ۱۳..... جہاد یوشع، | ۱۴..... صوت داؤد، | ۱۵..... حب دانیال، |

۱۶..... وقار الیاس، ۱۷..... عصمت یحییٰ، ۱۸..... زہد عیسیٰ
(علیہم السلام)

سوال نمبر ۵۳

میلاد شریف کے مہینہ سے افضل کوئی اور مہینہ وقت ہے؟

سوال نمبر ۵۴

میلاد شریف کے وقت سے افضل کوئی اور وقت ہے؟

سوال نمبر ۵۵

میلاد شریف کی تاریخ سے افضل کوئی تاریخ ہے؟

جواب:..... ۵۵، ۵۴، ۵۳

جب لیلة المیلاد، لیلة القدر سے افضل ہے تو رمضان شریف بطریق
ادنیٰ افضل ہے کیونکہ لیلة القدر تو ماہ رمضان فی مائراویں اور دنوں سے افضل
ہے نیز یہ وقت عالم دنیا کے تمام اوقات سے افضل ہے جب ۵۲ کی تقریر ان تمام
سوالوں کے لئے کافی ہے۔

سوال نمبر ۵۶

میلاد شریف کا مطلب پیدائش کا ذکر ہے یا کچھ اور مطلب ہے؟

جواب:..... اصل تو یہی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کی ولادت مبارکہ سے قبل یا
بعد کے حالات و معجزات و کمالات کا ذکر ہو ضمناً آپ کی سیرت و صورت مبارکہ
اور زندگی پاک کے کمالات بیان کئے جائیں اس سے حضور سرور عالم ﷺ کی
ادائیگی حقوق کے ساتھ آپ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور حب نبی ﷺ ایمان کا
جوہر ہے۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ
والناس اجمعین

کا اصل مجلس میلاد سے پورا ہوتا ہے اس میں غم داستان یعنی واقعات کر بلا نہ بیان
کئے جائیں اور نہ ہی موضوع روایات بیان ہو اور محفل کے انعقاد پر شرعی اصول پر
پوری اترے تو مزہ ہے۔

سوال نمبر ۵۷

کیا میلاد شریف ہر سال ہر مہینہ ہر ہفتہ ہر دن ہر وقت کر سکتے ہیں؟

جواب:..... جی ہاں

سوال نمبر ۵۸

کیا حشر کے دن بھی ذکر میلاد ہوگا؟

جواب:..... حشر کا انعقاد ہی ذکر میلاد مصطفیٰ ﷺ سے ہوگا بخاری شریف میں
ہے:

در سالے ہر زبان میں تصنیف ہوئے چند نمونے ملاحظہ ہوں:

تصانیف میلاد:

اسلاف صالحین اور مخالفین کے اکابرین اور ان کے معاصرین جس پر انہیں اعتماد ہے اس موضوع پر تصانیف تحریر فرمائیں قرآن و حدیث میں میلاد کا ثبوت ہے ان امور محققہ کے باوجود اگر کوئی جاہل کہہ دے کہ میلاد کا ثبوت نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں یہ اس کی حماقت ہے یا ہٹ دھرمی، صرف اسی موضوع پر ہمارے اکابر اہلسنت جنہیں میلاد کے مخالفین بھی اپنے مقتدر اور امام مانتے ہیں اور واقعی ان کا علم و عمل اور تقویٰ و طہارت ایسا بے نظیر تھا کہ جن پر نہ صرف عالم اسلام کو فخر و ناز ہے بلکہ ادیان باطلہ کے گروہ بھی ان کے علوم کا لوہا مانتے ہیں چند ایک بزرگوں کے اسماء گرامی مع تصانیف ملاحظہ ہوں:

نمبر	اسماء گرامی مصنف	نام کتاب
1	حضرت حافظ شمس الدین محدث دمشق	مورد انصاری فی مولد الہادی
2	حضرت علامہ محمد بن عثمان لولوی دمشقی	الدرا لمعظم فی مولد النبی الاعظم
3	امام القراء والمحدثین ابن جوزی	عرف الشریف امام مولد اشرف

حمدہ الاولون والآخرون پہلے اور اگلے مدح سرائی میں معروف ہوں گے، بالخصوص منظر شفاعت

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

سوال نمبر ۵۹

کیا جنت میں بھی میلاد ہوگا؟

جواب:..... وہاں اور کام کیا ہوگا۔

سوال نمبر ۶۰

کیا حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آج بھی محفل میلاد ہوتی ہے؟

جواب:..... اہل نظر آج بھی وہی منظر دیکھتے ہیں کیونکہ حضور سرور عالم ﷺ بحیاء حقیقی زندہ ہیں اسی لئے اب بھی آپ کے سامنے وہی ہو رہا ہے جو حیات دنیا میں تھا۔

سوال نمبر ۶۱

بعض لوگ کہتے ہیں کہ میلاد کو ۳ سال ہوئے ہیں پہلے نہیں تھا؟

جواب:..... یہ سفید جھوٹ ہے یا ایسا کہنے والا جاہل ہے جب کہ نہ صرف تیس سال پہلے میلاد شریف مروج تھا بلکہ اس موضوع پر سلف صالحین رحمہم اللہ کی ضخیم تصانیف موجود ہیں نہ صرف ہندو پاکستان میں بلکہ جمیع ممالک اسلامیہ میں کتب

4	مجدالدین مصنف بالقاس (فی الغتہ)	نجات العنبر یہ فی مولد خیر البریہ
5	امام اہلسنت العلامہ حافظ ابن صلاح الدین دمشقی	جامع الآثانی مولد النبی المختار
6	شیخ ابوالخطاب ابن وحید رحمۃ اللہ علیہ	المتویر فی مولد البشیر النذیر
7	امام جمال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	حسن المقصد فی عمل المولد
8	حضرت شہداء احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	اثبات المعارف والقیام (عربی) الذکر الشریف فی اثبات المولد المصنف (فارسی سعید البیان فی مولد) اردو
9	ابن کثیر مفسر وعاشق ابن تیمیہ	میلا در رسول
10	محدث ابن الجوزی استاذ شیخ مصلح الدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ	بیان المیلا دہلوی
11	سید امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ	عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر
12	علامہ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ	مورد الروی فی مولد النبی
13	علامہ سید احمد عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ	نثر الدرر علی مولد بن حجر

14	علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ	الشمعۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید والد آدم
15	محدث ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ	مولد الحروس (یہ ان کا دوسرا رسالہ ہے) اردو میں شائع ہوا۔
16	موادی صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد	الشمعۃ العنبر یہ من مولد خیر البریہ (اردو)
17	جناب حسن نظامی	میلا دنامہ (اردو)
18	مولانا محمد گل کابلی مہتمم مدرسہ امدادیہ	ذخیرۃ العنسی فی انتخاب میلا د المصطفیٰ (اردو)
19	امام الوقت عارف باللہ سید علی بن محمد البشیر	سمعا الدار فی اخبار مولد خیر البشر
20	الشیخ المنادی	المولد الجلیل
21	الشیخ البری فی روایۃ للموازی	المولد البیوی (و) تحفہ العرفان فی مولد سید نبی عدنان
22	عارف باللہ شیخ محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ	المولد البیوی مولد الدار دریر
	الشیخ احمد الدوریر رحمۃ اللہ علیہ	

23	شیخ یوسف بھائی رحمۃ اللہ علیہ	الغفر البدرج مولا الشفیع (منظوم)
24	سید احمد الرزوق الہکی	بلوغ المرام البیان الفاظ مولد سید الانام
25	ابن علون محمد علی الہکی	مورد الصفا فی مولد المصطفیٰ
26	سلمان برسوی	مولود النبی (عہ کی)
27	حافظ ابن ناصر الدین دمشقی ابن ناصر الدین دمشقی	الصادی فی مولد الہادی (آپ کی دوسری تصنیف)
28	ابن ناصر الدین دمشقی المتوفی ۸۲۱ھ	اللفظ الراق فی مولد خیر الخلق (یہ آپ کی تیسری تصنیف ہے) اتعریف بالمولد الشریف - مختصر اتعریف بالمولد الشریف للجزوی
29	شیخ محمد بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ	الدر المنظم دو جلد
	شیخ محمد بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ	اللفظ الجمیل
	سید عصفیہ الدین محمد بن محمد	مولود نامہ

	ابوبکر	مولود نامہ
	برہان محمد صاحبی	مولود نامہ
	ابن سینا علی	مولود نامہ
	ابن یوسف قاقوسی	مولود نامہ
	امام سخاوی	مولود نامہ
	ابوالوفا حسینی	مولد البشیر الذیہ السراج المنیر
	عطیہ بن ابراہیم شیبانی	مولد المصطفیٰ العرانی (منظوم)
	عائشہ بنت یوسف	مولد النبی منظوم
	احمد بن قاسم مالکی بخاری	مولد النبی
	عبداللہ جمعی شاذلی	مولد النبی
	مولانا سید حمزہ	عطر میلاد (اردو)
	خالد بن والدی	مولد النبی
	شیخ محمد وفا صاوی	مولد النبی
	شیخ محمود محفوظ دمشقی شافعی	مولود نامہ

شیخ عبداللہ بن محمد منادی شاذلی	المولد الجلیل حسن الشکل الجلیل
شیخ عبداللہ بن محمد منادی شاذلی	مولد شریف لانام
زین العائین بن محمد الہادی	مولد البرزنجی منظوم
جعفر بن اسماعیل	الکوکب الانور شرح
حافظ عبدالرحمن بن علی الشیبانی	مولد الدہی
محمد بن محمد الامیاطی	مولد العزب
مولانا محمد سلامت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	اشباع لاکلام فی اثبات المولد والقیام

اس کے علاوہ بے شمار تصانیف ہوئیں ان کی تفصیل فقیر کے رسالہ ”تصانیف المیلاد“ میں ملاحظہ ہو۔

سوال نمبر ۶۲

بعض کہتے ہیں کہ صرف پاکستان و ہندوستان میں ہوتا ہے میلاد شریف دنیا میں کہیں نہیں ہوتا؟

جواب:..... فقیر کی کتاب ”میلاد شہر شہر مگر مگر“ کا مطالعہ کیجئے کہ جہاں اسلام ہے وہاں میلاد ہے بد قسمتی سے ہندو پاکستان میں ہی وہابی دیوبندی ہیں دوسرے ممالک میں ان کا نام و نشان تک نہیں جب یہ دوسرے ممالک میں ہیں نہیں صرف ان دو ملکوں میں ہیں تو وہ اپنی بات کر رہے ہیں ورنہ ایسی جاہلانہ بات نہ

کہتے اور نہ صرف آج بلکہ خیر القرون سے تاحال یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصانیف ”میلاد شریف کی شرعی حیثیت“ یہاں صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لا زال اهل الاسلام تختفلون بشهر مولده عليه السلام و يعملون الواثم و يتصدقون في الياليه انواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون في المبرات و يعتنون بقراءة مولدة الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم و مما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام و بشري عاجله نبيل المرام نبيل البغية المرام فصح الله امراء اتخذ ليابي شهر مولده المبارك اعياد ليكون اشد عليه على من في فقلبه مرض

(المواهب الدنيہ جلد اول)

ربیع الاول چونکہ حضور علیہ السلام کی ولادت با سعادت کا مہینہ ہے لہذا اس میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد شریف کی خوشی میں محافل کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں اس کی راتوں یوم القیامۃ مع الصدیقین و الشہداء و الصالحین و یكون فی جنت النعیم تو قیامت کے دن اس سبب سے اللہ تعالیٰ اسے صدیقین اور شہداء اور

اولیاء کرام کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے گا۔

سوال نمبر ۶۳

کیا حرمین شریفین میں میلاد شریف ہوتا تھا اور آج بھی ہوتا ہے؟

جواب:..... نجدیوں سے پہلے حرمین طہین میں ایسے شاندار طریقے سے محافل میلاد ہوتی تھیں کہ جس کی مثال نہیں ملتی معروف محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لا يزال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يختفون بمجلس مولد النبي ﷺ ويفرحون بقدم هلال شهر ربيع الاول يهتمون اهتماما بليقا على السماع والقرآءة لمولد النبي ﷺ وينالون بذلك اجرا جزيلا وفوزا عظيما.

(المسما والنبوي)

”اہل مکہ و مدینہ اہل مصر، یمن، شام اور تمام عالم اسلام مشرق تا مغرب ہمیشہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے نورانی موقع پر محافل میلاد کے انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کامیابی و کامرانی پاتے ہیں۔“

اب بھی مکہ معظمہ میں گھروں میں میلاد شریف کی محافل منعقد ہوتی ہیں بن لادن کمپنی کا محفل میلاد بہت مشہور ہے مدینہ طیبہ میں تو کئی شیوخ بڑے شاندار طریقہ پر محافل منعقد کرتے ہیں اور گھروں میں تو کئی رات خالی نہیں جاتی جس میں کہیں نہ کہیں محفل میلاد شریف منعقد نہ ہو، نجدیوں کی سخت پابندی کے باوجود حرمین طہین میں محافل میلاد کی جاتی ہیں۔

سوال نمبر ۶۴

مخالفین کہتے ہیں کہ میلاد شریف میں کعبہ شریف اور گنبد خضراء کا ماڈل جعلی اور من گھڑت ہے؟

جواب:..... کعبہ معظمہ و گنبد خضراء کا ماڈل تو صحیح ہے مخالفین کے اپنے قلوب میں فساد ہے فی قلوبہم مرض۔

سوال نمبر ۶۵

بعض کہتے ہیں کہ رافضیوں نے محرم میں جلوس نکالا تم میلاد میں نکالتے ہو ان کی تہلیل میں؟

جواب:..... اس کا جواب پہلے تعصیبہ کے جواب میں گزرا ہے۔

سوال نمبر ۶۶

مخالفین کہتے ہیں کہ کعبہ شریف کا ماڈل بنا کر تم کراچی میں اس کا طواف کرتے ہو میلاد میں؟

جواب:..... یہ افتراء بہتان ہے اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا:

انما یفتري الکذب الذین لا یؤمنون

بے ایمان لوگ ہی جھوٹا افتراء باندھتے ہیں۔

سوال نمبر ۶۸

بعض نے کہا تم میلاد میں بجلی چوری کرتے ہو یہ ثواب نہیں عذاب ہے؟

جواب:..... بجلی کے بل ادا کئے جاتے ہیں اگر کوئی غلط کام کرتا ہو تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۶۹

بعض نے کہا ہم کو ہمارے مولویوں نے میلاد شریف کرنے سے منع کیا ہے؟

جواب:..... اہلسنت میں تو ہم نے کسی کو ایسا کرتے نہیں سنا مخالفین کا کوئی تقیہ باز ہوگا۔

سوال نمبر ۷۰

بعض کہتے ہیں ہمارے باپ دادا نے میلاد شریف نہیں کیا اس لئے ہم نہیں کرتے؟

جواب:..... جس کے باپ دادا نماز نہ پڑھتے تھے کیا اب وہ نماز وغیرہ نہ پڑھتے ہیں کرتا تو جہنم میں جائے گا۔

سوال نمبر ۷۱

بعض کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں میلاد کی؟

جواب:..... یہ وہی پرانا سوال ہے ورنہ میلاد شریف کی اصل قرآن و احادیث و اجماع امت اور قیاس ہے جو اسلام کے اصول اربعہ ہیں فقیر کی تصنیف ”میلاد کی شرعی حیثیت“ کا مطالعہ کیجئے۔

سوال نمبر ۷۲

بعض کہتے ہیں میلاد میں کوئی فائدہ نہیں؟

جواب:..... میلاد شریف کے بے شمار فوائد محدثین کرام نے بتائے ہیں اب بھی الحمد للہ میلاد شریف کے فوائد نقد نصیب ہوتے ہیں۔

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ:

دریجا بشارت نیست مراہل موالید کے در شب میلاد سرور کنند و بذال اموال می نمایند

اس میں میلاد کرنے والوں کے لئے سند ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شب میلاد خوشیاں کرتے اور مال لٹاتے ہیں۔

(مدارج النبوة دوم ص ۲۶)

مولود شریف کے خواص و برکات میں سے ایک یہ بھی مجرب چیز ہے کہ اس میلاد شریف سے سال بھر امن و امان قائم رہتا ہے اور میلاد کرنے والے کی حاجتیں، مرادیں پوری ہوتی ہیں، پس اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو مولد مبارک کے مہینہ کی راتوں کو عید منائے تاکہ جن (بد بخت) لوگوں کے دلوں میں حضور ﷺ

کی دشمنی اور بد عقیدگی کی بیماری ہے ان کے لئے شدت کی بیماری ہو۔

(ماہیت السنۃ)

سوال نمبر ۷۳

بعض کہتے ہیں کہ میلاد میں خرچ کرنا اسراف ہے؟

جواب:..... یہ جہالت ہے اس لئے کہ جب میلاد شریف کا رخیر ہے تو:

لا السراف فی الخیر

خیر و بھلائی میں جتنا خرچ کیا جائے وہ اسراف نہیں، یہ مقولہ دراصل سیدنا ابن عمر

رضی اللہ عنہما کا ہے کہ کسی نے کہا:

اخیر فی الاسراف..... آپ نے فرمایا..... الا السرف فی الخیر۔

سوال نمبر ۷۴

بعض کہتے ہیں کہ تم ایسی خوشی مناتے ہو جیسے ہر سال حضور پیدا ہوتے ہیں؟

جواب:..... یہ بطور یادگار ہے اور کوئی عبادت ہے جو کسی کی یادگار نہ ہو اس کی

تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

سوال نمبر ۷۵

بعض کہتے ہیں کہ اسلام مکمل ہو گیا اور میلاد شریف کرنا اسلام میں اضافہ ہے؟

جواب:..... یہی بات منکرین حدیث کہتے ہیں انہیں معلوم نہیں کہ اسلام مکمل تو ہو

گیا لیکن اسے باقی رکھنے کے لئے جو اسباب بنائے جائیں وہ تکمیل دین کے

منافی نہیں بلکہ دین کو باقی رکھنے کے لئے حضور سرور عالم ﷺ نے ایک ضابطہ

قائم فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ:

من سن فی الاسلام سنتہ فلا اجرہا واجر من عمل بہا من بعدہ

غیر ان ینقص من اجورہم شیء من سن فی الاسلام سنتہ کان

علیہ و زدہا و وزہا من عمل بہا من بعدہ غیر ان ینقص من

او ذارہم شیء۔

(مشکوٰۃ)

جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس کو اس کے اپنے عمل

کرنے کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس

طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ

ہوگی۔ اور جو اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے

رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے بھی گناہ ہوگا جو اس کے

بعد اس پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

سوال نمبر ۷۶

بعض کہتے ہیں کہ میلاد شریف فضول کام ہے؟

جواب:..... جو خود فضول ہو وہ دوسروں کو ایسے کہتا ہے دہریے (کیونسٹ) اسلام

کے جملہ امور کو فضول کہتے ہیں تو جس طرح انہیں اسلام کی دشمنی میں یہ کہنا پڑا یہ بھی ان کے بھائی ہیں جو ایسا کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۷۷

بعض کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے وصال کے دن غم منایا تم خوشی مناتے ہو؟
جواب: یہ سوال کر کے دیوبندی وہابی اپنا اصلی دھرم ظاہر کر رہے ہیں جو اسماعیل دہلوی نے تقویہ الایمان میں پیش کیا کہ حضور پاک ﷺ پر بہتان تراشی کر کے گھڑ لیا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں یعنی مر کر فنا ہو جاؤں گا (معاذ اللہ) تو ان کا اصلی مذہب یہی ہے کہ (معاذ اللہ) حضور پاک ﷺ مر گئے اسی لئے ان کو سوگ منایا چاہئے اور ہم اہل سنت الحمد للہ نبی پاک ﷺ کو زندہ مانتے ہیں اسی لئے ان کے لئے سوگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسی لئے ہم زندہ نبی ﷺ کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں اور وہ نبی علیہ السلام کو مردہ (معاذ اللہ) سمجھتے ہیں تو بے شک سوگ منائیں انہیں کون روکتا ہے۔

پردہ فاش:

اس سوال سے ان کی اندرونی بیماری کا پردہ فاش تو ہو گیا لیکن ان کی جہالت بھی واضح ہو گئی اس لئے کہ شریعت میں حکم ہے کہ سوگ تین دن سے

زائد نہ ہو۔

چنانچہ امام دارالہجرت امام مالک ابن انس الاصبہانی، امام ربانی امام محمد بن حسن ایشبانی، امام ابو بکر عبدالرزاق بن حمام الصنفی، امام حافظ ابو بکر عبداللہ بن ابی شیبہ، امام ابو بکر عبداللہ محمد بن زبیر الحمیدی، امام جلیل، امام احمد بن حنبل، امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی، امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، امام مسلم بن الحجاج القشیری، امام ابو یوسف ابن سورہ الترمذی، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث البجستانی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی، امام ابو عبداللہ محمد بن زید بن ماجہ القروی، امام ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن الداری، امام ابو بکر البراز، امام ابو محمد عبداللہ بن علی بن جارود النیشاپوری اور امام حافظ ابو بکر احمد بن حسین البیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ جماعت محدثین اسانید صحیحہ معتبرہ کے ساتھ، جماعت صحابہ انس بن مالک، عبداللہ بن عمر، امہات المؤمنین عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، ام حبیبہ، حفصہ، نیز عطیہ الانصاریہ، فریجہ بنت مالک بن سنان و دختر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً الفاظ متعارفہ ایک ہی مضمون روایت فرماتے ہیں:

امرنا ان لا نحد علی میت فوق ثلاثہ الا الزوج

ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم کسی وفات یافتہ پر تین روز کے بعد غم نہ منائیں مگر شوہر پر (چارہ ماہ دس روز تک بیوی غم منا سکتی ہے)

موطا امام مالک ص ۲۱۹ و ص ۲۲۰، موطا امام محمد ص ۲۶۷ مصنف عبدالرزاق جلد ۷ ص ۴۹۵ ۴۹۶ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۵ ص ۸۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱۔

مسند الحمیدی جلد ۱ ص ۱۱۲ و ص ۱۳۶۔ مسند احمد جلد ۷ ص ۱۴۷ تا ۱۵۱ شرح معانی الآثار للطحاوی جلد ۲ ص ۳۹، ۴۸۔ صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۰۴۔ صحیح مسلم جلد ۱ ص ۳۸۸ تا ۳۸۶۔ جامع الترمذی جلد ۱ ص ۲۲۷۔ ابی داؤد جلد ۱ ص ۳۱۴، سنن الترمذی جلد ۲ ص ۱۱۶ تا ۱۱۸۔ سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۵۲۔ سنن الدارمی جلد ۲ ص ۸۰، ۸۹۔ مسند ابن ابی شیبہ از بحوالہ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۱۳ لکھنے لا بن جارود ص ۲۸۹، ۲۵۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۳۷ تا ۳۴۰ واللفظ لعبد الرزاق۔

ثابت ہوا کہ تین روز کے بعد وفات کا سوگ منانا ممنوع ہے اور حصول نعمت کی خوشی اور ہمیشہ منانا شرعاً محبوب ہے اس لئے ہم ربیع الاول کو وفات کا سوگ نہیں مناتے میاں کی خوشی مناتے ہیں۔

انتباہ:

اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ فرقہ شیعہ کے بڑے بھائی ہیں کہ وہ امام حسینؑ کو اسے رسولؐ کا سالانہ سوگ مناتے ہیں اور یہ امام الانبیاء علیؑ کو وعلیہم السلام کا سوگ مناتے ہیں اگرچہ نہ مانیں لیکن بارہ ربیع الاول کو ان کے چہرے خود بتاتے ہیں۔

حکایت:

بہار کے موسم میں الو خشک ٹہنی پر سر نیچے اور آنکھیں بند کر کے مر جھایا ہوا بیٹھا تھا کسی نے پوچھا جناب کیوں پریشانی طاری ہے جواباً کہا کہ موسم بہار آ

گیا۔ کچھ یہی حال ان کا ہے کہ جونہی بارہ ربیع الاول کا دن چڑھان کے چہرے خشک اور مر جھاتا جاتے ہیں محسوس ہوتا ہے کہ ابھی جوتے کھا کر منہ بسورے ہوئے ہیں فقیر اویسی غفرلہ کی بات پر اعتماد نہ ہو تو خود اسی دن ان کا حال دیکھ کر سمجھ جائیں کہ یہ بیچارے سوگ میں ہیں۔

سوال نمبر ۷۸

بعض کہتے ہیں کہ جس طرح تم جشن میلاد مناتے ہو یہی طریقہ صحابہ میں کہاں تھا؟

سوال نمبر ۷۹

کیا صحابہ سے جلوس نکالنے کا ثبوت ہے؟

جواب:..... ۷۸، ۷۹

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارہا جلوس نکالے مثلاً ہجرت مصطفیٰ ﷺ پر یہ لیجئے یونہی فتح مکہ کا سماں یاد رکھئے یہ علیحدہ بات ہے کہ اس کا یہ نام نہ تھا اور ان کے طریقے اور تھے ہمارے طریقے اور یہ اسلامی قاعدہ فقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے کہ خیر القرون میں نام نہ تھا کام تھا اور ہمارا طریقہ بدلا ہے حقیقت نہیں بدلی، م سے کام نہیں بگڑتا۔ طریقہ بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی اس کی سینکڑوں مثالیں شرع پاک میں موجود ہیں۔ فقیر کا رسالہ پڑھیے۔ ”بدعت ہی بدعت“

سوال نمبر ۸۰

سوال نمبر ۸۶

ہم اہل سنت و جماعت کو کیا سمجھ کر میلاد شریف منانا چاہئے؟

جواب:..... ہمارے اکابر و اسلاف اور ہم میلاد شریف مستحب سمجھ کر کرتے ہیں

اکابر کی عبارات ملاحظہ ہوں:

تفسیر روح البیان پارہ ۲۶ سورہ فتح زیر آیت محمد رسول اللہ ﷺ ہے:

و من تعظیمة عمل الموالد اذالم یکن فیہ منکر قال الامام

السیوطی یستحب لنا اظہار الشکر المولد علیہ السلام

میلاد شریف کرنا حضور پاک ﷺ کی تعظیم ہے جب کہ وہ بری باتوں سے خالی

ہو امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ہم کو حضور ﷺ کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا

مستحب ہے

۲..... پھر فرمایت ہیں:

وقد قال ابن حجر الہیثمی ان البدعة الحسنیة متفق علی

زندیہا و عمل المولد و اجتماع الناس له لذلك بدعة حسنیة

قال السخاوی لم یفعله احد من القرون الثلاثة و انما حدث

بعد ثم لا زال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار

یعملون المولد و یتصدقون بانواع الصدقت و یعتنون بقراء

ة مولده الکریم و طحف من برکاته علیہم کل فضل عظیم

کیا کسی صحابی سے دو عیدوں کے علاوہ تیسری عید کا ثبوت ہے؟

جواب:..... تفصیلی بحث گزر چکی ہے۔

سوال نمبر ۸۱

کیا میلاد شریف سے منع کرنے والوں کے پاس اور کوئی شرعی دلیل ہے؟

جواب:..... نہیں محض ذہکو سلے ہیں اور یونہی ہر بد مذہب کا طریقہ ہے۔

سوال نمبر ۸۲

جو مولوی بغیر شرعی دلیل کے میلاد شریف سے منع کرے اس پر کیا حکم ہے؟

جواب:..... وہ طہد، بے دین ہے ایسے لوگوں کو کوڑے لگائے جائیں لیکن

شرعی سزائیں حاکم وقت کے ذمہ ہوتا ہے ہم تو انہیں اپنے سے دور رکھیں اتنا

کافی ہے۔

سوال نمبر ۸۳:..... بعض کہتے ہیں کہ تم میلاد شریف فرض سمجھ کر مناتے ہو؟

سوال نمبر ۸۴:..... بعض کہتے ہیں تم میلاد شریف واجب سمجھ کر مناتے ہو؟

سوال نمبر ۸۵:..... بعض کہتے ہیں تم میلاد شریف سنت سمجھ کر کرتے ہو؟

جوابات:..... ۸۵، ۸۴، ۸۳

دل کا راز اللہ جانتا ہے میں حیران ہوں اور تو نبی پاک ﷺ کے لئے علم غیب

ماننے کو شرک کہتے ہیں اور خود نبی امور کی خبر دیتے ہیں۔

قال ابن الجوزي من خواصه انه اما في ذلك العام و بشري
اجلة نبيل البغية المرام و اول من احدثه من الملوك صاحب
اربيل و صنف له ابن و حية كتب في المولد فاجازه بالف
دينار وقد استخرج ه الحفيظ ابن حجر اصلا من السننه و
كذا الحافظ السيوطي ورد كلي انكارها في قوله ان عمل
المولد بدعته مذمومة

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب
کا اتفاق ہے اور میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے کیا بعد میں ایجاد ہوا
پھر ہر طرف کے اور ہر شہر کے مسلمان ہمیشہ مولود شریف کرتے رہے اور
کرتے ہیں اور طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور پاک
ﷺ کے میلاد پڑھنے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں اور اس مجلس پاک کی برکتوں
سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہوتا ہے امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ
میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اس کی برکت سے امن رہتا ہے اور
اس میں مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ہے جس بادشاہ نے پہلے اس کو ایجاد
کیا وہ شاہ اربل ہے اور ابن بحیہ نے اس کے لئے میلاد شریف کی ایک
کتاب لکھی جس پر بادشاہ نے اس کو ہزار اشرفیاں نذر کیں اور حافظ ابن حجر
اور حافظ سیوطی نے اس کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان کا رد کیا ہے جو

اس کو بدعت سید کہہ کر منع کرتے ہیں۔

لا زال اهل الاسلام يختلفون في كل سنة جديدة و يعتنون
بقراءة مولد الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم
اور اسی کتاب کے دیباچہ میں یہ اشعار فرماتے ہیں:

لهذا الشهر في الاسلام فصل

و متقبة تفوق على الشهور

ربيع في ربيع في ربيع

و نور فوق نور فوق نور

(انوار ساطعہ)

اس عبارت سے تین باتیں معلوم ہوتیں ایک یہ کہ مشرق و مغرب کے
مسلمان اس کو اچھا جان کر کرتے ہیں دوسرے یہ کہ بڑے بڑے علماء، فقہاء
محدثین و صوفیائے کرام نے اس کو اچھا جانا ہے جیسے امام سیوطی، علامہ ابن حجر،
بہی، امام سخاوی، ابن جوزی، حافظ ابن حجر وغیرہم، تیسرے یہ کہ میلاد پاک کی
برکت سے سال بھر تک گھر میں امن مراد پوری ہونا مقصد برآنا حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عقل کا بھی تقاضا ہے کہ میلاد شریف بہت مفید محفل ہے۔ اس میں چند فائدے
ہیں مسلمانوں کے دل میں حضور علیہ السلام کے فضائل سن کر حضور پاک ﷺ

کی محبت بڑھتی ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کے احوال زندگی کا مطالعہ ضروری ہے پڑھے لکھے لوگ تو کتابوں میں حالات دیکھ سکتے ہیں مگر ناخواندہ لوگ نہیں پڑھ سکتے ان کو اس طرح سننے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہ مجلس پاک غیر مسلموں میں تبلیغ کے احکام کا ذریعہ ہے کہ وہ بھی اس میں شریک ہوں حضور اکرم ﷺ کے حالات طیبہ سنیں اسلام کی خوبیاں اللہ عزوجل وفق دے تو اسلام لے آویں۔ تیسرے یہ کہ اس مجلس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے مسائل دینیہ بتانے کا موقع ملتا ہے۔ بعض دیہات کے لوگ جمعہ میں آتے نہیں اور اس طرح سے بلاؤ تو جمع نہیں ہوتے ہاں محفل میلاد شریف کا نام لو تو فوراً بڑے شوق سے جمع ہو جاتے ہیں خود میں نے بھی اس کا بہت تجربہ کیا ہے اب اسی مجلس میں مسائل دینیہ بتاؤ ان کو ہدایت کرو اچھا موقع ملتا ہے۔ چوتھے یہ کہ میلاد شریف میں ایسی نظمیں بنا کر پڑھی جائیں جن میں مسائل دینیہ ہوں اور مسلمانوں کو ہدایت کی جائے کیونکہ مقابلہ نثر کے نظم دل میں زیادہ اثر کرتی ہے اور جلد یاد ہوتی ہے۔ پانچویں یہ کہ اس مجلس میں سنتے سنتے مسلمانوں کو حضور ﷺ کا نسب شریف اور اولاد پاک، ازواج مطہرات اور ولادت پاک و پرورش کے حالات یاد ہو جائیں گے۔ آج مرزائی رافضی وغیرہم کو اپنے مذاہب کی پوری پوری معلومات ہوتی ہے۔ رافضی کے بچوں کو بھی بارہ اماموں کے نام یاد ہوں گے مگر اہل سنت کے بچے تو کیا

بوڑھے بھی اس سے غافل ہیں۔

(جامع الحق)

سوال نمبر ۸۷

بعض کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں مرد و عورت مخلوط ہوتے ہیں نا جائز ہے؟

جواب: حضرت مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی سوال

بلکہ اس سے بڑھ کر لکھنے کے بعد جواب لکھا۔ فرمایا:

”اس مجلس میں بہت سی حرام باتیں ہوتی ہیں مثلاً عورتوں مردوں کا خلط ملط، داڑھی منڈوں کا نعت خوانی کرنا، غلط روایات پڑھنا گویا کہ مجلس حرام باتوں کا مجموعہ ہے لہذا حرام ہے۔“

جواب:..... اولاً یہ حرام چیزیں ہر مجلس میلاد میں ہوتی نہیں بلکہ اکثر نہیں ہوتیں۔

عورتیں پردوں میں علیحدہ بیٹھتی ہیں اور مرد علیحدہ پڑھنے والے پابند شریعت

ہوتے ہیں روایت بھی صحیح بلکہ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ پڑھنے والے سننے والے ہا

وضو بیٹھتے ہیں سب درود شریف پڑھتے رہتے اور رقت طاری ہوتی ہے بسا

اوقات آنسو جاری ہوتے ہیں اور محبوب علیہ السلام کا ذکر پاک ہوتا۔

لذت بادئہ عشقش زمن مست مہرین

ذوق این مے نہ شناسی بخدا تانہ چشتہ

ہائے کم بخت تو نے پی ہی نہیں

اور اگر کسی جگہ یہ باتیں ہوتی بھی ہوں تو یہ باتیں حرام ہوں گی۔ اصل میلاد

شریف یعنی ذکر ولادت مصطفیٰ ﷺ کیوں حرام ہوگا۔ بحث عرس میں ہم عرض کریں گے کہ حرام چیز کے شامل ہو جانے سے کوئی سنت یا جائز کام حرام نہیں ہوتا ورنہ سب سے پہلے دینی مدرسے حرام ہونے چاہیں کیونکہ وہاں مرد بے داڑھی والے بچے جوانوں کے ساتھ پڑھتے ہیں ان میں تمام روایات صحیح ہی نہیں ہوتیں، بعض ضعیف بلکہ موضوع بھی ہوتی ہیں بعض طلبائی بلکہ بعض مدرسین داڑھی منڈواتے اور نمازیں نہیں پڑھتے تو کیا ان کی وجہ سے مدرسے بند کئے جائیں گے؟ بلکہ ان محرمات کو روکنے کی کوشش کی جائے گی، بتاؤ اگر داڑھی منڈا میلا دشریف پڑھے تو کیوں بند کرتے ہو۔

(جاء الحق)

سوال نمبر ۸۸

بعض کہتے ہیں کہ محفل میلا دشریف میں نعتیں پڑھتے ہو اس کا ثبوت نہیں؟

جواب:..... اس کا جواب پہلے لکھا جا چکا ہے اس مسئلہ میں فقیر کے دور سالے نعت خوانی عبادت ہے اور نعت خوانی کا ثبوت ہیں۔

سوال نمبر ۸۹

بعض کہتے ہیں کہ تم میلا دشریف میں صلوٰۃ والسلام پڑھتے ہو اس کا ثبوت نہیں؟

جواب:..... سلام و قیام کے متعلق فقیر کا رسالہ ہے ”سلام و قیام کا ثبوت“ چند عبارات اسلاف صالحین ملاحظہ ہوں:

مسئلہ قیام تعظیسی:

امام الکاملین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ:

”اعتقاد کہ مجلس میلاد میں حضور پر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں اور اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھتا ہے کیونکہ یہ امر عقلاً و نقلاً ممکن ہے بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوا ہے۔ رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا کہ کسی جگہ ایک وقت میں کیسے تشریف فرما ہوئے یہ شبہ ضعیف ہے کہ آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل عقلیہ کثیرہ ہے ثابت ہے اس کے آگے یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کلام نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجات اٹھ جائیں بہر حال ہر طرح ممکن ہے اور اس سے علم غیب کا اعتقاد لازم نہیں آتا جو خصائص باری تعالیٰ سے ہے کیونکہ علم غیب وہ ہے جو بلا واسطہ متقہائے ذات ہے اور خدا تعالیٰ کے اعلام سے ہے وہ ذاتی نہیں سبب سے ہے وہ آپ مخلوق کے حق میں ممکن بلکہ واقع ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کفر اور شرک کیونکہ البتہ یہ ممکن ہے اگر کسی کو دلیل مل جائے مثلاً خود کشف ہو جائے یا صاحب کشف خبر دے تو اعتقاد جائز ہے ورنہ بے دلیل ایک غلط خیال ہے اس سے رجوع کرنا ضروری ہے مگر کفر و شرک کسی طرح نہیں ہو سکتا اور مشرب

فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ نجات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف پاتا ہوں۔

(فیصلہ منت مسئلہ ۹)

﴿۱﴾..... اگر کسی عمل میں عوارض غیر شروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہئے نہ کہ اصل عمل سے انکار کیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت ﷺ کوئی شخص قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر اس طرح سرور دو عالم ﷺ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا؟

(شائتم امدادیہ ص ۱۳۰)

﴿۲﴾..... مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے فرمایا کہ ولادت کے وقت اگر کسی شخص نے بحالت و بعد صادق اور بے ریا قیام کیا تو معذور ہے اور یہ امر اداب صحبت سے ہے کہ حاضرین بھی اس کا اتباع کریں اور حالت وجد کے بغیر اپنے اختیار سے قیام کرنا نہ فرض ہے اور نہ واجب ہے اور نہ سنت موكد اور نہ مستحب لیکن علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا قیام فرماتے رہے ہیں۔ اور امام بزرگ رحمتہ اللہ علیہ نے رسالہ مولد میں لکھا ہے کہ میلاد شریف کے وقت تمام مومنین نے حق قرار دیا بس اس کے لئے مبارک ہے جس کا مقصد حضور

ﷺ کی تعظیم ہو (فتاویٰ عبدالحی جلد ۳ ص ۱۳۰)

﴿۳﴾..... علماء جامع ازہر مصر میں سے حضرت شیخ سلیم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے ذکر کرنے کو مجبوس اور روافض سے مشابہت اور تشبیح مناسب معلوم نہیں ہوتی کیونکہ آئمہ کرام نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ ﷺ کی جلالت و عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے کہ جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

(عقائد علماء دیوبند ص ۳۱)

﴿۴﴾..... امام ابی ذکریا یحییٰ مصری اپنے بعض قصائد میں جو آنحضرت ﷺ کی تعریف پر مشتمل ہیں فرماتے ہیں:

قیل لمدح المصطفیٰ لخط بالذهب

علی ورق خط احسن من کتب

وان تنهض الاشراف عند سماعه

قیاما عفر فاو جشیبا علی رب

اگر ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا خوشنویس نہایت عمدہ خط میں اب زر کے ساتھ چاندی کی تختی پر آپ کی مدح لکھتے تو یہ بھی تھوڑی ہے اور نیز یہ بھی امر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان پاک کی نسبت بہت قلیل ہے کہ شریف لوگ اور ارباب حسب و نسب جب آپ کی ذات والاصفات کا ذکر کریں تو فوراً صف

بستہ ہو کر یازانوؤں کے بل آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

اور ایک بار اتفاق سے شیخ الاسلام علامہ تقی الدین سبکی کے درس میں کسی شخص نے امام ابو ذر کربا صری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قصیدہ پڑھنا شروع کیا اور اس وقت آپ کے گرد اگرد بڑے علماء اور امراء اور قضاة بیٹھے ہوئے تھے اور جب پڑھنے والا ان مذکورہ اشعار پر پہنچا تو شیخ الاسلام مذکور فوراً کھڑے ہو گئے آپ کو دیکھ کر سب کھڑے ہو گئے اور اس قصہ کو شیخ الاسلام کے بیٹے علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات میں ذکر کیا ہے اور علامہ محمد بن اسماعیل نے اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے قیام کے جواز کے لئے شیخ الاسلام کا عمل کافی دلیل ہے۔

(روح البیان ج ۳ ص ۳۸)

﴿۵﴾..... امام سید جعفر برزنجی شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قہ ہنا تعظیما و تکریم لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانہ قد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمة زو رویۃ و رویۃ اور حضور پاک ﷺ کی تعظیم اور تکریم کے لئے اس موقع پر قیام کر، اس لئے کہ میاں شریف کے ذکر کے وقت قیام کو عقل و نقل کے اماموں نے مستحسن قرار دیا ہے۔

(شرف الانام ص ۲۲)

﴿۶﴾..... سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

”عادت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے بیان سنتے وقت آنحضرت ﷺ کی عظمت ملحوظ رکھ کر لوگ قیام کیا کرتے ہیں اور یہ قیام مستحسن ہے اس لئے کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی تعظیم ہے اور بہت سے علماء امت نے جن کی اقتداء کی جاتی ہے ایسا کیا ہے۔

(سیرت نبویہ از دحلان جلد ۱ ص ۴۵)

﴿۷﴾..... اور امام علی بن برہان الدین الحلیمی ذکر کرتے ہیں کہ:

”قائدہ کی بات ہے جب آنحضرت ﷺ کا ذکر سنتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی عزت افزائی کے لئے قیام کرتے ہیں اور قیام کرتے ہیں اور یہ قیام بدعت ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں لیکن بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت بری نہیں ہے دیکھو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب ترائع کے لئے لوگوں کو جمع کیا تو ترائع کو بدعت حسنہ کہا اور اس کی کافی مثالیں ہیں۔ اگر بیان کروں تو بحث زیادہ ہو جائے۔“ (سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۹۹)

﴿۸﴾..... جناب عبدالرحمن صاحب صفوری الشافعی فرماتے ہیں کہ:

”جناب رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہونے میں انکار نہیں ہے کیونکہ یہ بدعت حسنہ ہے اور ایک جماعت نے آپ کی ولادت کے ذکر کے وقت قیام کرنے کو مستحب ہونے کا فتویٰ دیا اور آپ کے ذکر اور نام لینے کے وقت علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ آپ پر درود شریف پڑھنا واجب ہے کیونکہ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی عظمت و توقیر ہے اور آپ کی عزت و توقیر ہر مسلمان پر

واجب ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کی ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہونا تعلیم کی ایک بڑی شاخ ہے۔

مولف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اس مقدس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے حضرت محمد ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا تو میں اس کے وسیلے سے خدائے بزرگ کی جانب میں تقرب و نزدیکی چاہنے کے لئے ایسا ضرور کرتا۔

(نزمۃ المجالس ج ۲ ص ۸۴)

﴿۹۹﴾..... قطب الواصلین شاہ احمد سعید صاحب دہلوی استاذ پیر شریعت صاحب فتاویٰ رشیدیہ کے ملفوظات ہیں:

”مے فرمودند کہ خواندن مولود شریف و قیام نزدیک ولادت با سعادت مستحب است“

کہ فرماتے تھے میلاد شریف کا پڑھنا اور ولادت با سعادت کے ذکر کے وقت قیام کرنا مستحب ہے۔

(مقامات سعیدیہ مناقب احمدیہ ص ۱۲۵)

سوال نمبر ۹۰

بعض کہتے ہیں کہ تم میلاد کی محفل میں کھڑے ہوتے ہو جیسے حضور ﷺ آگئے ہوں؟

جواب:..... یہ دیوبندی وہابیوں کا بہتان ہے ہم تو حضور نبی پاک ﷺ کو بحیثیت

حقیقت محمدیہ اور نورانیت کے ہر وقت اور ہر آن حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ”دلوں کا چین“ ہاں بعض خوش قسمت حضرات کی محافل میں بہ نفس نفیس تشریف بھی لاتے ہیں لیکن ہر محفل کے بعد سلام و قیام کی علت وہ نہیں جو مخالفین نے گھڑی بلکہ یہ سلام و قیام تعظیم ذکر مصطفیٰ ﷺ ہے اس کی تفصیل سوال نمبر ۹۰ میں آپ نے پڑھ لی ہے۔

سوال نمبر ۹۱

بعض کہتے ہیں کہ جب حضور پاک ﷺ پیدا ہوئے اس وقت برکت تھی اب نہیں ہے؟

جواب:..... اس کا جواب گزر چکا ہے کہ ذکر میلاد میں ہر وقت برکت ہی برکت ہے۔

سوال نمبر ۹۲

بعض کہتے ہیں کہ میلاد شریف میں خرچ کرنے کی بجائے یتیم مسکین بیوہ غریب پر خرچ کرو؟

جواب:..... یہی سوال نیچری اور منکرین حدیث پرویزی اور دہریے کیونٹ کرتے ہیں کہ قربانی سے مال ضائع ہو جاتا ہے۔ مساجد بنانے کا کوئی فائدہ نہیں گھروں میں نماز پڑھ لو مساجد کی زمینیں جھونپڑیوں والوں اور خانہ بدوش پر تقسیم کر دو یہ سوال مخالفین نے انہیں سے سیکھا ہے تو خلاصہ جواب یہی ہے کہ ہم مساکین و فقراء اور بیوگان پر بھی خرچ کرتے رہتے ہیں اور میلاد شریف پر بھی۔

سوال نمبر ۹۳

بعض کہتے ہیں کہ تم سارا سال گزارتے ہو ایک دن میلاد میں جلوس نکالتے ہو کیوں؟

جواب:..... یہ سوال مٹی بر جہالت ہے اس لئے کہ ہر سال میلاد شریف کرتے ہیں جیسے قرآن مجید کی تلاوت ہم ہر سال کرتے ہیں لیکن رمضان شریف میں تراویح کا انعقاد کرتے ہیں اس لئے کہ رمضان میں قرآن آیا تو ربیع الاول میں خصوصیت سے میلاد کی محافل ہوتی ہیں کہ اس میں نبی آخر الزمان آیا (ﷺ)

سوال نمبر ۹۴

بعض کہتے ہیں کہ میلاد کی بجائے سیرت کے جلسے کرنے چاہئیں؟

جوابات:..... ۹۵-۹۶

یہ دوغلی پالیسی بہت مذموم حرکت ہے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ پہلے فرما گئے ہیں:

”بامسلمان اللہ برہم رام رام“

ایسے لوگوں کے لئے کہا جاتا ہے دھوبی کا کتانہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

یا موم ہو جا یا سراسر سنگ ہو جا

سوال نمبر ۹۷**سوال نمبر ۹۸**

بعض کہتے ہیں کہ ہم میلاد کی کوئی گستاخی نہیں دیکھی؟

جوابات:..... ۹۷-۹۸

یہ کسی کی خوش فہمی ہوگی ورنہ یہ ہو کتا اور بھوکے نہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا مٹی لہین کی گستاخیوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ فقیر کی کتاب دیوبندی بریلوی فرق پڑھیے۔ اور میلاد شریف کے بارے میں فقیر ان کی گستاخیاں پہلے لکھ چکا ہے۔ چند نمونے اور ملاحظہ ہوں:

﴿۱﴾..... حقیقت میں اسلامی تمہوار ہی نہیں اس کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں ملتا حتیٰ کہ صحابہ کرام نے بھی اس دن کو نہیں منایا، صد افسوس کہ اس دن کو دیوبالی اور دسہرہ کی شکل دے دی گئی ہے۔ لاکھوں روپیہ برباد کیا جا رہا ہے۔

(نفت روزہ قدیل لاہور ۳ جولائی ۱۹۶۶ء)

﴿۲﴾..... یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ عین میلاد کے لاہور میں شیطان کا علم بلند کیا گیا۔

(نوائے وقت ۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

﴿۳﴾..... پیام شاہ جہانپوری لکھتا ہے:

عید میلاد النبی کے روز ایسا معلوم ہوا تھا کہ لاہور بد معاشوں، لہنگوں اور آبرو باختہ

لوگوں سے بھرا پڑا ہے۔

(ہفت روزہ حمایت اسلام لاہور ۳ جولائی ۱۹۲۳ء)

﴿۳﴾..... پیام اسلام: دیوبندی فرقہ کا ترجمان ہفت روزہ پیا اسلام ۲ اگست ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو زور و شور سے میلاد کا میلہ بھرا جاتا ہے مسلمانوں کا لاکھوں کروڑوں روپیہ برباد کیا جا رہا ہے۔ شور و شغف جلوس جھنڈیاں ہو با، روشنی گیٹ اور طرح طرح سے روپیہ پانی کی طرح اڑانے کی صورتیں کی جا رہی ہیں اور غضب یہ ہے کہ نام رکھ دیا گیا عید میلاد النبی۔

نوٹ:..... ان کی گستاخیوں کی طویل فہرست دیکھنی ہے تو ”دیوبندی مذہب اور الحق الہین اور دیوبندی بریلوی فرق“ پڑھیے اور آیات و احادیث و اقوال فتاویٰ آئمہ امام ابوحنیفہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہم فقہاء سے یہ بات روشن ہو جلی ہے کہ نبی ﷺ کی ادنیٰ سے ادنیٰ قلیل سے قلیل توہین تحقیق گستاخی بے ادبی کفر ہے۔ ارتداد ہے توہین کرنے والے کو قتل کرنا واجب ہے اس کے لئے دارین کی لعنت و عذاب ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس شرعی فتویٰ میں عالم اور غیر عالم کا فرق نہیں سب کو شامل ہے اگرچہ کوئی کتنا بڑا عالم کہلاتا ہو، توہین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کی سب عبادتیں نماز روزہ حج، زکوٰۃ پرھنا پڑھنا سب برباد ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صریح صاف توہین اور بے ادبی کی عبارتوں میں ہیرا پھیری نہیں ہو سکتی تاویں نہیں ہو سکتی اور نہ وہ تاویل سنی جائے کہ جو گستاخ بارگاہ نبوت والوہیت

جہنم رسید ہو چکے ہیں وہ تو جہنم میں پہنچ چکے ہیں جو اس زمانہ کے برائے نام اسلام کا دم بھرتے ہیں بھی جہنم میں جانے کی تیاری کر لیں۔

سوال نمبر ۹۹

بعض کہتے ہیں کہ تم ایک جھمیلا بنا کر حضور کی پیدائش کی نقل کرتے ہو؟

سوال نمبر ۱۰۰

بعض کہتے ہیں کہ تم نابالغ بچوں سے میلاد میں نعیتیں پڑھواتے ہو؟

سوال نمبر ۱۰۱

بعض کہتے ہیں کہ بزرگوں نے بدعت قرار دیا ہے؟

جوابات:..... ۹۹ تا ۱۰۱..... پہلے گزر چکا ہے اور اب وہی بات ہے کہ کیا نابالغ بچے قرآن مجید کی تلاوت مجمعہ میں نہیں کرتے اور بعد بلوغ تراویح میں قرآن نہیں سناتے اگر قرآن مجید کے لئے جائز ہے تو قرآن والے ﷺ کے لئے بھی جائز ہے۔

سوال نمبر ۱۰۲

بعض کہتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے محفل میلاد کو بدعت قرار دیا ہے؟

جواب:..... یہ امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان ہے آپ تو مکتوبات شریف اس کے جواز کی تصریح فرماتے ہیں کہ میلاد پاک میں خوش اخلاقی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا اور قصیدے اور منقبت اور فضائل و برکات بیان کرنے میں

کیا مضائقہ ہے۔

(مکتوبات امام ربانی)

دعوتِ اویسی غفرلہ:.....

اگر واقعی یہ لوگ سیدنا مجدد الف ثانی کی مانت ہیں تو ان کے چند ملفوظات پیش کر رہا ہوں ان کے لئے اعلان کریں کہ ہمارا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے ان ملفوظات سے اتفاق ہے۔

﴿۱﴾..... نجاتِ آخرت کا حاصل ہونا صرف اسی پر موقوف ہے کہ تمام افعال و اقوال و اصول و فروغ میں اہل سنت و جماعت کثر ہم اللہ تعالیٰ کا اتباع کیا جائے اور صرف یہی ایک فرقہ جنتی ہے۔ اہل سنت و جماعت کے سوا کسی قدر فرقے ہیں سب جہنمی ہیں، آج اس بات کو کوئی جانے یا مانا جانے کی قیامت کے دن ہر ایک شخص اس بات کو جان لے گا مگر اس وقت کا جاننا کچھ نفع نہ دے گا۔

(مکتوب نمبر ۶۹، جلد اول مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ص ۸۶)

﴿۲﴾..... محض زبان سے کلمہ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں تمام ضروریاتِ دین کو سچا ماننے اور کفر و کفار کے ساتھ نفرت و بیزاری رکھنے سے آدمی مسلمان ہوگا۔

(مکتوب نمبر ۲۲۶ جلد اول ص ۳۲۳)

﴿۳﴾..... جو شخص تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے لیکن کفر و کفار کے ساتھ نفرت و بیزاری نہ رکھے وہ درحقیقت مرتد ہے اس کا حکم منافق کا

حکم ہے۔

(مکتوب نمبر ۲۶۶ جلد اول ص ۳۲۵)

﴿۴﴾..... جب تک خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اس وقت تک خدا اور رسول کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی۔ جل جلالہ ﷺ یہی پر یہ کہنا ٹھیک ہے تو لی بے تیری نیست ممکن۔

(مکتوب ۲۶۶ جلد اول ص ۳۲۵)

﴿۵﴾..... میری نظر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ نفرت و عداوت رکھنے کے برابر اس کو راضی کرنے والا کوئی عمل نہیں۔

(مکتوب ۲۶۶ جلد اول ص ۳۲۶)

﴿۶﴾..... جو علم غیب اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اس پر وہ اپنے خاص رسولوں کو مطلع فرما دیتا ہے۔

(مکتوب نمبر ۳۰۱ جلد اول ص ۳۳۶)

نوٹ:..... عقائد و معمولاتِ امام ربانی قدس سرہ فقیر کی تصنیف ”اسلام کا ترجمان سنی مسلمان“ میں پڑھیے۔

مزید وضاحت:

ہاں سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جوازِ میلادی تصریح فرما کر چند برائیوں کا ذکر ضرور فرمایا ہے اور ان برائیوں کو ہم بھی منع کرتے ہیں

اصل عبارات ملاحظہ ہو:

”آپ نے مولود خوانی کے بارے میں لکھا تھا جب قرآن مجید کو خوش آواز سے پڑھنا جائز ہے تو پھر نعت و منقبت کے قصائد کو خوش آوازی سے پڑھنے میں کیا مضائقہ ہے۔ ہاں قرآن مجید کے حروف کی تحریف اور ان کا تغیر و تبدل اور مقامات نغمہ کی رعایت اور اس طرح پر آواز کا پھیرنا اور سر کا نکالنا اور تالی بجانا وغیرہم جو شعر میں بھی ناجائز ہیں بلکہ ممنوع ہیں اگر اسی طرح پر پڑھیں کہ کلمات قرآنی میں تحریف واقع نہ ہو اور قصیدوں کے پڑھنے میں بھی شرائط مذکورہ بالا ثابت نہ ہوں وہ بھی کسی غرض صحیح کے لئے تجویز کریں تو کوئی ممانعت نہیں۔

(مکتوب نمبر ۲۷ دفتر دوم)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے محفل میلاد شریف منعقد کرنا اور قرآن خوانی اور نعت خوانی کو جائز فرمایا ہاں یہ ضرور ہے کہ محفل میلاد یا میلاد پاک کا جلوس بلکہ کوئی تقریب ہو اس میں خلاف شرع نہ ہو اور اشعار بھی موسیقی کی طرز پر نہ پڑھے جائیں مناسب ہے کہ وہ نعت خواں حضرات جو گانوں کی طرز پر نعت پڑھتے ہیں گریز کریں کیونکہ ایسا کرنے سے توجہ اور ذوق میں فساد آتا ہے اور مقصود مفقود ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۳

بعض کہتے ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی محفل میلاد کو اچھا نہیں سمجھا؟

جواب:..... سیدنا عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان ہے آپ کا کوئی حوالہ ہے تو پیش کریں فقیران کے متعدد حوالے سابق اوراق میں لکھ چکا ہے (انسان

العیون مصنفہ علامہ برہان الدین حلبي) جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کہ کیا گزری؟ ابولہب نے کہا کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس انگلی سے پانی ملتا ہے جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ میں نے انگلی کے اشارے سے ٹوبہ کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری شریف)

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:

مندرجہ بالا حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

”اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کے لئے روشن دلیل ہے کہ جب سرورِ دو عالم ﷺ کی شب ولادت کی خوشی اور دودھ پلانے کی وجہ سے کافر کو انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا حال کیا ہوگا جو حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں، گانے اور حرام باجوں سے خالی ہو“

(مدارج النبوت)

سوال نمبر ۱۰۴

بعض کہتے ہیں کہ میلاد شریف کام نہیں ہے اس کی اصل نہیں اور جشن دیوبند سوال مناد جاوی کام ہے

جواب:..... فاتحہ مروجہ کے تو یہ لوگ قائل نہیں نا معلوم انہیں یہاں ایسے فاتحہ یا آگئی میں سمجھتا ہوں اس لئے کہ ان کی جہالت کو اللہ تعالیٰ ظاہر کر کے انہیں رسوا

کرنا چاہتا ہے ورنہ اسلامی قاعدہ ہے کہ زندہ کو بھی ثواب دیا جاسکتا ہے اس کی سب سے بڑی اور قوی دلیل حج بدل ہے حج بدل میں یہی ہوتا ہے کہ زندہ آدمی دوسرے کو حج کا خرچہ دے تاکہ وہ اس کی طرف سے حج کرے اب جانے والے کو صرف آمد و رفت چلت پھرت سیر و سیاحت پلے پڑے کی باقی حج کا تمام ثواب بھیجنے والے کو ملے گا۔

یہ اعتراض دراصل جاہلوں سے سنا ہوگا کہ جب نبی پاک ﷺ زندہ ہیں تو ان کے لئے فاتحہ کیسی اور طعام و شیرینی میلاد کے لئے ختم شریف پڑھنا کیسا تو اس کا مفصل جواب اوپر فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۶

بعض کہتے ہیں کہ میلاد شریف کے کھانے پر حضور پاک ﷺ کا نام آگیا ناجائز ہے؟

جواب:..... یہ وہی سوال جو آیت مائل لغیر اللہ پڑھ کر عوام اہل سنت کو بہکاتے ہیں اور ان کی جہالت پر رحم آتا ہے کہ میلاد شریف کے کھانے پر حضور اکرم ﷺ کا نام آیا تو حرام ہو گیا تو پھر ان غیر بیوں کا اسلام نہ صرف نامکمل ہے بلکہ بے کار ہے کیونکہ لا الہ الا اللہ تو عیسائی بھی پڑھتے ہیں اور یہودی اور مرزائی بھی اور دیگر بد مذہب بھی لیکن ہم سب مانتے ہیں کہ جب تک محمد الرسول اللہ ﷺ کا نام مبارک نہ آئے گا کلمہ اسلام ناقابل قبول ہوگا بلکہ وہ بھی صرف زبان نہیں بلکہ دل سے تصدیق ضروری ہے ورنہ منافق بھی اس طرح کا کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔

یونہی ان کی نماز کہاں جائے گی ایسے ہی کون سا قرآن پڑھیں گے جب کہ اسلامی قرآن میں نبی پاک ﷺ کا ذاتی نام مبارک چار مقامات پر آیا ہے اور صفاتی اسماء مبارکہ کا تو حساب ہی نہیں وغیرہ وغیرہ یہ صرف نمونہ عرض کیا ہے ورنہ اس مضمون کو بکھیرا جائے تو ایک ضخیم تصنیف تیار ہو جائے صرف ایک حوالہ پر مضمون کو ختم کرتا ہوں مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ:

اور یہ حق ہے کہ حضور پاک ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنے میں فاتحہ پڑھ کر آپ کی روح پر فتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے۔

(شفاء السائل)

سوال نمبر ۱۰۷

بعض کہتے ہیں کہ آج حضور پاک ﷺ میلاد والوں کو دیکھتے تو ناراض ہو جاتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۰۸

بعض کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی پیدائش ۸ یا ۹ ربیع الاول کو ہوئی؟

جواب:..... یہ سوال اپنی بدبختی کے اظہار کے لئے ہے ورنہ تاریخ اسلام بھری پڑی ہے کہ میلاد کرنے والوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے نوازا اور انہیں کریمانہ انعامات سے بھی۔

﴿۱﴾..... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا الدرر الشمین فی مبشرات النبی

الاثنین صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں کہ:

اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما
صلة بالنبی ﷺ فلم یفتح لی سنة من السنین شی اصنع
طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیاً فقسمة بین الناس فرایتہ ، ﷺ
بین یدیہ هذه الحمص متبہجا بشاشاً

کہ میرے والد ماجد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد شریف کے دنوں میں حضور اکرم
ﷺ کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکوا یا کرتا تھا ایک سال سوائے بھنے ہوئے
چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ تو حضور ﷺ کو خواب
میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے آپ کے روبرو پڑے ہیں اور آپ انہیں دیکھ کر
خوش ہو رہے ہیں۔

﴿۲﴾ یہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عقیدہ میں حضور
نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن حضور ﷺ کے مولد
میں حاضر تھا لوگ حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھتے اور جو معجزے آپ
ﷺ کی ولادت کے وقت اور بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے وہ بیان
کرتے تھے کہ میں نے دیکھا یکبارگی انوار ظاہر ہوئے پس میں نے
جان لیا تو معلوم ہوا یہ انوار ملائکہ کے ہیں جو ایسی محافل پر مقرر ہیں
میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین

ص ۲۷) خراسان کے ایک بادشاہ المعروف صفار (خواب میں دیکھا
گئے تو ان سے کہا گیا آپ کے ساتھ اللہ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا
بخش دیا۔ پوچھا گیا کس بات پر بخش ہوئی تو انہوں نے کہا ایک
میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اپنے لشکر پر نظر ڈالی تو مجھے ان کی کثر
بھلی معلوم ہوئی اور میں نے تمنا کی کہ کاش میں دربار رسالت میں
حاضر ہوتا اور ان لشکروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت و
کرتا پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات پسند فرمائی اور مجھے بخش دیا۔

(شفاء شریف ص ۲۷ ج ۲)

فائدہ: جب اتنا خیال آنے اور تمنا کرنے یہ کرم فرمایا تو جو نیاز مند حضور
ہی کے ذکر و فکر میں رہیں اور آپ ﷺ کی عظمت کا مظاہرہ کریں ان کا
کہنا۔ حضرت محمد ابوالموہب شاذلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں
نے مجلس میں یہ نعت پڑھی۔

محمد بشر لا کالبشر

بل هو یاقوت بین الحجر

پیارے محمد ﷺ بشر ہیں لیکن حضور پاک ﷺ کی مثل کوئی بشر نہیں۔ آپ تو ایسی
شان والے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت تو مجھے نبی ﷺ کی زیارت ہوئی
حضرت دیدار علی شاہ صاحب اور حاجی امداد اللہ ایک محفل میاں میں بیٹھے تھے تو

اچانک کھڑے ہو گئے پر کافی دیر کے بعد حاجی صاحب سے سامعین نے پوچھا حضرت میلاد شریف سنتے سنتے کھڑے کیوں ہو گئے تھے؟ جبکہ قیام کا ذکر بھی نہیں آیا تھا آپ نے فرمایا کہ آپ نے نہیں دیکھا میری ان آنکھوں نے دیکھا کہ آقائے نامدار ﷺ تشریف لائے میرے ذوق و شوق اور محبت رسول نے کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے پر مجبور کیا۔

(اخبار رضوان لاہور ۷-۱۱۴ پر اپریل ۱۹۵۳ء)

فائدہ:..... معلوم ہوا جو لوگ حضور پاک کا ذکر کرتے اور محفل میلاد شریف قائم کرتے ہیں حضور پاک ﷺ سنتے، جانتے اور کرم فرماتے ہیں ایسے لوگوں کو سرکار کی خوشنودی حاصل اور رحمت خداوندی شامل ہوتی ہے۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جن کو یہ توفیق و سعادت میسر آئی ہے اور وہ اور بڑے بدنصیب ہیں وہ جو محبوب کبریا علیہ التحسینۃ والثناء کے ذکر پاک و عظمت و شوکت کو دیکھ کر جلیں اور اس کو روکنے کی ناکام کوشش کریں۔

میلاد کرنے والوں کے لئے خوشی کی داستانیں آپ نے پڑھ لیں اس سے یقین کر لیں کہ نہ کرنے والوں پر کتنا ناراض ہیں یہ وقت بتائے گا۔

فَانْتَظِرْ اِنِّیْ مَعْکُمْ مِنَ الْمُنْتَظَرِیْنَ

سوال نمبر ۱۰۹

بعض کہتے ہیں کہ تاریخ دان کی تحقیق ہے ۲ ربیع الاول پیدائش کا دن نہیں ہوگا۔ جواب:..... اس کا اصل جواب تو گزر چکا ہے لیکن پھر بھی فقیر مخالفین کے اکابر کی تحقیق عرض کرتا ہے کہ جس نے ۹۰۸ ولادت اور ۲ ربیع الاول کو وفات بتائی وہ غلط ہے۔ ﴿۱﴾..... ابن کثیر نے (البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۳۵۱) میں لکھا ہے کہ میرے ۲ ربیع الاول کی ایک رات گزرنے پر وصال فرمایا۔

علامہ محمد بن سعد..... محمد بن قیس سے مروی ہے کہ حضور ۱۹ صفر ۱۱ھ چار شعبہ کو ہوئے آپ تیرہ رات بیمار رہے اور آپ کی وفات ۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دوم ہوئی۔

(طبقات ابن سعد جلد دوم ص ۶۹)

امام ابوالقاسم سہلی۔ رسول کریم ﷺ کا وصال مبارک بارہ ربیع الاول کو کسی صورت پر بھی درست نہیں ہو سکتا۔ ۱۰ھ کا حج جمعہ کے دن ہوا۔ جس حساب سے ذی الحجہ کی غمیس (جمعرات) کو ہوئی اس کے بعد فرض کریں تمام مہینے تیس دنوں کے ہوں یا پانچ مہینے انیس دنوں کے یا بعض انیس دنوں کے تو کسی طرح بھی بارہ ربیع الاول کو ہجرت کا دن نہیں آتا۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۳۰)

﴿۲﴾..... نواب صدیق حسین خان، وقوف آپ کا عرفات میں دن جمعہ کے ہوا اس آیت آجہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ نازل ہوئی

(شامہ غمیریہ ص ۸۰)

﴿۴﴾..... مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا اور بارہویں کو وفات جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں تاریخ جمعہ کی تھی اور یوم وفات، دوشنبہ (پیر) ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو تو بارہ وفات ربیع الاول دو شنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔

(نشر طیب ص ۲۴۱)

﴿۵﴾..... کام آزاد۔ کے مقالات کا مجموعہ رسول رحمت جس میں وصال شریف کی تاریخ ابوالقاسم، سہیلی کے فارمولے کی روشنی میں لکھتے ہیں حساب کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱..... ذی الحجہ، محرم اور صفر تینوں کو تیس تیس دن فرض کیا جائے یہ صورت عموماً ممکن الوقوع نہیں اگر واقع ہو تو دوشنبہ ۱ ربیع الاول کو ہو گا یا تیرہ ربیع الاول کو۔

۲..... ذی الحجہ، محرم اور صفر تینوں کو تیس تیس دن کے فرض کیا جائے ایسا بھی عموماً واقع نہیں ہوتا اس صورت میں دوشنبہ ۲ ربیع الاول کو اور ۹ ربیع الاول کو ہو گا۔

ممکن الوقوع صورتوں کا نقشہ یہ ہے

صورت	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ
ذی الحجہ ۳۰ محرم و صفر ۲۹	۱	۸	۱۵
ذی الحجہ، محرم ۹۲ و صفر ۳۰	۱	۸	۱۵
ذی الحجہ ۹۲، محرم ۳۰ و صفر ۳۰	۱	۸	۱۵

ذی الحجہ ۳۰ محرم ۲۹ و صفر ۳۰	۷	۱۴	۲۱
ذی الحجہ ۳۰ محرم ۲۹ و صفر ۲۹	۷	۱۴	۲۱
ذی الحجہ ۲۹ محرم و صفر ۳۰	۱	۸	۱۵

ظاہر ہے کہ ان صورتوں میں سب سے صرف یکم ربیع الاول ہی صحیح اور قابل تسلیم ثابت ہے اس کی تصدیق مزید یوں بھی ہو سکتی ہے کہ یوم وقوف عرفات سے مہینوں کے طبعی دور کے مطابق حساب کر لیا جائے ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا اور یکم ربیع الاول ۱۱ھ کو لازماً دوشنبہ ہو گا یہ بھی معلوم ہے کہ حجۃ الوداع کے یوم سے وفات اکاسی دن ہوتے ہیں اس حساب سے بھی دوشنبہ یکم ربیع الاول ہی کو آتا ہے۔ غرض یکم ربیع الاول ۱۱ھ ہی صحیح تاریخ وفات معلوم ہوتی ہے اس کی متوازی عیسوی تاریخ ۲۶ یا ۲۵ مئی ۱۶۳۶ء نکلتی ہے۔ (رسول رحمت ص ۲۵۴)

ایک شوشہ:

شبلی نعمانی نیچری المذہب نے لکھا کہ تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول ہے اور اس نے ایک ہیئت دان محمود پاشا فلکی پر اعتماد کیا اور ہم نے سابقاً ایک حدیث سے اور متعدد تابعین تابعین کے متحققین کے اقوال نقل کئے ہیں جن سے ثابت کر دکھایا کہ صحیح تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول ہے اور یہ قاعدہ سب جانتے ہیں کہ جمہور کے سامنے ایک آدمی کی دال نہیں نکلتی یہاں تک کہ شرع مطہرہ نے فرمایا کہ اگر جمہور صحابہ کرام کے سامنے ایک دو صحابیوں کے اقوال ناقابل قبول ہیں صرف مسئلہ کی توثیق کے لئے چند دیگر حوالہ جات حاضر ہیں۔

ہوتی اس لئے سیرۃ ابن اسحاق کی اہمیت مسلم ہے علامہ شبلی نعمانی نے بھی لکھا ہے کہ کوئی کتاب ان کی کتاب کے رتبے کو نہیں پہنچی مگر افسوس ہے کہ اس کے باوجود انہوں نے ابن اسحاق کی بجائے انیسویں صدی کے ایک نجومی اور حساب دان کی بات کو زیادہ مہم سمجھا اور ابن اسحاق کے بیان کردہ حقائق سے بلا جواز چشم پوشی کی۔

﴿۲﴾..... حضرت ابو محمد عبد الملک بن محمد بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۱۳ھ نے "سیرت ابن ہشام" میں لکھا ہے:

"رسول خدا پیر کے دن بارہویں ربیع الاول کو پیدا ہوئے جس سال کہ اصحاب نبیل نے مکہ پر لشکر کشی کی تھی۔"

"سیرت ابن ہشام" ایک مستند کتاب ہے جس کی پانچ شرحیں، آٹھ تلخیصات اور چار منظومات لکھی جا چکی ہیں اس کے ترجمہ فارسی، اردو انگریزی، جرمن اور لاطینی زبان میں ہو چکے ہیں۔

﴿۳﴾..... عظیم مورخ اسلام علامہ ابن خلدون متوفی ۸۰۸ھ نے "سیرۃ الانبیاء" میں لکھا کہ حضور کریم ﷺ کی ولادت دو شنبہ بارہ ربیع الاول ۵۷۰ھ کو ہوئی۔

﴿۴﴾..... شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے۔

﴿۵﴾..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ۱۲ ربیع الاول کو یوم ولادت لکھا ہے۔

﴿۶﴾..... محقق ابن جوزی نے یہاں تک لکھ دیا کہ ۱۲ ربیع الاول پر اجماع ہے۔

﴿۷﴾..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں لکھا ہے

مورخین اور اہل سیر کی کثیر تعداد کے علاوہ محدثین بھی اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ ذیل کے مورخین نے اپنی کتب میں آقا ﷺ کا یوم ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہی قرار دیا ہے۔

﴿۱﴾..... سیرت ابن اطلق میں لکھا ہے:

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر

ربيع الاول عام الفيل

رسول اللہ ﷺ پیر کے دن بارہ ربیع الاول عام الفیل کو جلوہ افروز ہوئے۔

امام فن مقازی محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم ترین سیرت نگاروں میں شمار ہوتا ہے پہلے یہ کتاب تاپید تھی اور اصل کتاب کہیں نہیں ملتی تھی تاہم اس کے اقتباسات سیرت کی کتب میں ملتے تھے مگر نقوش کے "رسول اللہ ﷺ نمبر" نے یہ مسئلہ حل کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نمبر جلد اول میں لکھا ہے:

"ابن اطلق کی تالیف، سیرۃ کے موضوع پر پہلی تحریر ہے جو ہمیں اقتباسات کی شکل نہیں بلکہ ایک مکمل اور خاصی ضخیم کتاب کی صورت میں ملی ہے۔"

حضرت ابن اطلق کا سیرت نگاری میں منفرد مقام ہے وہ امام زہری کے شاگرد اور تابعی تھے ان کا انتقال ۱۵۰ھ یا شاید ۱۵۱ھ میں ہوا۔ صحابہ کرام، تابعین، اور تبع تابعین ہی کا کرم ہے کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ کی حیات مقدسہ کے مختلف گوشے پوری جزئیات و تفصیلات کے ساتھ ہم تک پہنچے۔ سرکار ﷺ کی سیرت پاک اور سرکار ﷺ کے ارشادات کا بنیادی اور اہم ماخذ یہی نقوش قدسیہ ہیں اس لئے جب ان کا کوئی قول سامنے آجائے اس کی اہمیت میں شک کی کوئی گنجائش نہیں

ولادت کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا اس واقعہ کو عظیم محدث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ امام سیکی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

ان العباس قال لما مات ابولہب راہ یتھ فی منامی بعد حول فی شر حال فقال ما لیت بعد کم راحة الا ان العذاب یخفف عنی کل یوم الاثنین۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابولہب مر گیا تو میں نے اس کو ایک سال بعد خواب میں بہت برے حال میں دیکھا اور کہتے ہوئے پایا کہ تمہاری جدائی کے بعد راحت نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن پھر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان النبی ﷺ یوم اثنین وکانت ثوبیہ بشرت ابالہب بمولده فاعتقها

یعنی عذاب میں تخفیف کی وجہ یہ تھی کہ اس نے پھر کے دن حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا لہذا جب پھر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس اظہار خوشی کے صلے میں عذاب میں تخفیف فرماتا ہے۔ اور بخاری جلد دوم کتاب الزکاح باب واما تمکم التی ارضعنکم واما تحرم من الرضاۃ میں ہے:

فلما مات ابولہب اریہ بعض اہلہ بشر خیبۃ قال لہ ماذا بقیۃ قال ابولہب لم الق بعد کم خیزا انی سقیت فی ہذہ بعثاقتی ثوبیۃ

بعض علماء کے اس تو پر دعویٰ کیا کہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ تھی اور بعض کے نزدیک دو راتیں گزر چکی تھیں بعض کے نزدیک آٹھ راتیں گزر چکی تھیں اور بعض کے نزدیک دس راتیں بھی آئی ہیں اور پہلا قول اشہر اور اکثر ہے اور اہل مکہ کا جائے ولادت شریفہ کی زیارت اور مولود پڑھنے میں اور جو کچھ آداب و رضاء ہیں، ادا کرنے میں اسی قول یعنی بارہویں رات اور پھر کے دن پر ہی عمل ہے۔

﴿۸﴾..... امام یوسف بن اسماعیل مہبانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۳۸ھ (۱۹۳۲ء) لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت ماہ ربیع الاول کی تاریخ ۱۲ کو پھر کے دن طلوع کے قریب ہوئی۔

سوال نمبر ۱۱۰

بعض کہتے ہیں کہ میلاد شریف پر کتاب لکھنے کی بجائے نماز روزہ کے مسائل کی کتاب لکھو؟
جواب:۔۔۔ یہ میلاد دشمنی کی ایک مثال ہے کیونکہ ہم جہاں میلاد شریف کے متعلق کتابیں لکھتے ہیں احکام شریعہ پر بھی بہت کچھ لکھتے ہیں ہمارے اکابر نے ہر موضوع پر کتابیں لکھی ہیں اور اب بھی لکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ تاقیامت لکھتے چلے جائیں گے لیکن بغض کے ماروں کو کبھی تسلی نہ ہوگی پھر ہم بھی کہہ دیں گے۔

قُلْ مَوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ۔

سوال نمبر ۱۱۱

بعض کہتے ہیں کہ ابولہب کا واقعہ خواب کا ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکتا۔ میلاد کی خوشی میں؟
جواب:۔۔۔ وہ خوابی والی روایت صحاح ستہ میں ہے چنانچہ مسلم شریف کی حدیث کے مطابق ابولہب کے عذاب میں اس دن تخفیف کر دی جاتی ہے جس نے اپنے پیچھے کی

جب ابولہب مرگیا تو اس کو اس کے گھر والوں نے خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا گزری، ابولہب بولا کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی ہاں مجھے اس کلمے کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ٹوہیہ لوٹھ کی کو آزادی کیا تھا۔ بات یہ تھی کہ ابولہب حضرت عبداللہ کا بھائی تھا اس کی لوٹھ کی ٹوہیہ نے آکر اس کو خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد رسول اللہ ﷺ) پیدا ہوئے۔ اس نے اس حدیث شریف کو محمد بن شارقین حدیث اسی مقصد میلاد پر استدلال کرتے چلے آئے یہاں تک کہ وہابیوں کے آقا محمد بن عبدالوہاب کے تحت جگر شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی نے بھی کہا کہ ”ابولہب نے ولادت نبوی کی خوشی میں اپنی کنیز ٹوہیہ کو آزاد کیا تو اس کا فر کو قبر میں ہر سو موار (روز ولادت) کو سکون بخش مشروب چوسنے کو ملتا ہے تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہوگا (یعنی اسے کیا کیا نعمتیں نہ ملتی ہوں گی) جو میلاد النبی ﷺ کی خوشی منائے گا۔ (ملخصاً)

(مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۳، شائع کردہ حافظ عبدالغفور اہلحدیث جہلم)

خواب بھی فضائل کا استدلال ہوتا ہے کئی مسائل سچے خوابوں سے تعبیر ہوئے لیکن جسے بغض و عداوت ہو اس کا کیا علاج۔

سوال نمبر ۱۱۲:

کیا ہر پیر کے دن میلاد کرنے کا ثبوت ہے؟

جواب:..... جب پیر کے دن حضور سرور عالم ﷺ کی ولادت مبارکہ مسلم ہے اور خود رسول اللہ ﷺ اسے بہت بڑی اہمیت دیتے تھے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

﴿۱﴾..... حضور سرور عالم ﷺ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ صحیح مسلم کی کتاب ایسیام میں حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک میں ہے کہ حضور پاک ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اس دن میری ولادت ہوئی تھی اور مجھ پر وحی کا نزول ہوا تھا۔

﴿۲﴾..... حضور اکرم ﷺ کو اپنے یوم پیدائش پر ہر ہفتے روزہ رکھتے دیکھ کر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ مثلاً حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس کی اہلیہ جن کا نام لبانہ یا سائبہ تھا اور ام الفضل کی کنیت سے مشہور تھیں۔ انہوں نے خواتین میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام قبول کیا تھا ان کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ بن حارث ان کی سگی بہن تھیں انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو پالا تھا اور انہیں دودھ بھی پلایا تھا ان سے تین احادیث بھی مروی ہیں۔

(عہد نبوی کے نادر واقعات ص ۳۳، ۳۴)

﴿۲﴾..... حضرت ام الفضل حضور کریم ﷺ کے یوم پیدائش کے حوالہ سے ہر دو شنبہ کو روزہ رکھتی تھیں۔

(سیر الصحابیات ص ۱۳۱)

﴿۳﴾..... حضرت اسامہ بن زید بھی ہر دو شنبہ (پیر کو روزہ رکھتے تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت ام ایمن کے بیٹے تھے۔ ام ایمن حضور پاک ﷺ کی آیا اور پرورش کرنے والی تھیں جن کا اصل نام برکتہ تھا حضرت ام ایمن کے پہلے شوہر کی وفات کے بعد حضور پاک ﷺ نے فرمایا ام ایمن رضی اللہ عنہا میری ماں ہیں ان

سے کون شادی کرے گا۔ تو حضرت زید نے ان سے شادی کر لی حضور پاک ﷺ حضرت زید بن حارثہ سے بھی بہ حد محبت فرماتے تھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے آقا حضور پاک ﷺ کی محبت کا تو یہ عالم تھا کہ جب ”حب رسول“ کے لقب سے مشہور ہوئے طبقات ابن سعد، چہارم میں ہے۔ حضرت اسامہ کے غلام کہتے ہیں کہ وہ دو شنبہ اور پنج شنبہ کو روزہ رکھتے تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ سفر میں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ شنبہ اور پنج شنبہ کو روزہ رکھتے تھے۔

(نفوس۔ رسول نمبر جلد ہفتم۔ ص ۳۸۰)

﴿۴۲﴾..... حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ میرا گزر حضرت عامر انصاری کے مکان کی طرف ہوا ہم نے دیکھا کہ عامر اپنے کنبہ والوں اور بیٹوں کو آنحضرت ﷺ کے واقعات ولادت سنارہے تھے اور فرما رہے تھے یہی دن تھا۔ (یعنی پیر کا دن) جس میں حضور پاک ﷺ اس عالم دنیا میں رونق افروز ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا:.....

ان الله فتح لك ابواب الرحمة والملئكة كلهم يستغفرون لك من فعل
فعلك يحل بحالك

بے شک تمہارے لئے بخشش کی دعائیں نکلتی ہیں جو شخص تمہارے جیسا کام کرے گا وہ ایسا اجر پائے گا۔

(رسول الکلام فی بیان المولد والقیام) ۱۳۰۱/التقویری فی مولد السراج المنیر از امام عمر بن حسن محدث اندلسی، ص ۵۴۳، ۶۲۳، التقیہ اترتسر۔ میلاد نمبر ۱۹۳۲ء، ص ۱۹)

﴿۵۵﴾..... ایسے حالات پڑھ کر ہمیں کرید ہوئی کہ پیر کے دن کی اہمیت پر کچھ اور حقائق بھی معلوم کئے جائیں اس نقطہ نظر سے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ حضور سرور عالم ﷺ کے والد گرامی اور والدہ مکرمہ (حضرت عبدالہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) کی شادی بھی پیر کے دن ہوئی تھی اس دن جمادی الاخریٰ کی پہلی تھی۔

(ماہنامہ الوارث کراچی۔ اپریل ۱۹۹۱ء ص ۳۷، ۳۸، مضمون اسلامی مکتبوں کے فضائل از سید معراج جانی)

﴿۶۱﴾..... ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی پاک ﷺ نے اپنی پیار بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی دن کی ہوگی۔

﴿۸﴾..... پیر کے دن کی اہمیت کے حوالے سے حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو شنبہ (پیر) کے دن درخت پیدا کیا۔

(ذاکثر محمد عبدہ ہانی "علموا اولادکم محبت رسول اللہ" ص ۳۶)

درخت کو کئی خصوصیات حاصل ہیں ایک یہ کہ یہ سایہ دار ہوتا ہے اس کی ٹھنڈی چھاؤں میں انسان حیوان سب کو آرام ملتا ہے۔ انسانیت کے لئے اس کے مفید ہونے کے بارے میں ماہرین جمادات بہت کچھ لکھتے ہیں لیکن اہل محبت کے نزدیک درخت ہیز ہوتا ہے گویا یہ گنبد خضریٰ کے رنگ میں رنگا ہوا ہوتا ہے اور سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ نبی آخر الزمان ﷺ کے مبارک سراپا کو دیکھ کر آپ ﷺ کی طرف جھک جاتا تھا بحیرا راہب سے جب حضرت ابوطالب نے پوچھا کہ اسے حضور پاک ﷺ کے نبی ہونے کا یقین کیسے ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب یہ پہاڑ سے اتر رہے تھے تو درخت انہیں سجدہ کرتے تھے درخت کی اہمیت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کا وجود رکھا ہے کتابوں میں ہے کہ درخت بھی محبوب کبریا ﷺ ہے اور پائے

ہیں یہ بھی ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھولوں کے بادشاہ گلپاک کو حضور پاک ﷺ کے پینہ مبارک سے پیدا کیا۔ (شہناز کوثر۔ قوس قزح۔ ص ۱۲۵) حضور پاک ﷺ سے درخت کی نسبت کئی لحاظ سے بہت وسیع ہے۔

﴿۹﴾..... جب آقا حضور ﷺ غار ثور سے پیر کے دن نکلے اور ام معبد کے خیمے پر قیام فرمایا وہیں آپ ﷺ نے نماز کے وقت وضو فرمایا جس جگہ وضو کا پانی ٹھہرا تھا وہاں ایک عجیب و غریب درخت پیدا ہوا جس پر نہایت خوش ذائقہ پھل لگتے تھے یہ پھل بیماروں کے کام آتے تھے۔ حضور ﷺ کی حیات تک وہ درخت رہا وصال کے بعد وہ درخت بھی سوکھ گیا۔

(عبدالعزیز ہزاروی۔ سیرۃ مصطفیٰ۔ ص ۱۸۶)

یعنی اس درخت کی ابتداء پیر کے دن ہوئی اور پیر کے دن ہی یہ سوکھ گیا۔
﴿۱۰﴾..... جوں جوں پیر کے دن کی خصوصیت اور اہمیت کے متعلق تحقیق کی گئی نئی نئی باتیں معلوم ہوئیں پتہ چلا کہ پیر کے دن شنبہ کے دن امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

(طبقات ابن اسعد، حصہ چہارم)

﴿۱۱﴾..... ہر پیر (دوشنبہ) اور جمعرات (پنج شنبہ) کو امت کے اعمال حضور پاک ﷺ کے سامنے پیش ہوتے ہیں اگر امت کے اعمال نیک ہوں تو حضور پاک ﷺ شکر ادا فرماتے ہیں اور اگر اعمال بد ہوں تو خدا تعالیٰ سے اپنی گنہگار امت کی بخشش کی دعا فرماتے ہیں۔

(رحمۃ اللعالمین ص ۳۶۱)

﴿۱۲﴾..... پیر کے دن کی اہمیت کے ان دلائل کے پیش نظر، کوشش کی گئی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں پیر کے دن سے حوالہ سے جو خاص واقعات ہوئے

ان کے بارے میں تحقیق کی جائے چنانچہ معلوم ہوا کہ حجر اسود کی تنصیب کے معاملے پر قبائل عرب میں متوقع لڑائی کو بھی پیر کے دن روکا گیا۔

﴿۱۳﴾..... اللہ کریم نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل کی تو انکے پسندیدہ دن پیر کو۔

﴿۱۴﴾..... نزول وحی کے قریباً تین سال بعد اعلان نبوت بھی اسی دن کیا گیا۔

﴿۱۵﴾..... سرکار ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معراج پر بلایا تو پیر کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خدا سے مانگنے کی دعا بھی پیر کے دن کی گئی۔

﴿۱۶﴾..... ہجرت مدینہ میں بھی پیر کے دن کو خاص اہمیت حاصل رہی۔

﴿۱۷﴾..... کفار سے جو جنگیں حضور اکرم ﷺ کی قیادت میں لڑی گئیں ان میں سے بہت سے غزوے یا تو پیر کے دن لڑے گئے یا ان کے غزوات کے لئے سفر کا آغاز پیر کے دن کیا گیا۔

﴿۱۸﴾..... غزوہ احزاب (خندق) کے لئے فتح کی دعا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خیمہ مبارک میں (جہاں اب مسجد فتح ہے) پیر کے دن مانگی۔

﴿۱۹﴾..... مختلف سرایا بھی دوشنبہ (پیر) سے متعلق دکھائی دیتے ہیں۔

﴿۲۰﴾..... صلح حدیبیہ، عمرۃ القضا، فتح مکہ

﴿۲۱﴾..... حجۃ الوداع میں بھی دوشنبہ صاف نظر آتا ہے۔

﴿۲۲﴾..... حضور آقا مولا ﷺ کی طبیعت ناساز ہوئی تو دوسری بیویوں سے اجازت لے کر آپ پیر کے دن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو گئے۔

﴿۲۳﴾..... اس کے بعد دوسری پیر ۱۲ ربیع الاول کو وصال ہوا۔

(مولانا عبدالرؤف دانا پوری۔ اصح المسیر۔ ص ۵۱۱، ۵۱۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو پیر کے دن دنیا میں بھیجا اور پیر ہی کے دن انہیں واپس بلا لیا۔

﴿۲۴﴾..... اللہ کریم نے پیر کے دن مختلف حیثیتوں سے اہمیت عطاء کی اور حضور پاک ﷺ کی حیات طیبہ میں پیر کا دن بہت واضح دکھائی دیتا ہے تو ہمارے لئے ضروری ٹھہرتا ہے کہ ہم بھی اس دن کو بہت اہمیت دیں۔

﴿۲۵﴾..... حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک کے حوالے سے بھی اس دن کو یاد رکھیں اور منائیں۔ روزہ رکھیں، درود و سلام کی کثرت کریں، محافل میلاد برپا کریں۔

﴿۲۶﴾..... اس دن ابولہب نے حضرت ثویبہ کو میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا تو پیر کا دن عورتوں کی آزادی کا روز اول ٹھہرا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید، احادیث مقدسہ اور سیرت طیبہ میں جتنی آزادی عورتوں کو دی گئی ہے اور جو اہمیت انہیں حاصل ہے اس سے سرمو انحراف نہ کریں۔

﴿۲۷﴾..... والدین مصلحتی کی شادی پیر کے دن ہوئی۔

﴿۲۸﴾..... سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حضور پاک ﷺ کا نکاح پیر کو ہوا۔

﴿۲۹﴾..... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی بھی اسی دن ہوئی تو کیا یہ مناسب ہوگا کہ آج کل بھی لوگ شادیاں پیر کے دن کیا کریں۔

حجر اسود کو کعبۃ اللہ کی دیوار میں رکھنے پر قبائل میں جو جھگڑا ہونے والا تھا وہ بھی پیر کے دن ہوا تو کیا پیر کو صلح صفائی اور جھگڑے ختم کرنے کے دن کے طور پر منایا جانا بہتر نہ

ہوگا۔ اسی طرح ہمیں انفرادی اور اجتماعی کاموں کا آغاز اس مبارک دن سے کرنا زیادہ اچھا ہوگا اور جب پیر کو امت کے اعمال حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں تو کتنا اچھا ہو، اگر ہمارے اعمال اس کیفیت میں پیش ہوں کہ ہم اس وقت اپنے آقا و مولا ﷺ کے حضور ہدیہ درود شریف پیش کر رہے ہوں خدا کرے ہم پیر کے دن کی اہمیت کے پیش نظر اپنے کاموں کی ابتداء اس دن کریں اور اسی دن زیادہ سے زیادہ سے عبادت کریں اور حضور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں زیادہ سے زیادہ درود پاک پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں (آمین)

(نورالحیسیب بصیر پور، ادکارہ)

فائدہ:..... ان تمام امور کو مد نظر رکھ کر سوچیں کہ اگر عاشق رسول اللہ ﷺ پیر کے دن میلاد کرتا ہے تو اسے ثبوت کی ضرورت کیا ہے وہ ابھی اسی فہرست میں ہے کہ صحابہ کرام بھی پیر کے دن میلاد کی محافل منعقد کرتے تھے اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو خود حضور نبی کریم ﷺ نے نوید بھی سنائی۔

نقطہ والسلام

ہذا آخر ما رقمہ قلم الفقیر القادری ابی الصالح

محمد فیض احمد ایسی رضوی غفرلہ

الذی الحجۃ بروز ہفتہ..... قبل صلاۃ العصر